

فتاوى أكبر وأبسط

مفتي الجمهورية الإسلامية
عبدالمجيد بن عبدالحق

toobaa-e-library.blogspot.com

مفتي الجمهورية الإسلامية
عبدالمجيد بن عبدالحق

فقہ اکبر و ابسط

تالیف: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان

بن ثابتؓ

ترجمہ و تشریح: مفتی محمد رشید العلوی صاحب

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

فتاویٰ اکبر الابط

مجموعہ فتاویٰ امام ابوحنیفہ

مکتبہ المدینہ
مکتبہ المدینہ

مکتبہ المدینہ



مکتبہ المدینہ، لاہور، فون: 3331333-042

toobaa-elibrary.blogspot.com

Fiqh Akbar o Ahsat
 By
 Imam Abu Hanifa
 Tahaqquq o Tarjuma
 By
 Mufti Rashid Ahmed Al Ahs
 ISBN: 978-999-8793-85-2

ضابطہ

فقہ اکبر و احسان	نام کتاب
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ	مصنف
محقق شہداء اسلامی	ترجمہ و تحقیق
کچھ مہاشاں ۲۰۰۳ء	سال اشاعت
محمد عثمان دہلوی	ناشر
بیتنا سنٹر	سرحد
بیتنا کینڈاگ شہر، خیبر پختونخوا	کینڈاگ
اشکونی سے اشکونی پبلشرز	مطبع
۲۰۰۳ء	قیمت
محمد عثمان دہلوی	پاڻي
محمد عثمان دہلوی (پروفیسر کینیڈا)	کتابی مشیر

toobaa-elibrary.blogspot.com

کتاب

مکتبہ اہل سنت، لاہور، ۲۰۰۳ء
 ایڈیٹنگ: نعمان الحق، ثابت کونڈی، کونڈی، کھٹا

فہرست مشمولات

۹	☆	زبانِ بانی
۱۱	☆	زبانِ بانی
۱۲	☆	پہلا خطبہ
		شعبہ کتابت، ۱۳۱۱، گورنمنٹ روڈ، لاہور، پاکستان
۳۵	☆	دوسرا خطبہ
		فہرست خطبہ چہارم، ۱۳۱۱، گورنمنٹ روڈ، لاہور، پاکستان
۳۹		پہلا باب: نامِ اعظم کے حضور تہلیل
۴۳		باب دوم: بیخِ اقصیٰ سے لے کر اہل بیت (ع) تک، ۱۳۱۱، گورنمنٹ روڈ، لاہور، پاکستان
		کے حضور تہلیل
۵۲		باب سوم: نامِ اعظم میں میر تقی میر کے ساتھ تہلیل
۵۶		تہلیل ۱۳۱۱
۵۸		باب چہارم: نامِ اعظم کے حضور تہلیل، ۱۳۱۱، گورنمنٹ روڈ، لاہور، پاکستان
۱۰۳	☆	تیسرا خطبہ
		فہرست خطبہ کے کے حضور تہلیل، ۱۳۱۱، گورنمنٹ روڈ، لاہور، پاکستان
۱۰۵		شعبہ
۱۰۶		کیا تھا گورنمنٹ روڈ کی تہلیل
۱۳۸		فہرست خطبہ کے کے حضور تہلیل، ۱۳۱۱، گورنمنٹ روڈ، لاہور، پاکستان
۱۴۱		باب چہارم: نامِ اعظم میں میر تقی میر کے ساتھ تہلیل
۱۴۴		پہلا باب: نامِ اعظم کے حضور تہلیل، ۱۳۱۱، گورنمنٹ روڈ، لاہور، پاکستان

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۸۱	ماہوں میں عیاشی، عیاشی کی گنجائش کا مسئلہ
۱۸۸	آنسوؤں میں عیاشیوں کا عقوبت کے حصول کا مسئلہ
۱۹۱	قول بھل
۱۹۳	☆ چوتھا حصہ
	آوردہ سے نقد کا حکم
۱۹۵	باب اول: اہل سنت والجماعت کے اہل مال کا بیان
۱۹۷	باب دوم: اہل سنت والجماعت کے تکفلی کا بیان
۱۹۹	باب سوم: اہل سنت والجماعت کے بدعت میں حکم
۲۰۳	باب چہارم: اہل سنت والجماعت کے بدعت میں حکم
۲۰۶	باب پنجم: حکم بدعت میں اہل سنت والجماعت کی طرف سے عیاشی کا بیان
۲۰۸	باب ششم: اہل سنت والجماعت کی تقدیر حیثیت اور تکفیل کا بیان
۲۱۱	باب ہفتم: اہل سنت والجماعت کی اہل سنت والجماعت کی تکفیل
۲۱۵	باب ہفتم: اہل سنت والجماعت کی اہل سنت والجماعت کا بیان
۲۱۶	باب آٹھ: اہل سنت والجماعت اور عیاشی کے بدعت میں حکم
۲۱۹	باب نہم: مسلمانوں پر عیاشی کے گناہوں کے اثرات کا بیان
۲۲۸	باب دہم: عیاشیوں پر عیاشی کے گناہوں کے اثرات کا بیان
۲۳۳	باب اسیادہم: اہل سنت والجماعت کے گناہوں کے اثرات کا بیان
۲۳۴	باب بیسواہم: گناہات گناہات اور عیاشی کا بیان
۲۳۶	باب چہارواہم: عیاشیوں اور عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۵۱	باب پندرہم: اہل سنت والجماعت کی عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۵۸	باب شانزہم: اہل سنت والجماعت کی عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۶۶	باب سترہم: عیاشیوں اور عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۶۷	باب اسیادہم: عیاشیوں اور عیاشیوں کے اثرات کا بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۶۳	باب اسیادہم: اہل سنت والجماعت کی عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۶۵	باب آسٹم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۷۰	باب اسیادہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۷۲	باب اسیادہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۷۳	باب اسیادہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۷۹	باب اسیادہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۸۲	باب اسیادہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۸۳	باب اسیادہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۸۵	☆ پانچواں حصہ
	ناموں کی عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۸۷	عقوبت کا حکم
۲۹۰	باب اول: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۹۲	باب دوم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۹۵	باب سوم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۲۹۹	باب چہارم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۳۰۳	باب پنجم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۳۰۴	عقوبت کا حکم
۳۰۷	باب ششم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۳۱۱	باب ہفتم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۳۱۵	باب ہفتم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۳۱۸	باب آٹھم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۳۲۱	باب نہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان
۳۲۲	باب دہم: عیاشیوں کے اثرات کا بیان

حضرت امام کے صاحبزادے کو پتہ چل گیا تھا اس کتاب میں آپ نے حضرت امام کے
 فقہ اکبر کے حلف ناموں کو پتہ چل گیا ہے اور ان پر اہل علم کے نظریات سے بحث کی ہے۔ اس
 ہے یہ کتاب داغ نقاشی ہے اور دینی مطبوعات کا دریچہ ہے۔

حضرت امام دینی اس کا اول کالم لے فرمائے۔

داغ

محمد صالح دہلوی

پانچ سو پانچ ہائی سکول دھرم پورہ، لاہور

تہذیب و تمدن اسلام آباد

حرف چند

حضرت امام ابوحنیفہ کا نام گرامی انسان بننا اور نہ فقہانیت مسلم کے عظیم بانی اور امام
 تھے۔ حضرت امام کا سال پیدائش ۱۰۰ھ سے ۱۵۰ھ کے درمیان کیا ہوتا ہے۔ یہ کسی دور کا
 ہے۔ اس وقت آپ عملی نقطہ علم کی کتابیں دیکھا کرتے اور سنت سے دور تھے اور عقلیت
 اسلامی کے نئے خیروں میں سرشار تھا ان کے ہونے سے۔ ان کا بیچ اور عمر کے سوچ پر کہ
 دیکھا اور عقلیت پر ان کی ذہانت سے شرف ہوتے اور ان کا کلمہ و شعر کرتے تھے۔
 حضرت امام انہی غنائی عیسویوں میں جنم لیا تھے جنہوں نے اصحابِ رسول (عملی نقطہ علم
 و علم کی ذہانت کی اور ان کے اقوال پذیر تھے اور ان کے اپنے غنائی عیسویوں کو اپنی کیا
 چاہت ہے۔ آپ کا علمی تسلیم کیجاتے ہیں۔ اہل علم اس بات پر حقیق ہیں کہ آپ نے رسول
 اکرم و انہیں عملی نقطہ علم کے اصحاب کہا۔ انہیں علم و عہد میں سے عقل کی
 ذہانت علمی کی اور ان سے رہا ہے علمی کی۔ ہم تک متعدد داغ سے اس کی تہذیب و تمدن چلی
 ہیں ان کا آپ نے دیوار سے اصحابِ رسول سے روایت کیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ کی نسبت میں شہرت اور رتبہ کے ہے۔ آپ نے انہوں سے
 مسائل کا استفادہ کیا اور امت کے لیے آسانیاں پیدا کیں۔ آپ کے مسائل کو آپ کے
 شاگردوں نے مذہب کہا اور آپ کے علم کو آئے دینی انسانوں تک عقل کیا۔ اس نقطہ میں
 آپ کے شاگردوں آپ کی پس تھے کہ کافر ذی حضرت امام کا کارنامہ خاص ہے۔ ان کا
 ہے۔ ان کے علم آپ کے دیگر علموں نے اس اپنی حیوانات میں آپ کے مسائل کو
 مذہب کہا اور آپ کی عقیدت کا گھڑا فرمایا۔

اسے سلسلہ کے ائمہ کی حمد میں جو حضور اور کی طرح تصنیف و تالیف کا روح بنا ہوا
 تھا اس حمد کے ذریعوں کی تصانیف و تالیفات کی اصاحت کا یہ طریق تھا کہ وہ اکثر اپنی
 تصانیف اپنے شاگردوں کے سامنے پڑھ کر لے اور اپنے شاگردوں کی تصانیف کو روایت
 کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں مزاج عظیم تصانیف و تالیفات اسی انداز میں شائع ہو گئیں۔
 آج بھی ان لوگوں کو شاگردوں کے نام کی جانتے اساتذہ کے ہوں سے منسوب کیا جا رہا ہے۔
 مسند امام حسن بن علی بن موسیٰ کاظم ہاگہ ہو چکی تھی یہ وہیوں کی معرفت ہی ہم تک پہنچی
 ہیں۔ اس زمانے میں کتب کی اشاعت کا یہی انداز تھا۔ یہ بعد کی بات ہے کہ نصف علیہ
 کتاب سے نسبت باقی تک اپنے علم سے کھینچتے تھے اور وہ نکتے کو زیر بحث لیتے۔ ایک وقت
 یہی طریق مزاج بنا رہا۔ علامہ صاحب اس انداز میں اپنی تصانیف و تصانیف تالیفات اپنے شاگردوں پر
 نقل کرتے تھے جو ان کی آنکھوں سے کتب کا سرور حاصل کرتے۔

تصنیف و تالیف اور تالیف کا فن اکثر اہل علم اپنے شاگردوں کو وہاں توڑ دیا ہے
 تصانیف علیہ نقل کرتے اور علامہ اپنے استاد کے تالیف لکھ کر آنکھوں تک پہنچاتے۔
 تالیف میں زیادت کی سبب علامہ یہ بتا۔ یہ تالیف لکھ کر اس کے نام سے ہی مزاج ہوتے
 اور شاگرد کے نام سے بھی، مگر تالیفات کے منتظر میں یہ بات اور وضاحت نقل کر دی جاتی کہ
 یہ کتب شاگرد کے نام سے ہی پڑیں کہ شاگرد نے روایت کی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ کی تصانیف

حضرت امام عظیم امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اسے کہتے ہیں اس میں سے ہیں جنہوں
 نے اپنی اسے ہی ہمیں اس کا ذکر کیا ہے۔ حضرت امام نے اپنے علوم سے پہلی اسے
 کو سیکھ لیا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے علم میں ہی کی جاتی ہے۔ آپ کی تصانیف ہی
 اسی انداز میں روایت ہوئی ہیں جس انداز میں حضرت امام شافعیؒ کی تصانیف۔
 آپ نے اپنی تصانیف اپنے شاگردوں کو نقل کیں جنہوں نے یہ تصانیف علیہ نقل کیں اور
 آنے والی اہل علم تک پہنچائی ہیں۔ آپ کی تصانیف آپ کے شاگرد ہی کی طرف سے ہو رہی
 ہیں۔ اس لیے حضرت امام سے ہی اسے ہی جانتی ہے۔ اس لیے حضرت امام کے شاگردوں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ی طرف سے ہوئی۔ حضرت کی علم کا نام یہ تصانیف اور سامعین کے علم اور جنہیں آپ کی
 تصانیف کہا جا رہا ہے۔ یہ آپ کے شاگردوں کی اس کے روایت ہے۔ اس لیے
 آپ کی تصانیف پر اشکاف ثابت:

قرآن مجید میں انہیں علم کی جاتی تھی۔ عقل اور نقل کے بعد عقلی علوم میں جو
 عقلیں رہا تھیں۔ یہ عقائد ان لوگوں کی صحت سے بہت مشکل تھا۔ اس لیے عقلی عقائد
 بعض عقائد کے سامعین جان بوجہ کہیں ان لوگوں کی کتب میں بعض عقائد عقائد کو روایت
 اور ان کتب کی حیثیت کو مشکل کر دیتے۔ حضرت امام کی کتب کا بھی یہی حال ہے۔ ان کی
 علم کا نام یہ عقلی قرآن سے ان لوگوں کی عقلی سے انکی ہمارے داخل ہو گئے۔ ان کی حیثیت
 مشکل معلوم ہوئے گی۔

حضرت امام ابوحنیفہ

حضرت امام کے علم کا نام یہ عقلی قرآن سے بہت مختلف ہی رہا۔ انہوں نے اسلامی عقائد
 کو ہر ایک کو روایت کیا۔ اس سے عقائد کے عقائد اور عقائد کا منتہا ہوا تھا۔ انہوں نے
 مالیت اس میں بھی کہا کہ آپ کی کتب میں تصانیف کا عقائد لکھا کر آیا جائے۔ یہ عقائد کتب اس شہود
 سے ہوا کہ علامہ علی نعمانی اپنے عقائد میں اپنی ان لوگوں سے متاثر ہو گئے۔ نتیجہ ہوا کہ ان کی کتب
 کہنے لگا کہ حضرت امام نے کوئی کتاب نہیں لکھی۔

حضرت امام ابوحنیفہ

حضرت امام کے بارے میں جو عقائد عقائد نے نقل کی تھی اس سے ہی عقلی عقائد
 مستشرقین نے بھی نقل کر دی اور انہوں نے ایک اصول عقائد عقائد عقائد
 عدم الذکر یا عقائد علی عدم الذکر:

کسی شے کا عدم ذکر اس کے عدم کے عدم سے ہی عقائد ہے۔

اس اصول کو عقائد عقائد عقائد نے اپنی کیا کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ سے روایت کی تھی
 کی توہین میں عدم ذکر سے کام نہیں لیا۔ اسے کہاں سے لگائی تھی، کہاں نہ لگئی۔ اب تو
 مستشرقین کے عقائد عقائد نے یہی عقائد نقل کی ہے کہ حضرت امام بہت کم سے عقائد

حضرت الامام کی روایت:

حضرت امام نے اکتالیہ پانے پر کام کیا، اور فرمایا آپ کو وہ علم کا وہ حصہ حاصل ہے۔ علم کا وہ حصہ جو صاحب تکلیف میں، اور حد تک ان میں ضروری اور ضرورت حاصل ہے، وہ خود بخود ہی آپ کے ہاں مسطور ہو گیا ہے۔ یہی اگر کسی اہل علم نے آپ سے انکشاف کیا تو آپ اس سے انکشاف نہیں فرماتے۔ یہی حکمت اور مہربانی میں کہاں پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ آپ کے علم کی وسعت اور کثرت ہے۔

حضرت الامام پر کام کی ضرورت:

امام احمد کتاب کی کثرت کا سہہ ہے۔ کسی زمانے میں لوگ علم حاصل نہ کر پاتے تھے کہ کتاب مشکل سے ملتی تھی۔ آج کل علم سے محروم رہ جاتے ہیں کہ کتاب بہت زیادہ ہے۔ کسی نصاب میں کتب اعداد ہند کے ہوتے کم لگے اور پھر ایک دوسرے میں دستیاب ہونے کے سہولت کا علم کم تھا۔ آج کل سہولت کا علم کم ہے کہ حد تک کے گروہ سے جزا اور جو کچھ رہے ہیں۔ ان کے لئے کتب کتب کتب ہیں اور لوگ خود بخود سے بے نیاز ہوتے جا رہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ وہ سہولت جانتے ہیں مگر ان کے دستیابی سے بے خبر ہیں۔ ایسے وقت میں حضرت امام پر علمی و عقلی کام کی اشد ضرورت ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ حضرت امام پر کام اور سہولت میں کیا احتیاج رکھتے تھے۔

مثنوی، نثر اور مولیٰ ہیئت سے حضرت امام کی تصنیفیں کھرب کر رہے ہیں۔ ان کے تراجم اور شرحیں کھرب رہے ہیں۔ اہل علم ان کی تصنیف کو قبول نہیں کرتے۔ اہل عرب انہیں نہیں سمجھتے۔ حضرت امام کے قلوب پر کاربند رہنے کی قوتیں اور ذہنی فریسات اور آفرینش میں ان کی سمیت جفا کرتے رہے۔

وما نقل منا نکت انت السمیع العلیم

یا امام

اصول شاہ

۱۳۳۰ھ - ۱۳۳۱ھ - آل - سید - ہذا - ملک - سہارن

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلا حصہ

مقدمہ

امام اہل سنت والجماعت شیخ الحدیث مولانا محمد امجد علی صاحب

ابوالخیر محمد سرفر از خان صاحب

بسم اللہ تعالیٰ

زیادت والاقتضا

مترجم ہوا، مہتمم اور طبع آزمائی میں جو ہے، کوئی اختیار نہیں ہے، اور یہی

اگرچہ جس وقت ہر حالت کا اپنے کو نہاد اور خداوند راہرو کا قابل درک ہو گا، چکا
قوت تمام اپنی اور علی سرتوں اور علی اوق و شوق اور جذبہ ایک کی ہالیا ہر سرسوں اور
تکالی و طہارت کی اپنی تاریخ زندگی کے نور سے ذہن جھکا رہی تھی، اور عالم شمس کا قابل
شیر ایک کوڑھ لگتی و شہابی کی سر میں اور جڑا ہوتی کل کھا کر اس میں رہی تھی، اور کوئی لگا
سے بچا ہے سمجھا، اور کبھی کبھی انہیں کے کارہاں انسانیت شرف حریت کی راہروں کی
طرف جا رہا تھا، تو اپنی اپنی اور واقعات لگا رہی سے اس حالت بہت سے حضرات علم و
عشق کے اس میں یہ کتاب و کتاب میں کر چکا ہے، تھے ان کی روشنی سے یہ سخی ہوئی
ہی اور کچھ عقول میں کی تاریخ انسان کے لئے روشہ ہو چکا ہے کے پاک چاہے اور ایک
دولے نے ان کے حرام کو دور کھینکی کی بنی تک پہنچا، اور انہیں کے کتاب میں دولت
انہاں کی مستند ہو رہی مگر اگر کئی تھی، اور ان کے اعمال صالح کی شاہراہ اپنی ہندو اور انوں
نظا میں شہ سرتوں کے ہولے ہول رہی تھی، اور ان کے ہولے کے ساتھ و قرآن کریم
پہنچا، اور شکر و کورا انی ہاتھ میں ہو، ہندو رسول علی علیہ السلام اور کوئی اللہ ہی کی شام
کا لڑی کو بائیں ہاتھ میں لے کر اٹھ رہے میں جھگے ہائی انسانیت اور علم و نور کے
نور انوں سے چٹا چہ آہستہ اور کھا رہیں، اور کامرتوں کی جنت کی طرف لے جا رہے
تھے، اور اس طرح مزاج کی انہوں نے اس طرح شگفتگی کی کہ انہوں کی جھکا رہیں میں کی
یہ پھا اور انہوں کی پھا، انی ان گہاں ہاں ہاتھ کو ان کے سینوں سے بڑ گز نہ قابل
تھی انہوں نے انی ہاں ہو پ کے بہت سے قابل اوق میں انوں کی رہت اور خاک چھان
کر ہر طرف ایک ہی زندگی اور ہر سمت ایک جانتا ہاں، اور یہ جاب ایک ہوئی اور سرکاری
ہولی رہا ہے، پھا رہی جس کی حد سے بڑ گزے میں انہوں کے پھل لگتے دکھائی دیتے

تھے لہٰذا اگر کسی طرف کوئی فرقہ سامعہ منسوب کرتا، حال خطہ کابل بالاسول عملی خطہ علم
کے مال آج موجود ہے ایک فنون سے مخلص شخص سے کوئی مبالغہ تھی، بلکہ مصومہ فنون کی پاک
لوہاں چنگ تک مثال ہو کر ڈال چکا ہے سبب مقلدی ہیں۔

اس کیوں اور کئے، ۱۹۹۰ء کی میں جب کہ دولت مراد نے کاہنہ را تاجہ رانہ ملک
کی مراد (التوقیٰ ۱۹۷۶ء) سے آواز لے لیا خطہ تھا، جب وہی ایک صورت تار کہ بائیس
سال کی عمر میں شاہنوالی نے مکتوب کوڑ سے ایک ہتھیار ڈال صورت سے ہندو ہندو پرک کر لڑا نہ
ارہندہ خطہ دارالعلوم کا نام باہر میں سے لیا، لکھا، مگر اس کی اولیت باسالات خانہ
دوست مطرا ہے، وقت فکر سے ہے، اس کی بگڑت عبارت اور ترقی خدمت کے آقاں فکر
زمانے سے آئے ہیں کہ ان کا نام اعظم کا لقب، باہر میں سے لیا، مگر اس نے (۱۹۹۱ء) التوقیٰ
۱۹۹۱ء) کا نام سے ہی بتائی (التوقیٰ ۱۹۸۵ء)، امام باقر علی (التوقیٰ ۱۹۸۵ء) اور اس کے
میر انور (التوقیٰ ۱۹۹۳ء) نے غلبہ پر ترقی (التوقیٰ ۱۹۹۳ء) کو باہر سے لیا (التوقیٰ
۱۹۹۳ء) اور امام باقر (التوقیٰ ۱۹۶۷ء) کو باہر سے لیا (التوقیٰ ۱۹۶۷ء) اور اس کے
۱۹۶۷ء اور اس کے لیا (التوقیٰ ۱۹۵۷ء) اور امام باقر (التوقیٰ ۱۹۵۷ء) کو لیا ہے، پانچ ماہ
گی ہوئی اور انھوں نے حضرت محمد علی علیہ السلام کے تمام تقاضاں

حضرت اس نے ایک (التوقیٰ ۱۹۹۰ء) کو لیکھا تھا، اس وقت سے حضرت صاحب
کرام باورگی ہوئے تھے، مثلا:

- حضرت ایک نے انور علیہ السلام (التوقیٰ ۱۹۶۳ء) کا نام لیا (۱۹۶۳ء)
- حضرت میر انور علیہ السلام (التوقیٰ ۱۹۶۳ء) کا نام لیا (۱۹۶۳ء) اور اس کے
- حضرت میر انور علیہ السلام (التوقیٰ ۱۹۶۳ء) کا نام لیا (۱۹۶۳ء) اور اس کے
- حضرت میر انور علیہ السلام (التوقیٰ ۱۹۶۳ء) کا نام لیا (۱۹۶۳ء) اور اس کے
- حضرت میر انور علیہ السلام (التوقیٰ ۱۹۶۳ء) کا نام لیا (۱۹۶۳ء) اور اس کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور حضرت ابو جعفر جعفر بن محمد التوقیٰ (۱۹۵۷ء) نے یہاں سے پہلے میں ہوا اور پھر وہ پھر
اگر بیگانے نے اور کوئی بیگانے کا نام لیا، مگر اس میں کوئی مبالغہ نہیں کی یہ عقلی رائے لگتا ہے، اگر
امام باقر علیہ السلام نے حضرت اس نے ایک کو لیکھا ہے، اور کوئی مبالغہ نہیں کی اس میں دیگر
حضرت صاحب کرام کی، یوں میں سے لیا، مگر اس کی پہلے حضرت اس کے کی مثال امام باقر
نے لکھا، اور پھر اس میں حضرت کا نظریہ باطل ہے، یہ کہہ نہیں کہ امام باقر نے
حضرت اس کے خطہ بعض اور حضرت صاحب کرام کا نام لکھا ہے، مگر اس سے مبالغہ کیا
ہے، پانچ ماہ امام باقر کے ساتھ المعروف امام باقر (التوقیٰ ۱۹۵۷ء) لکھتے ہیں کہ:

و کتاب عن الشاہین لیس عندنا من الصحابۃ و کان من طور عن
الواحدین (المترجمہ میں ۱۹۹۱ء) (ص ۱۹۹)

امام باقر علیہ السلام میں سے تھے، اس لیے حضرت صاحب کرام سے مبالغہ کیا
تھی، اور آپ شروع اور نام میں لکھے، اور اس سے مبالغہ ہے، تا کہ شہادت میں ہیں، اور یہ
بے شک ثابت نہیں کیا

اس عبارت سے، اور حضرت صاحب کرام کے خلاف
مقام وارد ہے:

حضرت امام باقر علیہ السلام کا کوئی ہے، اور ترقی شریف پر ہونے کے بعد حضرت
علی (التوقیٰ ۱۹۶۷ء) کے بعد حکومت میں داخل ہوا، جس میں بیگانوں میں حضرت صاحب کرام
فرمائش اور نے اس کے علم و حقائق کی باتوں سے ایک سے اب ہوتے ہے

امام علی بن موسیٰ (التوقیٰ ۱۹۶۷ء) کا کوئی کے بارے میں یہ سوال کافی ہے
کہ "حال امام باقر علیہ السلام کو کوئی اور امام باقر (التوقیٰ ۱۹۶۷ء) کا کوئی"

اور امام باقر علیہ السلام کے ہیں کہ کوئی میں سے حضرت صاحب کرام میں کوئی ہے
یہاں میں قرأت کی تعلیم حاصل ہوئی تھی اور یہ امام باقر علیہ السلام کے تھے اور
جو (۱۹۶۷ء) اور حضرت صاحب کرام نے لکھا، مگر اس میں ایک ہے کہ حضرت کا یہ واقعہ کہ لکھا

تھے کہ یہ سب کے تھے (مجموعہ، ص ۱۰۱)

اور امام علیؑ (الفتاویٰ، ص ۳۶) کے بیان کے مطابق ان کا بڑا بڑا عقلی تصور حضرت صحابہ کرام کے عقل پرستوں کو بڑا گھبراہٹ دیا تھا (شرح منہج، ص ۱۰۱)

اور امام علیؑ کی عقل پرستی کے کوئی تصور نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰؑ کی عقاب کے علم سے قہر کیا گیا، اور لکھتے ہیں کہ:

وهي دار العقل ومحل الصفاء (فتاویٰ شرح مسلم، ص ۱۰۱)

اور عقابیت کی جگہ اور عقاب کا عقل تھا

امام علیؑ (الفتاویٰ، ص ۱۰۱) کو بڑا پائے والے عقلی حضرات صحابہ کرام کا ہم کمر کرنا فرماتے ہیں:

وعقل من الصحابة والاعلان والبروج لمن دام طريق من ۱۳۰ طبع دمشق

تفصیل حدیث کا شوق

امام صاحب کے والد محترم کا عقاب ان کی تفصیل علم سے پختگی اور بڑا فکر حضرت امام حسنؑ (الفتاویٰ، ص ۱۰۱) کی ترتیب سے جنہوں نے پہلی بار حضرت صحابہ کرام سے انہیں راہنہ کر لی تھی اور بہت سے صحابہ کرام سے عقلی سمیت عقاب اور روایات حاصل کی تھیں اور حضرت امام علیؑ سے علم حدیث اور علم قرآن حاصل کرنے کا حزم حکم کرنا صحابہ کرام سے عقلی تصور تھی عقاب اور عقاب امام سے علم حاصل کر کے روایت صحابہ کرام سے

شیوخ حدیث

امام علیؑ سے بہت سے شعرا اور اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا انہوں میں سے بڑا حضرات کے نام سے حدیث کتاب و ماہرہاں میں مندرجہ ہیں۔

حضرت عطاء بن ابي رباح، حاصم بن ابي الجود، علقمہ بن

عمرانہ، امام باقر، محمد بن مسروق، عقیل بن ثابت النضاری،

ابو اسحاق سیسی، تابع بن عمر عدلی، عبدالرحمن بن عمر

الاصحاح، عطاء بن ابي رباح، مکتوبوں شامی، محمد بن

سليمان، ابي اسحاق کوفی، امام ابو یوسف، امام شعبی، زینب بن

عبدالرحمن الراسبی، عتقہ بن مویلی ابن عباس، امام زہری،

عشام بن عمرو، سنان بن حرب، سلمہ بن کھیل وغیرہ

وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ اعلمین

طاسرا یعنی اسے ان کا ترجمہ امام الاظم کے بارے میں جنہوں سے شروع کر کے ان کے کہہ سنا کر نام لکھے ہیں اور لکھا کہ اس کو بڑا مانا ہے:

وعقل کثیر (تذکرہ، ص ۱۰۱)

کہ ان کے علم اور بہت سے شعرا سے انہوں نے علم حدیث اور علم قرآن حاصل کیا ہے:

طاسرا یعنی انہوں نے علم حدیث اور علم قرآن حاصل کیا ہے:

(مجموعہ، ص ۱۰۱)

اور امام علیؑ (الفتاویٰ، ص ۱۰۱) نے انہیں اس کا نام دیا ہے کہ امام صاحب

نے امام کرام بڑا بڑا شعرا سے حدیث روایت کی ہیں (تذکرہ، ص ۱۰۱)

عقل پرستی کا ان پر امتداد

اس سے اسے علم قرآن حدیث اور عقاب امام کرام اور عقاب حدیث اور بڑی علم میں

کلی امتداد کرتے تھے اور ان کی اس بڑی اور عقاب کا عقلی تصور میں اقرار کرتے تھے

یعنی امام حسنؑ کی کوئی فتاویٰ حدیث اور علم قرآن حاصل کرنے کے علم حدیث اور علم قرآن

کے ساتھ عقاب کا حکم اور ان میں عقاب آگے اور انہوں نے علم حدیث اور علم قرآن

لے کے اور عقاب انہوں سے علم حدیث اور علم قرآن حاصل کیا ہے (تذکرہ، ص ۱۰۱)

امام کی زبان امام کرام سے علم حدیث اور علم قرآن حاصل کیا ہے (تذکرہ، ص ۱۰۱)

(تذکرہ، ص ۱۰۱)

اور فرماتے ہیں کہ امام کرام بڑا بڑا شعرا سے انہوں نے امام کرام کاتب کیا تھا (تذکرہ،

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس میں انکار افریقی (افریقی) جو بیحد اہم صفت ہی کا ضمنی اور پست کے ترس
میں لگتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ:

روای کتاب الاکار عن امی حنیفہ و ہر معلقہ صحیحہ

(الکتاب الفہرست ج ۱ ص ۳۳۵)

اس پر تہذیب سے ہی کی کتاب الفہرست کی ایک کچھ جلد میں ہے۔

اور ماخوذ ان الفاظ کا مہتر ہے کہ:

والصو حوہ عن صحبت امی حنیفہ مفرقا لعماد ہو کتاب الاکار

الطی رواہا محمد بن الحسن عہد (قبل اسد مراد)

اسم او حنیفہ کی حدیث میں مشورہ کتاب الفہرست جو ہی ممکن ہے ان سے روایت کی

ہے۔

اور ہی کے نزدیک وہاں ہی اس میں ۱۳۱۳ میں لکھی گئی ہے۔ حدیث کے بارے میں
اسم و صوف کی شریک ہی ہی لکھ کر ہی گئی۔

چنانچہ نام طویلیں ثوری (افریقی) ۱۱۱۱ء لکھتے ہیں کہ: نام او حنیفہ صرف ہی
حدیث میں لکھی گئی ہے ان کے بارے میں کچھ اور کلمات سے مراد ہی گئی۔

(کتاب الفہرست ج ۱ ص ۳۳۵ مراد ہاں)

اور نام یعنی ہی ممکن (افریقی) ۱۱۳۳ء لکھتے ہیں کہ: نام او حنیفہ صرف ہی
حدیث میں روایت کرتے تھے ان کو معلوم ہو اور ہی گئی۔ (کتاب الفہرست ج ۱ ص ۳۳۵)

اسم کا نام (افریقی) ۱۱۳۰ء لکھتے ہیں کہ: نام او حنیفہ کی حدیث میں پر شریک ہی کہ وہی
نے باہتمام حدیث اپنے لکھنے سے ہی حدیث اور اس کو روایت ہی حدیث وہ اس کو جان کرنے کا
کار ہے۔ (مراد ہی کہیں ۱۱۵۰)

خبر اس حدیث ہی (افریقی) ۱۱۵۰ء لکھتے ہیں کہ: نام و صوف ہم حدیث میں کہ
بہتر ہی میں حدیث ہے ہی حدیث ہی سے ہی گئی ہے ان کے مسلک اور یہ حدیث ہی حدیث ہی

toobaa-elibrary.blogspot.com

چند حدیث میں ۱۱۵۵ء اور ہی کی ہی لکھا گیا کہ حدیث کے نام اور حدیث (افریقی)
حدیث (۱) لکھی گیا ہے (حدیث نامہ ہی کہیں ہی ص ۳۳۵ ص ۳۳۵)

مشہور غیر مقلد نام ۱۱۵۰ء اور ہی صاحب مبارک ہی (افریقی) ۱۱۵۰ء لکھتے
ہیں کہ: حدیث (کی تہذیب و تہذیب) کے بارے میں لکھی گئی ہے حدیث اور حدیث اور

حدیث لکھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حدیث لکھی گئی ہے۔ (حدیث الفہرست ج ۱ ص ۳۳۵)

افریقی نام صاحب ہم حدیث حدیث اور حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

چنانچہ نام حدیث ہی میں حدیث صاحب (افریقی) ۱۱۳۰ء لکھتے ہیں کہ:

نام اسم کوئی چنانچہ نام حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

اسم صاحب کی حدیث ہے۔

اسم و صوف نے حدیث لکھا کہ ان سے ہی حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث
ہی اور کہ چنانچہ حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث
حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث
حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

چنانچہ حدیث اسم حدیث (افریقی) ۱۱۳۱ء لکھتے ہیں کہ: نام اسم او حنیفہ کے
مقال اور حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث
حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث

یہی ہے کہ امام تقی (الثانی) ۱۵۰ھ میں شیخ الاسلام ابن عربیہ (الثانی) ۱۵۰ھ میں
ماتوا انہما (تقریباً) (الثانی) ۱۵۰ھ میں امام تقی (الثانی) کے تالیفات میں امام جعفر کا شمار
ہے کہ اس سے پہلے تالیفات حاصل کرتے ہیں۔ کتاب الاموال و معاملات شرح حدیث انوار
و احادیث بیابان الحلالہ و غیرہ کتابوں میں اس کی تصریح موجود ہے۔ الغرض اس میں بھی
امام تقی (الثانی) کے ہیں۔

یہ ایک حضرت امام ابوحنیفہ کی حالات بیان میں حدیث میں مہارت، علم فقہ میں
تفوق اور علم کلام میں امام کا درجہ سمجھنے میں سہولت اور فہم و کرام کی سہولت اور مخالف بھی کہ
مسلم ہے۔ اس حضرت کو ان کے بارے میں دیگر کتب شہادت ہے، ورنہ فقہوں کا نتیجہ میں
ہو سکتی ہے۔ ان سے خود تاریخ جو جانتے ہیں اور پہچانی نہ ہی قصبہ کا شرح میں اس کا اس
جہاں میں مہارت سے کوئی حجاج ہی کہتا ہے۔

امام موصوفی کے شرح پر جو کتاب جہاں کے لئے امام ابوحنیفہ کی کتاب اس
مقام سے اول کا مقام رکھتا ہے اس حضرت سے اس کی پہچانی نہیں اور قرآن سے اس
اور تحصیل کے ساتھ امام کی کتاب سے پہلی طریقہ دیکھیں جس میں وہ حاضر میں پاک و ہند کے
ہو گیا کرام کی پہچانی آرا و تصدیق سے ثابت ہے۔

فقہ اکبر:

علم کلام کو کلام میں ایک لایقہ ہے۔ اور حجاج کتاب میں امام تقی کو ہے حضرت
امام ابوحنیفہ کی تصنیف کتاب ہے۔ چونکہ یہ ہے اس علم کلام نے اس کو امام صاحب ہی
کی کتاب تسلیم کیا ہے۔

(۱) (تقریباً) بیابان الحلالہ (الثانی) ۱۵۰ھ میں تالیف کیا گیا

(۲) امام ابوحنیفہ کی تالیف امام تقی (الثانی) ۱۵۰ھ میں امام ابوحنیفہ کی تالیف
الثانی ۱۵۰ھ میں تالیف ہے اور اس کی شرح کا اصل نسخہ تالیف الثانی ۱۵۰ھ میں تالیف کیا گیا۔
الثانی ۱۵۰ھ میں تالیف کیا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) امام ابوحنیفہ سے پہلے امام ابوحنیفہ (الثانی) ۱۵۰ھ میں

(۴) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۵) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۶) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۷) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۸) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۹) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۰) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۱) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۲) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۳) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۴) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۵) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۶) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۷) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۸) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۱۹) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۲۰) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

(۲۱) امام ابوحنیفہ کی تالیف ہے اور امام ابوحنیفہ

یہ سب حضرات اس کا تسلیم کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ (الثانی) ۱۵۰ھ میں تالیف کیا گیا ہے
و علیٰ حضرت کے علم امام ابوحنیفہ (الثانی) ۱۵۰ھ میں تالیف کیا گیا ہے اور امام ابوحنیفہ
کے ہیں کہ امام ابوحنیفہ (الثانی) ۱۵۰ھ میں تالیف کیا گیا ہے اور امام ابوحنیفہ (الثانی) ۱۵۰ھ میں تالیف کیا گیا ہے

نام کر دیا کرتے ہیں کہ حق یہ عزوجل کرے کہ امام صاحب کی تو کوئی تصنیف ہی نہیں ہے، حق میں یہ کیوں تاکہ یہ عزوجل سرکار امام عزوجل کا ہے ان کا دعویٰ ہے یہ کہ امام صاحب کی علم کلام میں کوئی تصنیف نہیں اور اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ حق کی کہ وہ کتاب العالم باہضم امام صاحب کی نہیں، چونکہ امام صاحب نے فقہ کو پیش اہل السنۃ والجماعہ کے کلام عقائد عقل کے ہیں اور عزوجل کا (یہ) یہ لہا، اور دعویٰ ہے کہ امام صاحب عزوجل ہی (سواء لفظ اور کتاب فقہ اور عزوجل کے خیال میں) کو حقیقہ بخاری ہے جسے لیکن ان کا یہ نظریہ و افکار صحیح طور پر شناخت سے کیونکہ میں نے علامہ مولانا محمد صالح دہلوی اور مولانا ابوالحسن علی اسد آبادی کے ہاتھ مبارک سے بھی دیکھی تھی اور یہ دعویٰ ہے انھوں نے تشریح کی ہے کہ یہ دونوں کتابیں امام صاحب کی ہیں بلکہ ان کے ساتھ لکھنا اور ان کا

تو اعلیٰ علی ذالک جماعت کثیرہ من المتذللین علیہ

(ذیل التواضع ص ۱۰۶)

اسی پر بخاری کی ایک بہت بڑی جماعت متفق ہے۔

یاد رہے اسی قسم کے لوگوں سے متاثر نہ کرنا کہ علامہ شیخ عثمانی، وغیرہ نے لکھا ہے کہ فقہ اور امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے اور اس پر اسے امام دکان دوسرے خیالات سے لکھا ہے انہوں نے اظہار بھی کیا ہے کہ جو عقل اور عقلی قیاس سے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

مخالف ایک یہ ہے کہ فقہ اور امام صاحب کے دینی اور عقائد بھروسے سے کوئی ترویج کی ہے لہذا اس کا اختیار دیکھیں اور علامہ صاحب عقائد اور عقائد عقائد میں ہے کہ امام دہلوی کی تالیف جو تکرار دیکھیں اپنے اندر کوئی دلائل نہیں، لیکن جو تالیف ان کے تکرار میں ہے ان سے ترویج کی ہے مگر ان کا مرکزی نقطہ ہی صرف یہ ہے کہ وہ صحیح اور سچ ہے عقیدہ ہے جسے تالیف علامہ مولانا جہاں میں اس کی تشریح اور ترویج ہے مگر ان کی نسبت میں کی طرف سے بھی ہے اور ان کے یہ تو دور وقت طلب یا سچ ہے کہ وہ سچ میں صحیح ہے جسے اور کہاں سچ میں ہے جو نے اسے کوئی ذرا آئی ہے؟ کیا امام باہضم امام کو سچی بات میں سے ہے کہ وہ صحیح اور امام نہیں، یا کیا امام اس وجہ سے

یاد رہے امام باہضم امامی نے یہ کہہ سکتے ہیں کہ امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے، بلکہ یہ تصنیف ہی کے واسطے صرف لکھنا اور ان سے متعلق ہے۔

حافظ ابن کثیر امام ابوحنیفہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

کان بصیرا بالسرائر علیما کثیر الشان وکان ابن البصیرک یحفظہ ویضبطہ لعیبہ وعلیہ (ابن کثیر ابن ۳۳۳ ص ۲۵)

وہ صاحب بصیرت تبحر عظیم اور بڑی شان کے مالک ہے اور ان مبارک ان کے ذہن اور علم کی بدولت ان کی تصنیف بڑی بڑی کیا کرتے تھے۔

اور علامہ ابن کثیر کو بخاری کے عقائد سے بڑا کرتے ہیں: وصبر فی حصول علم اور علامہ امام ابوحنیفہ نے لکھتے ہیں کہ

وہو ی کصاحب العقیلۃ الا کبیر عن انس حبیبہ او (ابن کثیر ابن ۳۳۳ ص ۲۵)

امام ابوحنیفہ نے کتاب فقہ اور معرفت امام ابوحنیفہ سے بہت ہی ہے۔

تو دیکھیں یہ کتاب ان مطلع کی نہیں لکھا امام صاحب ہی کی تالیف ہے امام ابوحنیفہ تو صرف ان کتاب کے دینی ہیں۔

مولانا عثمانی نے ایک دلیل بھی پیش کی ہے کہ جس تالیف میں امام صاحب سے یہ کتاب بھی لکھی ہے وہ جہاں تک امام صاحب کے عقائد سے لکھیں اس دلیل میں بھی کوئی جہاں نہیں، کیونکہ امام دہلوی (ابن کثیر ابن ۳۳۳ ص ۲۵) دہلوی نے امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں اور حقیقت میں یہاں ہیں ان کی کتاب عقیدہ ابوحنیفہ بھی ان کی تالیف ہے اور امام صاحب سے لکھی گئی ہے لہذا اس کا بھی ان کا ذکر ہونا چاہئے، علامہ ابن کثیر نے امام ابوحنیفہ (ابن کثیر ابن ۳۳۳ ص ۲۵) امام ابوحنیفہ کے بارے میں لکھا ہے کہ امام صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے امام ابوحنیفہ سے لکھی تالیف سے لکھا ہے، اور امام صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے امام ابوحنیفہ سے لکھی تالیف سے لکھا ہے۔

مولانا عثمانی نے ایک دلیل بھی دیکھی ہے کہ حق اور امام صاحب ایک جگہ صحیح اور امام صاحب کا عقائد

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیا ہے حالانکہ فقہاء نے اس وقت زبان میں داخل نہیں ہونے پڑے؟ ہے یہ ضرور سمجھنا ہی کے زمانہ میں فلسفی کتابوں میں پہلی زبان سے عربی میں ترجمہ کی گئی تھیں لیکن یہ زبان انہی صاحب کی ترجمانی کا زمانہ تھا؟

مگر ۱۱۰۰ء کی پہلی جنگ میں انہی ہی کو روکا ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ فلسفی نے غیر سموری جانتے اور آتے پڑا ہوا ہے اور ہم وہاں تک پہنچا رہے ہیں جو حقیقت کو مانگ کے بڑا ہوا ہے اور آتے سے استفادہ کر سکتے ہیں اور ہمیں کے یہاں ہر زبان سے آئے ہوئے غیر کی شبیوں کا انہوں کو ہر قسم کے بار بار افسوس فرمائی سے ماہر افسوس میں سے چھپنے میں ان کے لیے نذر ہو رہی ہیں کے ایک وقت پڑا کر لیں اور ان کو معلوم کر لیں اور کتاب میں ہر جگہ کرنا کوئی اور آگلی بات ہے؟ اسے کہتے ہیں کہ اس کا ترجمہ ہی ان الفاظ سے کیا ہے اور ان کے کارہیوں کی ترجمہ ہی ہے عام پہلی فلسفی اصطلاحات کا تو ذکر ہی کیا اگر ماہر ان کے مفہوم ہی نہ لے کر کیا ہے کہ پہلی کتابیں ہی کا ترجمہ اور اصطلاح سمجھ کے ہمیں ہو چکا تھا۔

(مقدمہ ص ۱۰۸)

اب یہ خاص پہلی طرز اور ان کی کتاب کا ترجمہ سمجھنا ہی میں ہو چکا تھا تو بعض میں اصطلاحات کو سمجھنے والے میں کوئی ہی نہ لے لیا ہے یہ کیوں سمجھیں کہ پہلی طرز میں ان کے حاصل کرنے کے لیے ان کی اصطلاحات میں ہر جگہ اصطلاحات کو سمجھنے میں ہے۔

۱۱۰۰ء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اصطلاحات میں ہر جگہ اصطلاحات اور مثل ہوں اور یہ اصطلاحات کی کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ ان میں ہر جگہ اصطلاحات کو سمجھنے میں ہے۔ کیا یہ ہم ڈاکٹر سے ہم نے کیے ہوتے ہوتے کیا ہے؟ ان میں سے بعض کتابوں میں اصطلاحات اور ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ان میں سے بعض کتابوں میں لکھا ہے؟

امام زہدی بھی فرماتے ہیں کہ:

العلم نو جان علم التوحید والصفات . و علم الشریع والاصحنام
والاصول فی السور الاول هو التمسک بالکتاب

toobaa-elibrary.blogspot.com

والسنن وسنن النبی والذہاب ، والروم طریق السنہ والصحاح
الذی کتب علیہ الصحابہ والتابعون وبعضی علیہ الصحاحون وهو
الذی کتب علیہ امیر کاتبنا علیہا . وکان علی ذلک سلفنا ، یعنی
ابو حنیفہ و ابو یوسف ومحمد وأخوات اصحابہم وحکم اللہ تعالیٰ
وہد صلف ابو حنیفہ وحی اللہ تعالیٰ وہ فی ذلک کتاب اللہ
الاکبر وذاکرہ فیہ البات الصفات تقدر البصر والشر من اللہ
تعالیٰ وان ذلک کلمہ بدیہیہ ولست الاصطلاحات مع الفعل وان
الفعل العباد مخلوقہ فخلق اللہ تعالیٰ ایھا کلمھا ، ورد القول
بالاصحاح .

(اسلامی اور دینی علوم پر کتب اسلامیاتی میں عربی اصطلاحات میں پہلی کتابیں)

طریقہ کی روشنی میں ایک علم تو سمجھنا ہے اور دوسرا علم شرعی اور احکام اور عملی امور
میں اصل یہ ہے کہ کتاب و سنت سے تمسک کیا جائے اور اولیٰ فی الصلوات اور وصیت سے
کتاب و سنت کی جانے اور اولیٰ سنت و اولیٰ کتاب کا طریقہ لازم کیا جائے جس سے حضرات صحابہ
کرام اور تابعین تھے اور ان کی سلف صحابین تھے اور ان کی وہی تھی جس سے ہم نے اپنے
اکابر کو پڑھا ہے اور ان کے ہاتھ سے استفادہ کیا ہے یعنی حضرات امام ابو حنیفہ حضرت ابو یوسف اور
حضرت امام زہدی اور ان کے اصحاب سب یہ اصطلاحات کی رسمت ہو اور پڑھنا امام ابو حنیفہ
نے اس میں عقیدہ کا کثیر نامی کتاب لکھی ہے اور ان میں انہوں نے صفات
(نوادراتی) لکھا ہے کہ ان میں انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ (یعنی دینی)
تقدیر اور تصدیق کی طرف سے ہے اور سب کچھ فلسفی کی سمجھ سے ہے اور انہوں
نے یہ بھی لکھا ہے کہ اصطلاحات میں سے ماہر ہوئی ہے اور یہ بھی انہوں نے اس میں
سمجھ لیا ہے کہ یہ ان کے اصحاب سب کے اصطلاحات کی طرف سے ہے اور بعض کتابوں میں
اصول بھی انہوں نے لکھا ہے (یعنی یہ کہ بعضی نے ان کے کتابوں میں لکھا ہے اور بعض تصانیف
و ادب ہے کہ کتاب کے ذیل کے بعض اصطلاحات داخل ہیں اور بعض اصطلاحات

۳۴۱ھ تک یہ کسی گورنر یا ہاکم کے ہاتھ کی انعام تھیں۔ طغرلی سنی کے ہونے پر یہ گورنر بہت ہی باہل سے دن بھر اس لیے کہ گورنروں کو اس کا تسلیم کرنے میں کہتا کہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ ہوا گیم ہی ہے۔ اور ہم پہلے انکار کئے تھے۔ اور گورنر کی وفات ۳۴۳ھ کو ہو گئی۔ اور پھر کچھ دنوں میں ۳۴۳ھ

المطلوبہ یہ وہاں تک پہنچنے والی تھی کہ جو کہ گورنر یا ہاکم صاحب کی تعینات نہیں ہو سب کے سب گورنر و اہل دیوبند میں ہی ہو گئے۔ اور انہوں نے وطن میں ہی اور صاف انعام لیا ہے۔ یعنی کہ اسم نے اس حالت میں اپنی رائے اور نجات کو بہت باہل سے لگن کیا۔ اور فقہات ہی (ان میں سے ایک ایسی شاعت تھی کہ یہ دلیل نہیں بن سکتا۔ مستورا) اٹھ گئے ہیں۔ اور طغرلی کو ہماری رائے کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتے۔

(یہ وہ خصوصیت ہے جس نے انہیں ہوا)
 واقعہ یہ تمام بیان ہے اور اگر صاحب صرف ۳۴۱ھ کی واقعہ ہی لکھتے۔ اور ہی ایک جزئی دلیل پر شکیبہ فرماتے۔ اور اس وقت میں اس کا سامر نہیں لکھتے ہیں۔

ع قدس سرہ تعالیٰ

فریقہ ہذا ایک حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمائی کہ اہل تشیعہ ہے۔ اور یہ ہے امام صاحب کی وفات:

غیر ہوا میں ایک غلط فہمی اور انہی ۱۵۹ھ کے بعد میں امام صاحب کا خلاصہ اور جتنے کے لیے گورنر یا ہاکم نہیں لے سکتا۔ یعنی تاکہ گورنر یا ہاکم جس حکومت میں فرما سکیں اسے وہ پہلے ہی صادر اور نفاذ کرنے ہوں گے۔ اس میں کچھ کاغذی نام نہیں ہو سکتا۔ اور اسے ضائع کر دیں۔ پھر ان گورنروں نے جو کہ یمن میں تھے، نے مدائن میں وہی کوڑے امام صاحب کو لگا دئے۔ اور گورنر یا ہاکم نے انہیں خالی سے لے کر دیوبند کے علاقے میں امام صاحب کو پھانسی کی موٹی تہ کے بعد چھوڑ دیا۔ اور یہ امام صاحب کی وفات تھی۔ اور ۱۵۹ھ کو یہ واقعہ ہوا۔ اور اس حالت میں وہ جب ۱۵۹ھ میں انہیں خالی کو پھانسی لگوائی۔

(کتاب انساب اللہ علیہ السلام میں ۳۴۱ھ کا یہ واقعہ ہے اور پھر چنانچہ اس کی گزارش ہو کر وہ چنگی گئی۔ اور ان کا پیش چوں گے اور اس وقت تک کہ وہ گورنر صاحب کی خدمت سے نکلا ہے۔ اور ان کے ہوا میں وہ ایک ملک کے چاروں کی نگر دیکھتے ہیں۔ اور پھر یہاں سے مرادیں ہیں۔)

اس سے امام صاحب کی خصوصیت کا سارا اور واضح ظاہر ہونے کا دورہ ہو سکتا ہے۔ یعنی کہ طغرلی اٹھ گئے۔ اور ان کے عقل کو اس کا اعتراف تھا کہ میں نے

فرد سے تھی کہ اس فقہی کتاب کی خصوصیات کا اعتراف کیا۔ اور اس کا دورہ میں نہیں اور پھر پورا پورا کہہ چکا ہے کہ اس نے فتنہ دوزخ میں پیدا کیا۔ اور ان کا حال اس کی کائنات کھرا یہ کہ کچھ ہیں کہ ان کو انہیں حقین توڑ دیتے۔ اور ان کو انہیں ختم کے سلطان فرمائی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ہم کہ کلام کو یہ گورنر ہیں اور امام اعظم نے ان سے کلام کو پھرا دیا ہے۔ اور پھر یہی معلوم ہو چکا ہے کہ امام صاحب ہرگز مرے لڑکے میں سے نہ تھے۔ ان کے گھولوں نے اس کتاب میں اس آرزو کا نام لکھا کہ ایک حکم دیا گیا ہے۔

اس شخصیت کو طرح عقلی اور عرو حضرت مولا عبدالمعز صاحب سہادی کے چاندن اور کچھ مسئلوں میں بھی وہ اپنے ہی اصولوں کے طغرلی میں انہی میں شامل فرمایا ہے۔ اور انہی میں اس کو یہ قدرت ہے اور عقلی کام سے متاثر ہو کر اپنے عقلی صاحب لڑا ہے۔ اور پھر یہاں فریقہ طغرلی حضرت شیخ سے ہے۔ اور اس شخص کا اپنی کتاب کا یہ واقعہ ہے کہ وہ اپنے وقت کے دیگر علماء پر اپنے کرنے کا لڑا اور حضرت گورنر صاحب کو جانے لگے تھے۔

دوسرا حصہ

فقہ اکبر سے متعلق بنیادی باتیں

۱۴۱۰ھ میں حیدرآباد کے حالات کے بیان میں	پہلا باب
۱۴۱۰ھ میں حیدرآباد کے حالات کے بیان میں	دوسرا باب
۱۴۱۰ھ میں حیدرآباد کے حالات کے بیان میں	تیسرا باب
علمِ اکبر سے متعلق بنیادی باتوں کے بیان میں	چوتھا باب

پیشخانہ باب

امام اعظمؒ کے مختصر احوال

۱۔ نام اور مقام کا ذکر ہے:

آپ کا اصل نام امام گزالی امیران دہلی کریم کا نام ہے۔ پورا آپ کی کنیت ابوحنیفہ تھی۔ اس کنیت کی وجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام طیب کی مناسبت تھی۔ جو بعض لوگوں میں مشہور ہوا تھا ہے کہ آپ کی ایک بیٹی کا نام طیبہ تھا اس وجہ سے آپ کی پرکوش کنیت ہو گئی۔

کنوت کے لحاظ سے آپ کا مقام کوثر اور خانقاہی مصلح کے بارے میں مختلف آراء بیان کی جاتی ہیں مصلح نے آپ کا اور سنی کہا ہے جو بعض لوگوں نے آپ کو کافی بیان کیا ہے۔

آپ کی پیدائش ۹۰ ہجری میں ہوئی ہے اور یہ روزِ رات ہے جب مسلمانوں کی زمام اکثر اور غیر ہذا ملک میں مردان کے ہاتھ میں تھی۔

اور اس زمانے میں اسی صحابہ کرام پر مشتمل ائمہ کبار تھے جن میں ابی حنیفہ تھے اور حضرت صاحب کی زیارت سے آپ شرف ہو کر انیسویں کے اہل منصب ہو گئے اور انہوں نے کی جامع امامت میں سب سے افضل مرتبہ پر فائز تھے۔

اور امام صاحب ابن ابی عمیر میں سے ایک تھے جن کی علمی توفیق کی بنیاد پر قرآن اہل سے آج تک دنیا کا سب سے زیادہ اہل آپ کی اطلاع میں فرموا کرتے تھے اور اس طبقہ کو امام اعظم کی اطلاع کرنے کی جامع تھی کہتے ہیں۔

آپ کا خاندانی وچور علم کے پڑنے کی عمارت تھا اور آپ بھی ایک زمانہ تک اپنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعمالی کام کرتے رہے ہیں۔

آپ کے ۱۰۰ جنم کا نام زانی تھا ایک روایت کے مطابق نبی کی ولادت افغانستان کے سوہرورد اور حکومت کابل میں ہوئی تھی اولاد آپ کے والد حضرت ابراہیم کی جائے ولادت کے بارے میں اختلاف ہے کھن انہی کی روایت ہے کہ آپ کی ولادت صوبہ بلخ کے معروف شہر ہار میں ہوئی اور کھن کی روایت ہے کہ آپ صوبہ نسا کے شہر ناس میں پیدا ہوئے ہیں امام عظیم کی ولادت کے بارے تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کاندھار میں پیدا ہوئے تھے۔

۴- امام عظیم کے بارے میں اہتمامات یہ تھے

(۱) امام خوارزمی نے جامع البراہین شریعی میں متصل کے ساتھ نقل فرمایا ہے کہ
عن امی صوفیہ فرغت رحمہ اللہ عنی قال قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی امی ورحلی یقال لہ ابو حنیفہ ہو سراج امی یوم القیامہ
حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نبوی امت میں ایک شخص ہوگا جس کا وہ خلیفہ ہوگی جس کا کوئی امت کے نبی نبوی امت کا سردار ہوئے گا شریف کامل ہوگا۔

اسی لئے حضرت کے امام ولولہ میں امام صاحب کا لقب راجع ہے اور امام صرف

←

(۲) ابو حنیفہ و سیکون و رحلی یقال لہ یصلان من اللغات و یکنی ہامی

حنیفہ یعنی صوفی و شفیق

حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر نبی نبوی امت میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جس کا عثمان بن عفان سے کہا جائے گا کہ تمہاری کنیت ابو حنیفہ ہوگی یہ حدیثی ہے کہ یہ نبوی امت کا گذرہ کرے گا۔

اور اسی حدیث کی بنا پر ایک شخص میں امام حضرت صدیق نے کہا کہ اگر امام آپ ۲

ہوئے ہیں کہ یہ نبی امت میں ایک حدیث کا گذرہ کرنے والے ہو۔

(۳) ابو حنیفہ کا لقب امی عثمانی لقب بن امی عثمانی صاحب لون و ابو حنیفہ صاحبی (مناقب)

حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوی امت میں ساتھیوں کو آری کے اور وہ ساتھیوں اپنے زمانے کے ساتھیوں میں سے ہوتے۔

اسلامی ایک لقب ہے جس سے مراد اپنے لوگوں کی سعادت ہے اور نبوی میں پیدا ہونے والے شخص کو حضرت امی عثمانی کہہ کر یہ صحابہ کرام کی سعادت میں اطلاق جانے کا نام صوفیہ کے ہیں اس سے امام صاحب نے اشارہ یہ کرتی اپنی روایت کے لوگوں کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہر اول امام شافعی لفظ تک چاہتے ہیں اور حضرت امی عثمانی کی زبان میں ان کو کہہ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں امام عظیم صیبا اپنے زمانے کی سعادت میں کے ساتھ ساتھ ان کی سعادت اور ساتھ میں بھی صیبا ہے۔

نوٹ: اگر پکار کے امام ابو حنیفہ میں صیبا یعنی نبی کی پہلی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ یہ تاریخ ۱۰۰۰ھ کی مشین میں لنگی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ مشین کے صرف امام عابد عثمانی نے اپنی صرف تصنیف، اشعار میں ان امام ربانی کے راجح نقل فرمائی ہے اور سونے کے لہجے سے کھن یعنی کے صرف امام ابو امام عظیم کی چند روایتوں کے مطابق اول امام خوارزمی نے اپنی کتاب جامع البراہین میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ نبی کی تعریف کی جانے فرمائی ہے۔

قرآن کریم کی آیت کی رو سے

(و انھموا الخیر العدل منکم)

اور تم میں سے عدل والوں کی کوئی سلاہ کر

آیت کہ یہ شاہد ہے کہ امام ربانی کی تعریف کے لئے کافی ہے۔

بہت صورتوں اور حال پر ہوتا ہے اس لئے اختلاف یہ لازم ہے کہ فقہاء و علماء دونوں امتیازوں
 طرز ثنائی اور عبادت کو لازمی کی بات پر کان نہ دھریں؛ بلکہ اگر ایسی عبادت کے خلاف سے اس کے
 خلاف پر عمل قائم کریں؛ اور اپنی رہائش و مصلحتی ضروریات کا تقاضا ہے کہ اس عبادت کی اجازت میں
 زیادہ سے زیادہ مشقت برداشت کیا جائے اور اس صورت میں اجازت کی اجازت کے طریق تعلق کے
 جائز و حلال و حلال بھی لازم ہو گا ہے۔ اور فقہاء و علماء اس علم کا حساب۔
 عربیہ تحصیل کے لئے اسلامی کتاب کا مطالعہ اپنی عمر بھر کا فرض ہے۔

۳- امام صاحب کے اخلاق و اطوار:

امام اعظم کے بارے میں لکھنے والے تمام آثار و کتابوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ
 حضرت امام ابوحنیفہؒ نے جو اس کی بنا ہو سکتی تھی یا پائی مثال آپ نے تھی۔ جس میں امام صاحب
 کے کئی رنگ نے نور بھی چار چاند لگائے تھے۔ امام صاحب کے قد اور سر پر مہر کہ میں
 ان کو اس کا انکشاف نہ ملاحظہ کیا کرتا ہے کہ آپ جانتے والے تھے اور بعض کا کہنا ہے کہ آپ
 کا قد مہر کہ تھوڑا سا تھا۔ لیکن کئی بات زیادہ تر ان میں اس معلوم ہوتی ہے:

کیونکہ ہوا چھوڑے۔ قد والے کی جودانہ تھوڑا سا تھا۔ لیکن قد والے کی جودانہ چھوڑے جان کر تھے
 تھے اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا سمیٹ کر
 مہر کہ دیا تھا کہ چھوڑے۔ قد والے کی جودانہ تھوڑا سا تھا۔ اور لہذا قد والے کی جودانہ تھوڑا سا
 مہر کہ تھوڑا سا تھا۔ اور ہم نے جب حضرت امام صاحب کی خواب میں زیارت کی اور زیارت
 میں حضرت امام اعظم سے علم کلام کے موضوع پر گفتگو کی اور وہ تمہیں کے جوابات سے
 کام کرنے کی مثالیں زیادہ حاصل کی تو اس وقت امام اعظم باقی رہے جانتے۔ قد والے
 تھے کہ تھوڑا سا تھا۔ آپ سے لیا کہ ہاں سکتا ہے۔ اور تھوڑا سا تھا۔ آپ کے بارے میں کہہ
 جا سکتا ہے۔

۳- امام صاحب کی صفات و کمالات:

امام صاحب نے ہر زمانہ میں جمع اور کم گوئے، بیحد ہی زیادہ کریم الخلاق والے اور

انہوں نے اس میں اور بھی ہماری زبانوں کے ساتھ بہت سی اصلاحیں کرائی ہیں۔
 لوگوں کے ساتھ ایسے ہی اور ان میں کھنگھرنے کے اس میں ایک بار بات کرنے
 اس کا دل سے پہنچتے تھے۔ اور انہوں میں خاص خاص جی جو شخص بھی ایک بار آپ کی بات سنی تھی
 ہی چلا جا کر اور اپنی صحبت میں آ کر بہت سی اصلاحیں اور بھی سنی اور کرتے تھے۔

امام اعظم سے جب کوئی سائل سوال کرتا تو کوئی طالب علم آپ سے علم کی کوئی بات
 معلوم کرتا تو آپ کے جواب میں فرماتے ہوتے ہیں کہ تمہارے کسی طالب علم میں پائی کا
 نور نہ جانتے سے پائی پہلے لگاؤ۔

آپ کی یہ عبادت مہر کہ تھی کہ جس بات کی ضرورت نہ ہو یا جس میں اہل عرب
 بیکار ہو گئی کی طرف آپ باہل تھوڑے سے تھے۔ اور فقہانی نے آپ کو اور اہل علم کو
 خاص خاص فرمایا تھا۔

آپ نے مشورہ فرمایا کہ امام صاحب نے اس کے سونے کے ایک تھے۔

آپ کی عبادت مہر کہ تھی کہ عبادت کے کلمات سے کیا کرتے اور عبادتوں کے ساتھ
 بہت کم عبادتوں میں اہل عرب کو فرماتے تھے اور عبادتوں کو کلمات کی عبادت کی عبادت سے آپ
 آرام و فرماتے تھے اور آپ کی ساری عبادتوں کی عبادتوں میں اور حاجی کی عبادتوں
 کرتے ہوتے کہ تھی تھی۔

امام اعظم کی عبادت:

حضرت امام اعظم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام صاحب ایک ایسے عقیدے تھے جو
 انہوں نے عبادتوں میں اپنا عقیدہ نہیں رکھتے تھے اور تھی وہ بیحد کریم الخلاق والے اور عبادتوں
 تھے۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ان کو خوب رحمت دی تھی اور عبادتوں کے اس میں یہ کہ تھے
 کے جو شخص بار بار آپ کے پاس آگئے کہ آئے آپ اس پر بھی غصہ اور عبادتوں فرماتے
 سے نہ آتے تھے اور حصول علم اور عبادتوں میں رہتے تھے۔ حاجی کی عبادتوں میں جب تک
 آپ کا کسی عبادتوں اور عبادتوں ہوتی تھی اور بہت زیادہ خاصوں میں اور کم کو نصیحت کے
 رنگ تھے۔

۵- امام صاحب کا تاجلی ہونا:

اس بات پر ائمہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک بڑی جماعت کو دیکھا تھا جن میں سے خاص طور سے قابل ذکر امام جلالی صحابہ کرام ہیں:

- ۱- حضرت انس بن مالک کو اہل شام و مصر ہار دیکھا۔ جنگی حالات کا سال ۳۰ ہجری ہے۔
- ۲- اس وقت امام صاحب کی عمر بہت کم تھی اور امام صاحب نے ان سے ایک حدیث بھی روایت کی ہے۔ ان کی حدیث کی کتاب پنج ائمہ میں تمام کتب ائمہ کے ساتھ مشتمل ہے۔ ہادی تصنیف حضرت جلالی حدیث میں مذکور ہے۔

طلب العلم فریضاً علی کل مسلم
علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

- ۳- حضرت عبد اللہ بن ابی ہاشم کا کوفہ شامی دیکھا۔ جنگی حالات ۲۹ء ہے اس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی۔
- ۴- حضرت ابوہریرہؓ کا مدینہ کی جنگ ۶۰۰ء ہے اس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی۔

۵- اور سب سے عمر صحابہ رسول حضرت ابو طلحہؓ کا تھیں۔ حاضرین و حاضرانہ ہی کو کتب کر رہے تھے کہ ہار دیکھا جن کی وفات ۶۰۰ء میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی اور امام صاحب نے اپنی زندگی میں صحیح روایت فرمائی تھی۔ ان میں سے امام جلالی نے اپنی کتاب میں امام صاحب کے ساتھ امام صاحب کے صحابی رسول ابو طلحہ سے حدیث فرمائی ہوگی۔

اب اگر کوئی مغرباً اربع تصنیف میں اپنی حدیث کو ذکر کرے یہ حالات کے خلاف ہیں البتہ ممکن ہے اگر کتب اولہ میں کہا جائے کہ اگر مرفوعہ کی روایتی اس حدیث تک نہ ہوگی کہ وہ اس حدیث کا مفسر یا مفسرین کے لئے نقل کرتا۔

۶- حضرت جابر بن عبد اللہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور یہ صرف امام حضرت

جابر کے علاوہ امامی تھے اور ان کی وفات حدیث امام صاحب کے بعد ہوئی تھی۔

- ۷- حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے ان کو اہل شام ہادی ۳۰ ہجری دیکھا اس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی اور آپ نے حضرت عبد اللہ سے حدیث نقل فرمائی ہے۔

فہما ل رسول اللہ ﷺ من عقبہ فی بین اللہ کفہا اللہ عزوجل
اور اللہ من حیث لا یحسب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین میں کوئی حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کالی ہو جاتا ہے، اور اس کے ذوق کا بندھا دست اپنے طرف اور جب سنا رہا ہے جی جی سے کوئی کلمہ بھی نہ کر سکے۔

- ۸- اور حضرت عمر بن العریضہ کی زیارت ۶۱۰ء میں فرماتے ہوئے۔
- ۹- اور حضرت اسلم بن سعیدؓ سے ہادی کی دین میں جی میں زیارت کی جنگی حالات ۶۱۰ء تک فرماتے ہے۔

- ۱۰- اور حضرت صاحب بن علیؓ کی زیارت ۶۱۰ء میں فرماتے ہوئے۔
- ۱۱- اور حضرت صاحب بن یزیدؓ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ جنگی حالات ۶۱۰ء میں ہادی تھی۔

- ۱۲- اور حضرت محمد بن یزیدؓ کی زیارت فرمائی ۶۱۰ء میں فرماتے ہوئے تھے۔
- ۱۳- اور حضرت محمد بن یزیدؓ کی زیارت کی جنگی حالات ۶۱۰ء میں ہادی تھی۔
- ۱۴- اور حضرت سہیل بن یزیدؓ کی زیارت کی ہے۔
- ۱۵- اور حضرت عائشہؓ سے گروہ کی زیارت اور ان سے حدیث روایت کرنے کا شرف بھی حاصل کیا۔

اسی طرح بعض ائمہ کرام کا کہنا ہے کہ آپ نے صحابہ کرام کی حدیث بڑی جماعت کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور ان سے حدیث بھی نقل کی ہے۔

امام صاحب نے خود زیارت صحابہ کرام سے نقل فرمائی ہے، پنج ائمہ میں ہادی

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) میں نے ایک کام معلوم کرنے کے لئے سب سے پہلے کتاب اللہ کا مستقیم کرنا ہوں
(۲) اگر وہی سے کوئی بات معلوم ہو سکے مستحب ہو کہ وہی کو اپنی نظر رکھتے ہوں اور اگر وہی سے بھی
بعض بات معلوم ہو سکے (۳) اس کے بعد صاحب کرام کے عمل کو دیکھتا ہوں اور صاحب کے عمل میں ہوا
طریقہ ہے تو اس بات پر صحیح کام کا اہتمام ہوا اس کا مستقیم کرنا ہوں اس بات سے جس میں
ہم کا نہیں میں کسی معاملے میں مشکل ہو تو دیکھتا ہوں کہ یہ طریقہ ہے تو اس ہے۔

یہ تفصیلی بات سننے کے بعد سب کو سنا دیا ہے اور آپ کے ہاتھ اور گھٹنے پر ہے اور
سب نے نظر آپ سے ہاتھوں کی کر آپ سے ہاتھ کے سرور میں ہیں وہ ساری باتیں صحافت
فرماتا ہے آپ کے ہاتھ میں ہم سے حالت اسانی ہوئی ہے کہ ہرگز وہ سب کو کوئی قسم کے سرور
کئی تالیفات کی جو سے ہوا ہے۔

امام صاحب نے فرمایا:

فقد الله لنا، ولكن الله اعلم

انہ تعالیٰ میں اور سب کو بھی صحافت فرماتے ہیں!

اور امام جنس میں راجع فرماتے ہیں کہ امام بخاریہ بر سر خطہ ان کی ان کے سب سے
زیادہ ہونے والے تھے اور حال حاضر میں نہیں ہوئی ہیں۔

اور امام بخاریہ میں بر سر خطہ فرماتے ہیں کہ انہ تعالیٰ ہوں اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی ان کی سب سے زیادہ ہونے والی صحبت کا نام امام بخاریہ ہے۔

۹- امام صاحب کے اختلاف و

امام بخاریہ فرماتے ہیں کہ اصل امام سے فرمایا

انہ تعالیٰ نے بیچے ہونے اور صاحب کی کوڑے امام کرام کو دیا ہے فرمائی انہی اسلام کے
مشہور ان میں سے کسی کا خوب نہیں ہونے اور نہ ہی اس کے کوڑے ایک میں ہوا ہے کسی
صحبت سے اسے مستحب ہونے سے ہیں بیچے امام کرام علم اور آپ کے صاحب اور اختلاف سے میں
لگا ہوا ہے مستحب ہونے سے ہیں۔

اور اس لئے امام بخاریہ اور اس کے تابع فرماتے ہیں:

اناس في الله عيال لاني حبيبة رحمة الله عليه

کہ امام بخاریہ میں امام صاحب کے مہربان ہونے کی بات ہے

۹- امام صاحب کا زچہ اور تفریق:

امام بخاریہ میں نے فرمایا کہ

امام بخاریہ میں ہوں اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

امام بخاریہ میں ہوں اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

ليس احد اعلم من ان يقصدني من من لي حبيبة لانه كان

امام بخاریہ میں ہوں اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

ان میں سے کوئی شخص امام بخاریہ سے زیادہ نہیں کہ اس کی اللہ کی جانے ایک اور
امام ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ امام بخاریہ سے زیادہ نہیں کہ اس کی اللہ کی جانے ایک اور

امام بخاریہ میں ہوں اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
آپوں نے آپ ان کا فرمایا کرتے تھے

لقد جئت من بعد ابي الارض

تو ان میں سے کوئی شخص امام بخاریہ سے زیادہ نہیں کہ اس کی اللہ کی جانے ایک اور
امام ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ امام بخاریہ سے زیادہ نہیں کہ اس کی اللہ کی جانے ایک اور

امام بخاریہ میں ہوں اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

فماذا ز ابو حبيبة ا كان عالماً عاملاً و عاً ز اعداً عابداً امراً في

العلوم الشرعية ا

یہ امام بخاریہ میں ہوں اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فقیر اعجاز علیہ کے مشرق و مغرب کے ہمارے دور کا ایک نیا کلام علوم آپ کے ہندی کے ہونے پیش کا نتیجہ ہے۔

۱۱۔ امام اعظم و فقیر علوم کے پہلے مدون ہیں:

تواریخ علوم کے لحاظ سے امام اعظم و فقیر علیہ ہیں جنہوں نے علوم شرعیہ میں نہ صرف علم حدیث و فقہ اور علم تفسیر اور علم قرآن و حدیث کے ساتھ بلکہ بہت سے علوم کی ایجاد کی تھی لہذا اس کے بارے میں محدود اور کرام کے اقوال ہیں جن میں پہلا ایک اہم ترین محدثوں میں شمار کیے جاتے ہیں

محمد بن اسماعیل بن عیاض

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اول من فیزن علوم حدیث البشر بعد النبی

یسبقہ احد من قبلہ

امام ابو حنیفہ پہلے اور فقیر علیہ جنہوں نے اس شریعت اسلام کے لائق علوم آپ کے پہلے مدون کیا ہے اور آپ سے پہلے کسی کا اس بارے میں جتنا صحبت خوب لکھی ہوئی۔ امام ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تعلم هذا العلم (الکلام) و کان

یسافر مع المعتزلة ، و مع جميع اهل البدع ، و کان یعلم

اصحابہ فی الاعتقاد ، و قد صنف فیہا کتابا واقع بعضها الیاد

عامہا متحاورا و فسلفہا اهل البدع و الربیع وہی وقایع العقائد حین

علیہ اعلیٰ العباد ، و ما وقع الیہا کتاب العالم و المتعلم و

کتاب الفقه الاکبر

امام ابو حنیفہ علم کلام کو ان کا تعلق کرتے تھے اور معتزل اور قاضیوں نے دعوت کے ساتھ آپ متاخر سے بھی کیا کرتے تھے اور عقائد میں اپنے عقائد کو اس بات کی تعلیم بھی دے دیتے تھے اور آپ نے بہت سی کتاب بھی تصنیف فرمائی تھیں جن میں سے بعض تو

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۰۔ امام اعظم اور علوم شرعیہ:

امام اعظم ابن کثیر علوم شرعیہ میں جو کچھ کے عالم تھے جس کی اس زمانے میں ضرورت اور کئی نئی بات کی وضاحت کرتے ہوئے محدود اور کرام نے جو احادیث طیار فرمائے ہیں ان میں سے پہلا ایک یہ ہے۔

ابو داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں:

فانہ (ابو حنیفہ) کان عالماً ، عابلاً ، ورعاً ، واحداً ، علیاً ،

اماماً فی العلوم الشرعیۃ

یاقہ امام ابو حنیفہ عالم باہل تھے عقلی اور ہر ماہر تھے اور تمام علوم شرعیہ میں امامت کے درجے پر فائز تھے

امام اعظم کی دعوت علمی کے کئی گاتے ہوئے امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

احضر من ان اصولہ من الفک ان اباحنیفہ لم یکن لہ خبر لافہ

بغیر الفقه ، حافظ اللہ کان فی العلوم الشرعیۃ من التفسیر و

الحدیث و الاقا من العلوم الاشیئ و المتطابیس حکمیۃ بجرأ

الاحتیاز و اماما لا یشاری

اس بات سے یہ بیز کر رہے ہیں کیونکہ امام اعظم کو علوم حدیث کے مدون کوئی معلومات نہیں دیا جاتا بلکہ امام اعظم نے تمام علوم شرعیہ میں علم تفسیر میں علوم حدیث میں امام تھے ہی، لیکن علوم ہر دو میں علوم تفسیر میں اور علوم حدیث میں آپ کیسا ایسے کر کے اس نے کئی ایسی ایجادیں کیں کہ کرام امامت کے بارے میں خوب پتہ لگنے لگے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

العلو برأ و بجرأ ، شرفاً و غرماً ، قرماً و نعلماً من جللہ وحی اللہ

ہیں انکا کہیں حدیث میں سے کلامی یہ معنی اور گروہوں کو کہنے سے پائی میں حدیث میں یا حدیث
قہری (شکر و تہنیت) میں کے عراقی کے لئے کے وقت فتویٰ آیا اور اس سے پہلے آیا تھا
یہ حدیث کی تصانیف میں سے کتابیں ہمارے ہاتھ آئی ہیں ان میں سے احادیث احسن اور
توابعیہ ہیں۔

امام عراقی کہتے ہیں۔

ان احادیث اول من دون علم الشرع و درودہ ابو ایوب

والہ امام ابو حنیفہ پہلے نہیں ہیں انہوں نے علوم شرعیہ کا کتاب کی صورت میں مرتب
کیا تھا۔

امام زین ابی کبیر کہتے ہیں۔

ولذا تصنف الشافعی حیث قال من اراد ان یتبحر فی الفقہ
فلیستقر علی کتب اہل حنیفہ ان لم یکن للامام کتبا فلا ین شہ
بیشرو الامام الشافعی

اس نے امام شافعی نے تصانیف کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص علوم فقہ میں مہارت
مائل کرنا چاہے اس کا جاننا کہ امام اہل علم کی کتب کا مطالعہ کیا کرے اور اگر امام اہل علم کی
کوئی کتاب ہی نہیں ہے تو امام شافعی کی کتاب کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

۱۲- امام اہل علم کا دست میں مقام و مرتبہ۔

امام زین ابی کبیر نے اپنی کتاب فی ایادہ الفقہاء میں لکھا ہے کہ امام اہل علم سے
تکلیف کرتے ہوئے اشارہ فرماتے ہیں۔

وہو ابو حنیفہ کالتصنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اجر و اجر من
دون الفقہاء و الفقہاء و فرغ احکامہ علی اصولہ الی یوم القیامۃ
وقال محمد علی الراغبی علی حاشیہ وجہ شہہ بیہما ان کلا
بیہما ابتدا امر او لم یسل علیہ و قالک ان ابو حنیفہ ابتدا علومین

الفقہاء و کان قبلہ معطوفا فی الصدور او ابو بکر و رضی اللہ عنہ
ابتداء بجمیع الطرق بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم بمتشورا
عمر رضی اللہ عنہ او قبل وجہ الشیخہ بیہما ان التصنیف اول
من امن من الرجال و اما حنیفہ اول من دون الفقہاء

امام ابو حنیفہ کی مثال حضرت ابو بکر صدیق کی جانتے ہیں علم فقہ کا اور اس کی تہذیب کا
اور آپ کے لئے جو اور علم اس کی تصانیف کرے گا اور آپ سے تک جہان کی فروع جات پر
امانات کو مرتب کرے گا ان کا اور اس کی آپ حق کہے گا۔
اس عبارت سے ظاہر ہے کہ امام ابو حنیفہ نے علم میں کھانچے۔

حضرت ابو بکر صدیق اور امام ابو حنیفہ دونوں میں جو بنا جیت یہ ہے کہ آپ دونوں کے
دانشوں سے علم فقہ نے اپنے کاموں کی ابتدا فرمائی ہے۔ دیکھو انہوں نے کہا کہ ان میں سے
کونسا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے سب سے پہلے علوم فقہ کو بیان کیا ہے دیکھو ان سے پہلے یہ
انہوں کے ہاتھوں میں کھو گئی تھی طریق حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے علم فقہ
علمی و علمی و جہات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جہات کے قرآن کریم کو جمع کرنے
کی ابتدا فرمائی اور اس کے بعد سے میں ایک دانستہ ہو گئی ہے کہ ان دونوں حضرات کے
دوران میں جہاد ہو رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انگریزیوں میں سب سے پہلے ایمان لانے
اور امام ابو حنیفہ علم فقہ کو بیان کرنے والے پہلے شخص تھے۔

۱۳- امام اہل علم بہت ساری کتب کے مؤلف ہیں۔

وقال ابو حنیفہ علیہ السلام کہتے ہیں۔

کنت کتب اہل حنیفہ غیر مرہ کتفا کان یقع لہما ان یذات
فانہما

میں نے امام ابو حنیفہ کی کتب کو مرتب کر رہا تھا میں سب کتب میں کوئی اضافہ نہ
تھی ان کو گننا ہی کرتا تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اقبال کہ ان لوگوں کے ہیں۔

ان کے اسلام بذکر فی تصانیفہ لفظ وسبعین الف حدیث ، و التصب

الاکثر من اربعین الف حدیث

یادشہ امام صاحب کی تصانیف میں ستر ہزار سے زیادہ بابا ہیں جس میں سے بعض صحیح ہیں اور ان کی احادیث میں سے آٹھ ہزار فی کتاب چالیس ہزار احادیث میں مشتمل ہیں۔

اقبال حدیث احادیث بھی فرماتے ہیں۔

و التصب (ابو حنیفہ) الاکثر من اربعین الف حدیث ، وهو غیر

کتاب الاکثر لمحمد بن الحسن الشیبانی

امام ابو حنیفہ نے اپنی کتاب الاکثر میں چالیس ہزار احادیث نقل فرمائی ہیں اور یہ

کتاب ۱۲۰۰ صفحوں میں لکھی گئی ہے۔

امام محمد بن ابی یوسف نے اس میں مشتمل کے ساتھ نقل فرماتے ہیں۔

اول من کتب کتب فی حنیفہ احمد بن حنبل

پیچھا محمد بن اسماعیل نے امام ابو حنیفہ کی کتب بھی لکھی ہیں اور اس میں میرے

حاضر فی الحدیث و الفہم لکھی فرماتے ہیں۔

فبان قلت لیس لایس حنیفہ ورحمة الله علیه کتاب مصنف

قلت : هذا کلام المعزلة ، و دعواهم انه لیس له فی علم الکلام

لتصنيف ، و هو جهل بذاک لکن ظنی ان یكون الفقه الاکثر و کتاب

العالم و المتعلم له ، لانه صرح فيه باکثر قواعد اهل السنة

و الجماعة ، و دعواهم انه کان من المعزلة ، و ذاک کتاب

لاسی حنیفہ البخاری لاله ، و هذا غلط صریح ، فان روایت بخط

العلامة مولانا شمس الملط و القین لکن ذری العباد علیین

کتابین و کتب فیہا التعمد لاسی حنیفہ و قالوا لعل علی ذلک من

المشائخ ، و من تصانیفہ کتاب الرخصة الاصحابہ فی مرض

الموت و قد شرح الفقه الاکثر و فی حنیفہ و صحابہ

بآثارہ کے کہ امام ابو حنیفہ کی تصانیف کہ روایتی کتاب ہیں؟

نہیں جواب میں کہیں گا کہ امام ابو حنیفہ نے، اور ان کا یہ دعویٰ ہے کہ امام ابو حنیفہ کی

تصانیف شہادتوں کی کتاب ہیں، اور ان کی اس بات سے فرس یہ دعویٰ ہے کہ امام اعظم کی

کتاب ہی ان کو اور عالم باسلم کی امام صاحب کی تصانیف ہونے سے لگی کرتا ہے جس میں

کیونکہ ان کتب میں اصل احادیث و روایات کے اکثر اصول بقا اور کراہت کہا گیا ہے جبکہ

مخبران کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ مخبران کے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب ابو حنیفہ بخاری کی

تصانیف ہے، اور یہ بات اہل فہم ہے۔

کیونکہ اس نے جس مسئلہ کو اپنے حکام و تابعی کو اپنی امام صاحب جان کے کتاب میں،

اس وقت سے ۱۰۰۰ ہے، ایک مخبران اور محدث تھے، اسکے ہاتھ سے ان دونوں کتابوں پر کما

ہوا دیکھا تھا کہ یہ دونوں کتابیں ابو حنیفہ کی ہیں اور مشائخ کا اپنی بات یہ دونوں سے اتفاق

ہوا ہے، اور امام صاحب کی تصانیف میں سے کتاب الوصیہ بھی ہے جو آپ نے مرض

الفاصلہ میں تحریر فرمائی تھی اور میں نے جو تفسیر ان کی کی شرح لکھی ہے اس کے ضمن میں امام

صاحب کی بعض اور کتب کی شریعت بھی لکھ دی ہے۔

امام ابو اسلمہ نے اپنی کتاب اصول الدین میں فرماتے ہیں۔

وقد صنف (الامام) فیہا (علم الکلام) کما وقع بعضها فیہا ،

و بعضها صحیحاً و بعضها اهل البدع و الریغ و معاً وقع فیہا کتاب

العالم و المتعلم ، و کتاب الفقه الاکثر

آپ نے علم کلام میں بہت سی کتابیں تصانیف فرمائی ہیں جن میں سے بعض اور

عام سے ہاتھ لگی ہیں، اور ان میں سے اکثر اصل حدیث اور روایتوں سے پائی ہیں اور

ان کی روایتیں بھی اور ان کی تصانیف میں سے روایتیں عام سے ہاتھ لگی ہیں جن میں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

انما ہوا ہضم اور دشا کر رہی۔
 خلق ہے انظر آتے ہیں۔

حکمی بعض الفوائد لغوی العلم صاحب التصانیف عن الامام
 طر زبانی الحنفی اہل قال فی شرح النووی:

ان الامام ابنا حنیفہ رحمہ اللہ علیہ صنف ۱ : کتاب العالم
 والمستعمل ۲ : کتاب الترمذیۃ وهو کتاب بعدہ ابی عثمان بن
 ابراہیم ۳ : کتاب الفلک الاکبر ۴ : کتاب المقصد فی
 دغلی الصراف ، ویزید علی الفلک ۵ : کتاب الوصیاء فی
 العفانہ ۶ : الوصیۃ لہ لایام ابی یوسف علی تالیف صاحب
 الاشیاء والطاهر تماماً

بعض نیکو عالم صاحب تصانیف انہوں نے امام زبانی علی سے نقل کیا ہے کہ وہ
 شرح زبانی میں فرماتے ہیں کہ امام حنیفہ نے جو کتابیں تصنیف فرمائی تھیں ان میں کتاب
 انما ہوا ہضم ، کتاب الترمذیۃ ، کتاب الفلک الاکبر ، کتاب المقصد فی
 علم الصراف میں کتاب المقصد ، ابو یسحاق علی علم نے اس کے علاوہ کتاب الوصیاء ، علم
 عفا کر میں ، اور وصیۃ امام ابو یوسف میں کتاب الوصیۃ اور الفلک الاکبر اور شرح زبانی
 فرماتے ہیں۔

۱۴- امام عظیم کی حلیہ لغات:

امام صاحب کی مختلف علوم میں متعدد تصانیف ہیں جن میں بکواسلہ اور کوثریہ علوم
 ہیں ، جیسا کہ علم اہل علمین میں ہے ، کہ جان تو کہ امام صاحب کی تصانیف علم کلام میں ہیں
 اور فقہ میں بکواسلہ صرف ، اور یہ اس کے علم ہیں ، چنانچہ اربعی خاکستر و زبانی میں نقل کیا
 جاتا ہے

۱- کتاب الترمذی : یہ کتاب امام ابن ابی عمیر ان کی کتاب الترمذی کے بارے ہے۔

۲- الفلک الاکبر : یہ کتاب امام ابن ابی عمیر ابو حنیفہ کی روایت سے منقول ہے ان کی
 ایک علیہ طیاریا ہے جس کے نام صاحب کی تصنیف ہونے سے ان کا نام ہیں
 یہ کتاب مطوع احمدی ہے اس کے تصنیف نے ابن ابی عمیر سے روایت سے کتاب سے
 بہت معمولی سافرٹی ہے اور ابن ابی عمیر نے اس کا مسئلہ دہلی طبع علی اصطحاب علم کے
 دہلی کر رکھی ہے اور ان کے اس کتاب سے ابن ابی عمیر نے کتابیں مندرجہ کر رکھے۔

اور ان کی یہ کتاب شرح ہے ابن ابی عمیر نے اسے ترمذی کر کے نقل بھی ہے
 اس وقت زبانی کی تصنیف بیان کرنے کی ضرورت ہے اور ان کے امام صاحب کی
 تصنیف کے ثبوت کے بارے میں ابن ابی عمیر پر بحث کی ضرورت ہے۔

اس مسئلے میں ابو حنیفہ کی بارگاہ تصانیف کا مزید کتاب ہے۔

۳- الفلک الاکبر والفلک الاوسط : یہ دو امام ابو حنیفہ علی کی روایت سے منقول ہے
 اور اصل میں یہ کتاب ایک ایک الفاظ ہے اور ان رسا کی تحقیق ہے کہ یہ ایک مکالمہ ہے
 امام صاحب اسی کے قرینہ و اصلاح علی ابن ابی عمیر نے کہا میں جانتا ہوں اور ان زمانے کے
 طریق تعلیم میں سے ایک طریق تعلیم تھا جس کو ہم میں وہی نقل میں نقل کیا ، کیا تھا۔

۴- کتاب الترمذی علی الفلک : یہ کتاب دہلی مطبوعہ حلیہ میں ہے اور اصل اس کا
 اس کے بارے میں کیا ہے کہ یہ ایک الفاظ کا ایک مکتوب ہے۔

۵- العالم والمستعمل : اس کتاب کے دہلی مطبوعہ حلیہ میں ہے اس کے دہلی تصنیف کتاب امام
 ابو حنیفہ کی تصنیف میں علی ابن ابی عمیر کی ہے۔

۶- کتاب الوصیۃ : یہ امام طیاروں کے تصنیف ہے اس کے بارے میں ترمذی اور زبانی
 ۷- الوصیۃ : یہ آپ نے امام ابو یوسف الترمذی ۱۴۸ کے نام ترمذی اور حلیہ مطبوعہ
 اور دہلی ہے۔

۸- الوصیۃ : یہ امام امام صاحب نے اپنے شاگرد امام ابو یوسف سے نقل کی حلیہ ۱۴۸
 کے نام ترمذی اور حلیہ مطبوعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۹- الوجیہ: یہ آپ کے اپنے تمام دستاویزات کے نام لکھ کر لکھی گئی

۱۰- الوجیہ

۱۱- الرضا: ابو نوح بن مریم الجامع

۱۲- الشریف: یہ دارالامام صاحب کے اپنے شاگردوں کی کتابوں پر لکھی گئی ہیں اور اس میں مندرجہ بالا کی تفصیل فرمائی ہے اور دارالامام صاحب پر الامام لکھا جاتا ہے کہ آپ سر سبز تھے اور آپ کے بذات اللہ اوقات کی احسان فرمائی ہے۔

۱۳- کتاب فی اختلاف الصحابہ

۱۴- کتاب الجامع

۱۵- کتاب المحتاج فی السموات

۱۶- کتاب الطریق: امام ترمذی کے عنوان علم الترائف میں سب سے بڑی کتاب گئی ہے آپ کے تالیفات پر لکھی گئی۔

۱۷- کتاب الشروط: اس سے پہلے ہی کتاب میں مندرجہ بالا کی گئی تھی

۱۸- کتاب الصلا: اس کتاب کا نام کتاب امر الہی ہے۔

۱۹- کتاب الترائف: سب سے بڑی کتاب ہے جو صحیح ترمذی کی گئی تھی اس کا نام کتاب الترائف ہے جس سے اتفاق اہل اہل اہل اہل لکھے گئے ہیں

۲۰- کتاب الترمذی

۲۱- کتاب الرد علی الازعمی

۲۲- کتاب الحج: دو کتاب المناقب یہ کتاب آپ کے امام شیخ ترمذی کے اہل اہل اہل کے لئے لکھی گئی۔

۲۳- کتاب: فی ان اللہ فی النساء دون الازعمی

۲۴- احکام من المناقب

۲۵- المقصود: یہ کتاب علم الترائف میں سب سے بڑی تالیف ہے اور اس کی حدود

شروحات ہیں۔ یہ کتاب ترمذی اور پاکستان اور مصر میں سے تالیف ہو گئی ہے۔

۲۶- کتاب الاوسط

امام صاحب امدادیہ مبارک کے محدود نسخوں کے مصنف تھے جن کی تکمیل صحابہ زویل میں ہے۔

امام صاحب نے شیخ ابو یوسف صریحاً لکھا ہے کہ:

اس بات پر کوئی شک نہیں کہ امام صاحب سے امدادیہ کے کئی نسخے محفوظ ہیں آپ کی سزا ہے:

(۱) حسد کلاہی: مؤلفہ احمد بن محمد بن خالد بن علی وغیرہ ابو یوسف کلاہی

(۲) حسد اصفہانی: مؤلفہ امام حافظ احمد بن عبد اللہ بن احمد ابو نعیم اصفہانی متوفی ۳۰۲ھ

(۳) حسد ایلوی: مؤلفہ امام حافظ حسن بن زیاد ابو علی ایلوی متوفی ۳۰۲ھ

(۴) حسد نعمانی: مؤلفہ امام حافظ شاذان احد، حماد بن ابی حنیفہ نعمان بن ثابت متوفی ۳۱۰ھ

(۵) حسد بخاری: مؤلفہ امام حافظ عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن حازمی ابو محمد بخاری، معروف عبد اللہ الاستاذ، متوفی: ۳۱۳ھ

(۶) حسد جرسانی: مؤلفہ امام حافظ اصحاب جرح وعتیق عبد اللہ بن عدی ابو احمد جرسانی

(۷) جامع سفدی: مؤلفہ امام حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی حوام ابو قاسم سفدی متوفی ۳۱۳ھ

(۸) حسد اصفہانی: مؤلفہ امام حافظ عمر بن حسن اصفہانی

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹) مسند مظفر : مؤلفہ امام حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن موسیٰ بن محمد ابو العیوب متوفی ۲۵۶ھ

(۱۰) مسند سیفی : مؤلفہ امام الفاضل محمد بن عبد الباقی بن محمد ابن کتب بن صالح الکاتب الانصاری مؤلفہ ابو بکر المعروف قاضی نازستان متوفی ۲۵۳ھ

(۱۱) مسند سیفی : مؤلفہ امام حافظ محمد بن حسین بن محمد العسری ابو عبد اللہ مسند حنفی بلخی متوفی ۲۵۶ھ

(۱۲) الجامع : مؤلفہ امام حافظ محمد بن الحسن ابو عبد اللہ

(۱۳) مسند شیخی : مؤلفہ محمد بن الحسن شیخی متوفی ۱۵۹۲ھ
(۱۴) کتاب الاکار : مؤلفہ امام حافظ علیہ محمد بن الحسن شیخی متوفی ۱۵۹۹ھ

اور امام ترکی معروف علم فقہی شافعی میں سے اسماء الزیادت الزیادت اور زیادت چنانچہ سیرا چنانچہ سیر سیر سیر سیر اور یہ کتب ہیں جو کتب فقہی کے اصول اور آیات میں شمار ہوتی ہیں اور چار کتابیں راویات از راویات آبادیات کی کتابت فقہی کی فرما دیتے ہیں

(۱۵) مسند بھٹوی : مؤلفہ امام حافظ قاضی بھٹوی بن ابو العیوب ابو یوسف انصاری متوفی ۲۵۳ھ

(۱۶) مسند طبری : مؤلفہ حافظ ابو بکر بن طبری
(۱۷) مسند بنگوری : مؤلفہ حافظ ابو علی البنگوری (اور آپ کی سب سے آہلی مستند ہے۔)

۱۶- امام اعظم کی وفات :
امام صاحب کی وفات کے بارے میں اکثر تاریخ نے چار مختلف روایات نقل کی ہیں

ان میں سے پہلی روایت ہے کہ امام صاحب کو شیخ بن علی اور ایسی ہی کئی کئی جگہ سے چار چار اکثری کے پر کی اور ان کے اہل کو یہ سن چھڑ گئے۔

دوم روایت یہ ہے کہ حضور نے امام صاحب کو اپنے سے آزاد کر کے اپنے پاس گل میں قیام پر مجبور کر دیا اور کئی کئی شخص سے عداوت پر پابندی عائد کر دی تھی اور اس طرح امام صاحب کو لدا آزادی میں اطلاق کر گئے۔

سوم روایت یہ ہے کہ حضور نے چاہا کہ آپ سے چھٹی چار اہل تہذیب کے آپ کو دربار خود پر چار دیاں سے آپ کی وفات ہوئی : یہ دسے سونہین کے پاس لدا پر مشہور اور اکثر لوگوں کا خیال بھی اسی رائے کی طرف ہے۔

چہارم روایت یہ ہے کہ امام صاحب کا حضور سے اختلاف ہوا تھا جس پر پھر شیخ سرائت ہو گئی تھی اور امام صاحب اپنی رعایت لکھی موت اس دنا سے جسے دوست ہو گئے۔

اس پر سب سے غلط روایت یہ ہے کہ امام صاحب کی وفات کے بعد آپ طرف سے حضرت کے ساتھ حضور کی بیٹی کے نام پر صوم خلیفہ کو اپنی قبرستان خیرا میں دفن کے لئے اور میرا گاہ کا جب یہ ہے کہ یہ دسے دوست ہے کہ امام صاحب نے علم عقائد میں مہتمم ایک ہی دست نامہ کر کے فرمایا کہ امام صاحب نے اپنی مرض وفات میں فرمایا تھا اور اس وصیت سے کہ اللہ اس وصیت کی اجازت سے فرمادے۔ اللہ تعالیٰ ہم باصواب امام صاحب پر دہرہ العباد کی شہادت دے اور ان وارثانی راہی ملک دوم ہونے اور ہر دو کے معروف خیرا میں دفن فرمائیں ان کے لئے اور وفات کے وقت آپ کی قبر مبارک نہ اپنی رعایت کے مطابق ہوئے ہوں تھی اور آپ کی قبر مبارک آج بھی بغداد کے کفل العظمیٰ میں عراقی قاسم عام ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

شیخ اشکبارہ، ابو اسماعیل بن الامام ابوحنیفہ، امام حماد رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مختصر حالات زندگی

امام حماد کا نسب:

آپ کا اسم گرامی مازن بن حاکم اور کنیت حسان اور اکابر کا نام ابوحنیفہ تھا اور آپ کی کنیت ابو اسماعیل تھی اور آپ کی ولادت کے بارے میں جاتی ہے کہ کوفہ میں تھی کیا جاسکا کہ آپ کے خاندان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ بن حاکم بن حاکم کے سوا بی بی سے تھے لیکن آپ کے بیٹے امام اسماعیل کا کہنا ہے کہ ہمارے خاندان میں کبھی کبھی بعض بی بیوں سے بھی

آپ کا حصول علم:

آپ نے زیادہ تر علم اپنے والد کرم حضرت امام ابوحنیفہ سے حاصل کیا اور انہی سے محدثی حدیث کی ساری ساری روایت کی جانتے ہیں ہی سے اللہ انہی سے تھے۔

آپ کی تعلیم و تربیت:

آپ فقہیاری مضمون میں امام اعظم کے ساتھ امام ابو یوسف و امام محمد بن مسلم بن عیوبی اور امام زکریا و مسلم بن زبیر کے بیٹے میں شمار کیے جاتے تھے۔

اور آپ نے بعض روایے کے ذریعہ بتا دیے ہیں کہ امام ابو یوسف کا شمار اپنے وقت کے صرف

اہل بیت سے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی جوانی میں ہی پر شہرہ کرتے ہوئے امام کردی فرماتے

تھا

ان الغلب علی حماد، العین والورع والفقہ وکتابہ الحدیث
المصاب: ۱۲: ۳

کہ امام حماد پر علم، عین، تقویٰ، علم حدیث کے ساتھ ساتھ کتابت حدیث کے فن میں بھی کامیاب تھا۔

اور ان بات کو فراموش نہ کرنا چاہئے کہ امام حماد نے اپنے اہل خانہ میں ہی پڑھائے تھے۔
وکان الغلب علیہ العین والورع والرهه مع علم بالفقہ وکتابہ
الحدیث (الامامین ص ۱۱۱)

کہ امام حماد کے حواص میں علم، عین، تقویٰ، ہی پر کاری اور علم حدیث کے حصول کے ساتھ ساتھ کتابت حدیث کے فن میں بھی کامیاب تھا۔

دراستہ ہو کہ اس زمانے میں علم میں سے مراد علم حدیث ہی حاصل تھی یا علم فقہ کی مراد لے جاتے تھے، لیکن یہی علم کے نام ہیں، اور فقہاء ان میں فقہاء مشہور ہوتے رہے ہیں۔

آپ کی اولاد و امثال:

امام حماد کے اولاد میں ان کے چار بیٹے تھے جن میں سب سے بڑا امام اسماعیل تھے اور آپ کی جد سے ہی امام حماد اپنی کنیت ابو اسماعیل کرتے تھے اور باقی بیٹوں کے ناموں کی امام ابو یوسف، امام محمد بن مسلم بن عیوبی اور امام زکریا تھے اور یہ بھی اپنے وقت کے علمائے نظام میں شمار کیے جاتے تھے اور انہی سے حدیث تھی نے علم حدیث کی اہمیت اور اپنے والد کے کوشاں کو کام کرنے والے باخلف جاہلین ثابت ہونے سے حدیث فقہ حوالے سے اس سب سے ان کی اہمیت کو تسلیم کیا جاتا تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ کی ظلمتِ ہاشمیہ میں کوششیں۔

امام زاد کے صرف خلاف میں آپ کا تعلق ہے اس کا کل اہل شمال ہے علماء ازبکستان
بما معنی علماء نے آپ سے صلہ علم کے ساتھ کسبِ شعرا فرمایا۔

امام زاد کی عملی زندگی پر پروردگار کی قسم اس لئے کوئی بد نہ ہو آپ کے سامنے ہم
برائے کی برائت نہیں کر سکتا خدا اور اگر ایک بار کوئی شخص اس قسم کی برائت کا مظاہرہ کر لیا تو
آپ اس کی غیب اور دولت فرمایا کرتے تھے آپ کی عملی زندگی پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت
عین الدیلمی فرماتے ہیں:

كان حمزة شديداً على اهل الجهاد . ويكسر عليهم الاوتاب .
ويصحح عليهم بوجه . لم يكن يسير ذلك لحدائق المتكلمين

(حدیث کردی ۱۶۳۴)

امام زاد اہل جہاد کی مخالفت اور ان کی تفریق میں بڑے مستعد تھے اور ان کی طرف
سے کئے جانے والے عقل سے عقل اعتراضات کا انہوں میں جواب دہہ کرتے تھے
خبروں کی مخالفت میں ایسے دلائل کا علم کیا کرتے تھے جو علم عام کے دائرے سے باہر ان
کے لئے بھی ان مسائل کا جواب دہ آسان نہ تھا۔

آپ کی عملی زندگی:

امام زاد نے باوجود کرم کی دولت کے بعد عملی زندگی میں اپنے علوم فقہی مہارت کی بنا
پر مشورہ تھا ان پر فخر کرتے تھے لہذا دورانِ فقہاء آپ اپنی امتیازت کے خوب ہی روزگار
رہے تھے اور ان میں ان میں ان میں آپ کی دانہ دہی اور مہارت پر کئی ترقی ہوئی تھی گی۔
اس لئے کہ ان میں وہاں اختلاف فرماتے ہیں:

استفسر حمزة علي النكولا بعد فاسم بن يعقوب . لم علي بخداد
كفها . لم علي الصرا . لم يزل علي ذلك حتى اصابه الفالج .

فاسم بن ابي الاصم الف قائل له

امام زاد کو امامِ قاسم بن حسن کی مخالفت کے بعد پہلے آذوقہ کا داخلی مشورہ کیا گیا اور اس
کے بعد آپ کو امام سے بخداد کا داخلی مشورہ کروایا گیا اس کے بعد پھر وہاں کا داخلی بھی کھنڈر
کروایا گیا اور آپ اسی منصب پر فائز ہو کر عدل و انصاف کے فیصلے فرماتے رہے یہاں تک
کہ آپ پر کافی کا حملہ ہوا جس کی بنا پر آپ نے امامتِ خلافت سے مستعفی چاہی بقول
کتاب کی بنا پر آپ نے راجعہ فرماتے کا فیصلہ فرمایا۔

امام زاد اور امام جریج وقتول:

آخر عدیث کے اہل حجاز نے اختلاف کے خلاف شروع سے ایک خاص قسم کا اتحاد پایا
جا تھا جس کی وجہ سے امام زاد جہاں کی کتب میں امامِ قاسم سے بڑے بڑے اہل اسلام
پر یکتا اور بڑھ چم کی طرح وقار کو بھی روا رکھا گیا ہے اسی طرح علم ہی کے اصول
کتب میں اختلاف کے بعد عدیث سے روایت نقل کرنے میں جس کوئی کا مظاہرہ کیا گیا
ہے وہاں ہی تاریخ کے صفحات میں اس طرح کا اصول کی صورتیں علم کے طبقہ کے لئے لیا گیا
تھی۔

میری ابن ہاشم سے ہو سکتا ہے بعض اہل علم کو ذرا کوئی محسوس ہو کر میں بڑے اہلی
رہنے کے لوگوں پر تکیہ کر رہا ہوں لیکن باطلِ اصمیر ابن ہاشم سے کئی شخص پر تکیہ یا شخص
خبر میں بڑھ چلتے حال سے خوب کثرتی مطلب ہے اس سلسلے میں سب سے بڑی
بہائشانی یہ ہے کہ کثیر اختلاف کے سر شیل امامِ قاسم نے باوجود اس قسم کی طرح وقار سے
مخالفانہ دیکھنے کا یہ کہ امامِ قاسم کے بعد امام زاد نے امام زاد میں سے ہی جانے؟

اہل میں اولیٰ کے جانے والے ہی کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ امامِ قاسم نے اپنی مہارت
نے کئی کئی صفحات کا نمونہ کرنے کی طرح سے امام زاد کو اپنی کتاب اور فقہی میں نقل
کہا ہے مہارت بھی کہ ایک صفحہ کما گن بعد میں ہی پر طرح کرنے کے لئے کوئی ایک صفحہ
بھی پھر میں نے؟ یہاں کوئی بے شک کہ حضرت آپ کو اپنی دہی کو کوئی جانے کی ضرورت ہی
کیا ہی تھی؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے بعد اہل اسلام میں سب سے زیادہ اجماع کی جادوی ہے اس کے بارے میں ہم ائمہ
 جامعہ کو بھی مطلع ہوگی جس میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ انوں کرنے کی جوئے میں کی اصل
 حقیقت ہی معلوم کر لی جائے لیکن بعض غیر مسلم علماء نے ان اقوال کو کتاب کہہ کر اس طرح
 نقل کرنا ضروری سمجھا ہے اس قسم کی باتیں انہوں میں پھیلانے اور آگے سے آگے جان
 کرنے میں ان کے لئے کوئی خاص نیت کی کوئی شرعی دلیلی ہے امام احمد پر ہر مسلمان امام
 لگانے کے ہیں۔

پہلا یہ کہ آپ کا نقل قرآن سے ہے تو؟

دوسرا یہ کہ آپ مسئلہ نقل قرآن کے مسائل تھے؟

پہلے امام کی حقیقت ہے کہ اس طرح امام احمد پر امام کا کیا وہاں پہلے نقل پر امام
 لگا کر یہی طرح ان پر بھی لگا کر یہ اماموں سے جدا ہے کہ وہ میں میں کی روایت امام احمد
 سے مختلف نہیں تھی اور اس کی اصل حقیقت جاننے کے لئے امام احمد کا رد انہوں نے
 جنون ہی کے نام پر کر لیا ہے اور اس میں مستند ہمارا کی حقیقت اور آپ پر امام لگانے
 جانے اور اس کے جواب میں دیکھی طرح واضح کیا ہے۔

اور امام احمد نقل قرآن کا اس مسئلے کے بارے میں بھی آپ کا موقف یہ واضح تھا
 آپ قرآن کریم کو نقل قرآنی کا کام ہونے کے لئے ہے لہذا نقل نہیں جانتے تھے اور وہ اس
 کے ساتھ قرآن کی دلی نقل نہیں سمجھتا تھا یہی وجہ ہے چنانچہ یہ وہاں لکھتے جاتے تھے
 اور یہی نقلی حقیقت ہے اس لئے کہ صحیح نقل کا مادہ ہے اور یہ ہے کہ وہ صحیح ہے کہ
 صحیح میں صحیح نہیں ہو سکتی اور صحیح مادہ اختیار نہیں ہو سکتا اور صحیحی ہے کہ کاتب
 یہی دیکھ کر قسم لیا کہ ایک حقیقت تھا کہ کوئی حقیقت نہیں لکھ سکتا جس پر بعد میں کہو
 کہا گیا اور مختلف ایک وقت آئے کاتب وہ امام احمد کے ہوتے میں صحیح اور امام
 احمد ہا کہے گی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

امام احمد کی تصانیف:

امام احمد نے امام احمد سے صحیح کتب تصانیف کی ہیں اور متعدد کتب کے مصنف آپ
 جامعہ تھے۔

- (۱) کوئی کتاب ہے امام احمد سے آپ نے روایت کی ہے وہ صحیح امام احمد ہے جو
 وہی بھی صحیح نہیں بلکہ صحیح اہل میں ہے اور وہی کی مختلف روایتوں میں صحیح ہے اور
 ترکی میں صحیح ایک قسمی ہے کہ ان کا کوئی شہادت ہے کہ اس میں صحیح ہے
- (۲) امام احمد کی امام ترین کتاب تھا کہ ہے میں کی روایت امام احمد نے اپنے والد
 امام احمد سے روایت فرمائی ہے۔

یہاں تھا کہ ہے میں کو امام احمد سے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اہل صحابی کی
 شرح والے نسخے کے نام سے صرف ہے اور

- (۱) سب سے صرف شرح اہل صحابی نے بھی ہے جو صرف و متداول ہے اس
 میں طبرستان کا حواشی ہے کہ کاتب کے مسائل میں روایت صحیح کے ساتھ ساتھ اصل تک
 مسائل صحیح کا بھی ساتھ میں کر کے میں مشتمل کیا گیا ہے۔
- (۲) ایک شرح صحیح امام احمد سے بھی ہے میں کی حدیث صحیح اور مسائل نقل علیہ اور
 اسلامی کی کے ذمہ ان ہے اور یہ ایک اہل صحابی میں شرح ہے جو علماء کے کے حدیث میں اور
 خاص طور سے علماء اصحاب کے ہیں اور یہ ہے کہ حدیث کی حال ہے اور اس کا
 اگرچہ یہ زبان میں بھی ترجمہ ہے اور ہے۔

(۳) ایک شرح امام احمد نقل اصل شرح تھا کہ "میں نقلی کوئی یہاں ہے
 اس کی زبان صحیح اور مسائل اور نقلی ہیں یہ وہی ہے کہ امام احمد سے پہلے کی صحیح
 اور ہی ہے۔

- (۴) ایک شرح اور امام احمد کے نام سے صحیح اصحاب کے ساتھ میں صحیح اور صرف
 ہے جنہوں صحیح اور صحیح ہے کہ ان کو روایتی اور ان کے امام روایت ہے۔

(۵) ایک شہزادہ کو رومہ مولا نے انھیں سے کھنسی ہے جس میں اعلیٰ طبیب کی جانچ سے
کے ضمن میں اطلاع کا مرقی کیا گیا ہے کہ ہم نے اپنی شہزادگی میں بھی کھنسی کا علاج کر دیا ہے
اعلیٰ طور پر ایک منہو شہزادے سے ہزاروں اوقاف سمونے سے اس کو بچ کر دیا کہ کھنسی کی دوا چھٹی
منہو۔ سارا بے تکلف منہو میں کھنسی کر کے برہمن کے آڑ میں سوجاتا ہو۔ نہ ہتھو گھٹے کے
تھو۔

(۶) ایک فارسی زبان میں شہزادے جس کے مصنف کا نام سواد مولا اعلیٰ فرنگی اعلیٰ
کھنسی ہے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ اس نے کھنسی کا علاج کر دیا ہے یہ کھنسی دوا چھٹی منہو شہزادے ہے۔

(۷) ایک شہزادہ سواد اعلیٰ نے جس میں اعلیٰ طبیب کے شہزادگی میں کھنسی ہے
اس کو اگر دوسرے سے اطلاع میں دیا جائے کہ وہ شہزادے کو اس کا علاج کر دیا ہے تو وہ پھانسی
کھو۔

(۸) ایک تیسری صوفی مولا نے سواد اعلیٰ نے کیا ہے وہاں چھٹی منہو زبان سواد ہے
طیور ہے کہ سواد اعلیٰ کے ہاتھ سے چھٹی ہے۔

(۹) ایک تیسری صوفی زبان میں سواد اعلیٰ نے کیا ہے وہاں چھٹی منہو زبان سواد ہے
فرض ہے کہ اس میں وہاں کے سادھن کے اعلیٰ طبیب نے کیا تھا اس کا سواد اعلیٰ نے
اعمال سے شائع کیا ہوا ہے بہت منہو ہے

(۱۰) اس کا ایک انگریزی ترجمہ سواد اعلیٰ نے کیا ہے وہاں چھٹی منہو زبان سواد ہے
چھٹی منہو ہے

(۱۱) ایک انگریزی ترجمہ سواد اعلیٰ نے کیا ہے وہاں چھٹی منہو زبان سواد ہے

(۱۲) وہاں چھٹی منہو زبان سواد اعلیٰ نے کیا ہے وہاں چھٹی منہو زبان سواد ہے

(۱) ایک منہو ترجمہ ہے کہ اس صاحب سے اس صاحب نے منہو کی ہے اس صاحب
صاحب نے منہو کے نام لیا کہ وہ منہو کی منہو میں منہو بارہا منہو زبان سواد اعلیٰ نے
جس میں منہو کے ساتھ اس منہو کے بارے میں اس صاحب کا منہو ہے کہ منہو کی منہو

جس میں منہو کی منہو کے بارے میں اس صاحب کا منہو ہے کہ منہو کی منہو
جس میں منہو کی منہو کے بارے میں اس صاحب کا منہو ہے کہ منہو کی منہو
جس میں منہو کی منہو کے بارے میں اس صاحب کا منہو ہے کہ منہو کی منہو

(۲) دوسری جو صاحب سے اس صاحب نے آپ کو منہو لرائی تھی جس میں منہو
منہو کے منہو کی منہو کی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی
کے لئے منہو لرائی تھی۔ یہاں منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی

آپ کی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی

منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی
منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی
منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی

منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی
منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی
منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی منہو لرائی تھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

امام ابو مطیع حکم بن عبداللہ غنی کے حالات و افکار

نام پلہ اور ولادت:

آپ کا نام کرامی حکم بن عبداللہ کا نام ہوا کہ کثرت ان تعلق ولادت خاندان خاندان کا نام ہے
بقام تعلق حوالہ آپ کا مشہور نام ابو مطیع غنی تھا۔

امام ابو مطیع نے امام صاحب سے فقہ اللہ وسط ولادت کی ہے جس میں کتاب کا اصل نام
ہے مگر مشورہ کے عام ہونے کی وجہ سے اس کو بھی علماء کے قلم میں فقہ الکبیر کہا جانے
لا گیا اصل نام ہے کہ امام صاحب سے وہ ابن کی محکم ہوئی کتاب فقہ الکبیر کا نام کیا
سورہ کی میں ابو مطیع غنی نے فقہ کیا تو اس دوران اس کتاب کے مصنفان پر بیجا اتنے
بائے ہوئے تھے اور امام حکم کی طرف سے اس کے نمائندہ کو یک جا کر لیا گیا تھا۔
اور اس کو بھی فقہ الکبیر کہا جانے لگا۔

دعائیں اس دعویٰ کی یہ ہے کہ اگر فقہ کبیر کے مصنفان کو نظر ثانی کر دیا جائے تو اس میں
اعتلال ہے اور ابو مطیع انی اہل کی تحصیل امام صاحب سے غلبہ کرتے اور اگر میں اسے
آتے ہیں اگر وہ ہوں میں اہل ہر تحصیل کا فرق ہے اس لئے ہم نے اپنی ایشیف محمود
ا کیورہ میں امام صاحب کی نظم کو ہم پر نام تھے اس کو لیا ہے اور نیز آپ کے ہاتھ میں
سورہ کے اس میں ہوں تھی کیورہ میں میں ہوں اس طرح یہ ہوں کتابیں دعائیں تالیفات:

(۱): الموعن المصبرا، اور (۲) منسوخة الفقہ الاکبر عربی
میں بھی کہہ جا سکے ہیں کہ اس کے متعلق کچھ نہیں ہے اس میں سے فقہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ کے ساتھ کرنا م:

امام صاحب سے فقہات اور علم حاصل کیا اور ان سے روایت و حدیث بھی کی تمام
صاحب کے علاوہ آپ کے ساتھ میں داکٹر میں اس اہلی میں اسلامیات میں مسائل و خطوں
قویوں میں ایضاً میں طہریں، دفعیوں اور مکتوبات میں بھی کے اس لئے کرامی خاص طور سے قابل ذکر
ہے۔

آپ کے معروف فتاویٰ:

امام ابو مطیع غنی کے فتاویٰ کی تعداد بڑھ چکی ہے اور ہے لیکن میں اس سے ایسی ہی
تعلق باہر مضر اور مزہبیہ میں متعلق ہوں ہی نہیں ایسے ایسے میں بھی لکھیں ہم اس طور سے قابل ذکر
ہیں اور دانے نے آپ سے علم فقہ حاصل کیا اور امام صاحب ہی ہوا کہ آپ کے وہیں میں
کمال اور علم میں دوسرا کی وجہ سے ذاتی تعظیم کیا کرتے تھے، اور وہ دانہ ہے وہ دینا کا
طہریں ہی لکھتے ہیں کہ اس سے علم فقہ کو بہتری لیا جاتی تھی۔

اور ایک لکھتے دانے کتاب آپ سے تعلق کے علاوہ ہے ہے۔

ابو مطیع غنی پر تنقید کی تو مہبت:

امام ابو مطیع غنی امام صاحب سے حدیث روایت کرنے والے سے صرف ہوا اور میں
تے ایک میں ہر انہماک اور نقل نے آپ کے فتاویٰ ہے اور آپ کا مقام مانفوق ہے، فقہ
سار اللہ بندے کے کتاب ہے جان کیا ہے، اگر یہ ہوا تو اس نے آپ پر سب سے کہنے کا
ہوا میں بھی لکھا ہے۔ مگر اس کا بھی امام صاحب سے شخص اور وقت سے ہے اور ہے اور
اس امام کی محبت سے صرف اور صرف ہے غنی کہ آپ کا امام حکم کے ساتھ کر اور غنی غنی تھا
تھا اور یہی ہی امام امام حکم پر بھی میں کی زندگی میں لکھا ہے اور یہ تھا جیسا کہ ہم گذرے
امام حکم ہیں کتاب میں اس بات کی عمل نشانہ تے کہ میں اس امام کی یاد میں نہ کہ
ابو مطیع غنی نہیں بلکہ میں ماہرین کے امام حکم کے ساتھ میں فقہات تھے میں سب پر صرف

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور صرف ان تعلقات کی وجہ سے الامام کا وہ کیا ہے۔

لیکن میں اس باب نے امام اعظم کی کتاب فقہ اکبر کے دہائی ایچ ایم ایم ایچ کی ایک جہان کی اس طرح کا نکلنا باعث ہے کہ اس طرح کی بنا پر کوئی اختلاف نہیں کیا جاتا کہ امام اعظم کی تصنیف ہونے سے ان کا رد کیا جائے بلکہ مؤرخین نے جو ان کی تصنیف کے لئے اس طرح اختلاف کی ہے وہ ہے نہ اسباب فقہ الاکبر اور اس کا تہذیب اور صرف اس لئے ہے کہ امام اعظم کی تصنیف ہی اور اس سے باعث ہے کہ وہ کتاب ان کی تصنیف کی ہی بنی تالیف ہو اور میں ان لوگوں نے اس کتاب کے ان تصنیف ہونے میں شک کا اعتراف کیا ہے ان کے دلائل میں کوئی خاص اور قابلِ حجت دلائل نہیں ہے۔

امام ابو طلیح علی پر الزامات کی چاروں شبیہ:

چاروں کی سماعت کے لئے تاجران کے ذہنوں میں یہ شکوہ نہ ہونا چاہئے کہ ابو طلیح کی قسم کے الزامات لگانے کے لئے اس بات کی وجہ سے اس لئے زور ضروری ہو جاتی ہے کہ وہ خود وہ تمام کاموں سے اس میں شاملی اور سوائی تمام کی خبر دے اور یہ شکوہ ہے کہ اس کے لئے کوئی خارجی طریق کے اور طریقہ افراد میں سے ہے اور اگر کوئی ایسا نہیں ہے بلکہ آپ پر لگانے کے لئے امام الزامات کی حقوق صرف سنی تالیف اور امام کر لے کے لئے حاصل ہیں اور سوائی ان کی طرف سے پہچانی گئی باتوں کا مجموعہ ہیں۔

(۱) ان میں ان کے بارے میں ہیں کہ:

کان من رؤساء المر جتہ ممن یصلح السن و یصلح علیہا

یہ عربی کے ایسے مردوں میں سے تھے جو سنت کو پہنچا کرتے تھے اور مردوں کی کی ہوئی باتوں کا کوئی طرف مشوبہ کرنا کرتے تھے

(۲) اس کے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں ہے کہ:

کان مر جتہ کذابا

کتاب اربعہ میں سے صحیحہ لکھنے والے اور کہ وہ لوگوں میں سے تھے

(۳) امام بخاری اور مسلم بن الحجاج نے ان کے بارے میں کہا:

ضعیف ، صاحب الروایۃ (السنن ابویں ۲۵۳۳)

یہ ضعیف ہے اور صاحب دانت ہے

(۴) ابن ہشام نے ان کے بارے میں کہا:

هو من الضعفاء خاصة ما یروونه ، لا ینفع علیہ

اس کا ضعف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ روایت دانت جان کہا کرتے تھے اس میں ان کوئی تالیف بھی نہیں لکھی تھی۔

(۵) امام ابن عسکین نے ان کے بارے میں کہا ہے:

”کیس بطنیہ“

اور کچھ بھی لکھا تھا

(۶) امام ابو یوسف نے ان کے بارے میں کہا:

”الابیہی ان یروی عنہ غیرہ“

اس سے کوئی شے روایت نہ کرے کہ اسے سب نہیں ہے۔

(۷) ابو داؤد نے ان کے بارے میں کہا:

لو کونوا حدیثہ ، و کونوا جھمما ،

ان سے حدیث کی روایت نہ کرنا ہے کہ لوگ وہ ہیں سے تھے۔

(اصول ابویں ۲۵۳۳) (السنن ابویں ۲۵۳۳)

(۸) دار قطنی نے ان کو ضعیف اور جزائیں میں لکھا ہے۔ (الضعفاء و کذابا ص ۷۱)

امام ابو طلیح علی پر الزامات کا خلاصہ:

امام ابو طلیح علی پر بیسے الزامات لگے ہیں جن کا خلاصہ کامیابی کر کے لکھا ہے اور اس کی حقیقت حال دار قطنی کی کرام کے سامنے لکھتے ہیں

ان بارے میں ایک بات واضح ہے کہ ضروری ہے کہ میں کوئی الزام یہاں میں لکھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تیسریوں اور تیسریوں سے ہوا تھا اور صرف ایک سو چھ کے کہ اس وقت اس کی پوری دنیا
شیرازیوں کی حدود سے زیادہ ترقی کی جاتی ہے ان میں کچھ ترقی یافتہ تھے اور کچھ
تقلی کے اپنے اس وقت کے علم کو ہم کو چھوڑ دیا ہے جس سے وہ اس سے جو ہوا کہ
تاریخ ساز ہیں۔ ہے ہیں اور ان کی سائنس نے اپنے زمانے میں ہی انہیں کیوں نہ
کہتے ہیں اور ان کا ایک تجربہ ہے کہ ان کے مابین مابین مابین مابین کی سوال کے
جواب میں ان کی کرشمہ کی آیت کا جواب دیا گیا ہے کہ ان کی ذہنی سے ذہنی تھی کہ وہ
کی کتابت میں نہیں لایا تھا اور ان سے آج کے دور سے مابین مابین میں ان کی حالت
پر وہ بھی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کے آثار سے بے خبری اور عدم تعلق کا بازار کے مابین ان
کہ ان کی اصلاح میں وہ سے وہ نہ لے کے چلے اور یہ ہے۔

۱۲۰۸: اصلاحیہ تعلق پر جس کے نتیجے میں ہیں

۱۲۰۹: مابین میں۔

۱۲۱۰: مابین میں۔

۱۲۱۱: مابین میں ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۲۱۲: مابین میں ہے۔

۱۲۱۳: مابین میں ہے۔

۱۲۱۴: مابین میں ان کی طرف منسوب کرنا کہتے ہیں۔

یہ وہ اصلاحات ہیں جو اصلاحیہ زمانے میں اگر تھیں، لکھا جائے تو ان میں سے
کئی ان میں بھی رہا لیکن میں کہ ان کے بارے میں خاص سے مابین مابین میں ان
اصول کی ترقی تھی اور ان میں بھی کرتے ہیں۔

میری ہونے کے اثرات کی ترقی:

۱۲۱۵: اصلاحیہ میں مابین ترقی پر ہندوستان سے بھی نے ترقی تھی کہ ہے ترقی وہاں
اسم کی ایک کتاب لکھا کہ کہ وہی ہی لکھا یہ وہی اپنے اس کوئی خاص زبان میں لکھا کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس وقت میں نے ان پر برتاؤ کی ہے اور اس وقت میں کا بھی مرکزی نقطہ صرف یہ ہے کہ وہ
میریوں کے عقیدہ ہے۔

۱۲۱۶: اصلاحیہ تعلق میں نے ان پر برتاؤ کیا ہے اور ان کے اس قسم کے اصلاحات کی
اس لئے، جہاں کی کتابوں میں اس اثرات کی تصریح موجود ہے اس میں ان کی ترقی تھی کہ
مرکزی نقطہ صرف یہی ہے کہ ان کا تعلق اصلاحیہ تعلق میں ہے اور اس لئے۔

تقریباً ہے۔

اس قسم کے اصلاحات کی نسبت اصلاحیہ کی طرف کرنا بھی ہے یا نہیں؟

اور اگر یہ نسبت صحیح ہو تو اس وقت طلب یہ امر ہے کہ اس میں میں میں ہے؟

اور کیا وہ اصلاحیہ کے اس میں میں میں ہے نے ان کی نسبت پر ان کی ذہنی ہے یا

تقریباً؟

اور کیا اصلاحیہ تعلق میں ہے اس لئے کہ وہ ان میں نہیں رہا کیا؟

اور اس قسم کے اصلاحات سے اگر اس اسم اصلاحیہ تعلق اور اصلاحیہ تعلق میں وہ اصلاحیہ
اصول سے تعلق رہا ہے اور وہی ہے کہ کیا تھیں اور وہی تھیں اصلاحیہ میں ان کی
نسبت سے اصلاحیہ کی نسبت میں کی چاہتی تھی کہ وہی اصلاحیہ میں ہی نہیں، لکھا ہے اور
تیسرا لکھا ہے اور ان میں سے تھے انہیں کا تعلق وہ ان میں سے تھے اور اس لئے کہ ان کے
اصول کے نسبت اور کہاں تک رہے ہو سکتا ہے؟

اور ان اصلاحیہ نے ان سے اصلاحیہ تعلق میں ان کے بارے میں کیا اصلاحات

مابین نے ان میں کے ۱۲۱۶: اصلاحیہ کے مابین تعلق میں ان کا ہے؟

اور یہ کہ ان کا تعلق اصلاحیہ میں کے مابین تھے، لکھا ہے اس مابین سے ان کی نام

کتاب میں کتب کر سکتے ہیں؟

اس لئے اصلاحیہ اس قسم کے اصلاحات میں ان میں تعلق اور تعلق میں ان کے تعلق

۱۲۱۷: اصلاحیہ میں ان کا ہو سکتا ہے؟

کیا وہ جائز تحقیق کا کوئی اصول اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم کسی شخص پر ایسا کام لیں جو اس کی وضاحت حرام سے طلب ہی نہ کرے؟

بہتر دوسری طرف سے جاننا ہے کہ اگر ہم اس مسئلے کے بارے میں سمجھنے میں کہ
کمال بھیرا بشری، علامہ کبیر اللہ خان، و کمال ابن عبدالک
بعضہ و بعضہ لہجہ و بعضہ (۱۹۱۱ء) میں اس (ص ۳۳۲)

و صاحب بصیرت فقہ حنفیہ سے اس بارے میں پوچھا کہ اگر ہم نے کسی شخص کو اس کے
ایسے کام میں مدد کی تو ہمیں اس کی تصدیق کرنی پڑے گی یا نہیں؟ علامہ نے فرمایا کہ اگر ہم نے
یاد کرتے ہیں۔ (میرزا شاہد علی)

۱۰۰ "بہتر نہیں ہیں" کے التزام کی تحقیق:

اس قدر اجازت ہے کہ اس کے حال کو دیکھا جائے کہ وہ بھی خود پر اور دوسروں میں اس کے
بارے میں اس اسلام کی ذمہ داری ہے اور وہی ہے اس کے بارے میں سوچنا کہ وہ کیا کام
کے ہیں؟ اگر اس کام سے ہم دست کش کیا جائے گا تو یہ ہے؟

دوسرے سوچیں کہ اگر ہم نے کسی شخص کو اس کام میں مدد کی تو ہمیں اس کا علم ہونا چاہیے اور اگر ہم اس کا علم
نہیں ہے تو ہمیں سمجھنا ہے کہ اس کے بارے میں کیا ہے؟ اور اگر ہم اس کا علم ہے تو ہمیں اس کے بارے میں
تاکر، علم حرام کے بارے میں اس علم سے اس بات کرنے کے بارے میں اس کا علم ہونا چاہیے کہ اس
بارے میں ہے۔

اسی طرح اس کی حالت میں ہمیں اس کے بارے میں اس کا علم ہونا چاہیے اور اگر ہم اس کا علم
نہیں ہے تو ہمیں سمجھنا ہے کہ اس کے بارے میں کیا ہے؟ اور اگر ہم اس کا علم ہے تو ہمیں اس کے بارے میں
تاکر، علم حرام کے بارے میں اس علم سے اس بات کرنے کے بارے میں اس کا علم ہونا چاہیے کہ اس
بارے میں ہے۔

سنت کو یاد کرنے اور ضعیف ہونے کے اثرات کی تحقیق:

اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سنت کو یاد کرنا یا کرنے سے کیا نتائج ہیں اس کی کوئی

یہ مسئلہ اس کی جانچ سے ہے اور آپ کا ضعیف قرار دینے سے آپ یہ یاد رکھنے میں کہ اس
سے اتنا زیادہ نہ کریں جس کی باقی علوم میں اس کا ضعیف اثر ہو جاتا ہے بلکہ اس بات
دارالافتاء ہے کہ وہ اس علم سے اتنی کوئی زیادتی کرتے ہیں۔

دارالافتاء اترقی لکھنے میں کہ

روای کتب الفلف الاکسر عن ایسی ضعیفہ کا دارالافتاء
ص ۱۰۲

اس علم کا ضعیف ہے کتاب کی صورت اس کا ضعیف سے زیادتی کی ہے

غرض یہ کہ اس علم کی کتاب کے نام صاحب ہی کی حالت ہے مدام اس ضعیف
تو صرف اس کتاب کے بارے میں ہیں۔

اس لئے یہ کہ اس کی زیادتی کو وہ کتاب پر اس جملہ کو کرتے ہیں اور اس کی اجازت
قرابت لکھنے میں اس کی کوئی ذمہ داری ہے؟

کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ اس شخص کو اس کی اس تکریر جان کر اس کا مکمل طور پر
سے اجازت کر دیا جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو اس علم سے اجازت دیا جائے اور اس کا
جاننے اس کو کہا جائے کہ وہ دیکھ لیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کو اس علم کی اس
اس کی اس علم سے اجازت دیا جائے اور اس علم کو اس کا اس سے اجازت دیا جائے اور اس علم سے
اس سے اس علم کے جاننے کے بارے میں اس کے دیکھ لیں اس سے اس علم کے بارے میں اس کو
یاد ہے

اسم الاعطاء و بعن الضعیفہ

اسی صاحب سے مدام میں اس کا اس علم سے اس کا کوئی ذمہ داری ہے اس کا کوئی ذمہ داری نہیں کرتے

ہیں

اس علم (بچنے) سے اس کے ضعیف ہی نہیں اس حدت کے نام کو اس میں بھی
یاد ہے کہ

”ماکان بالعراق اعظم بالسنۃ“

عراق میں ان سے زیادہ علم حدیث کا پیمانہ دیکھا کوئی تھا نہ
 یا نہ تو اس باوجود کہ کتب کے ہیں کہ ہندوستان کے ماہرین ہیں لیکن وہ یہاں سے
 نقل دیا ہے یہاں میں ان کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔
 لہذا آپ فرماتے ہیں:

”اذا لیسنا بالقطیف، وانکنا بمعنا الحدیث فربما القطیف“

ہم قطیف میں تھے ہیں ہم قدامت سے ہی کرتھیا کہ ہندوستان کے ماہرین نقل کرنے والے
 ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ (۱۶۲)

یہ وہ زمانہ ہے جب اہل علم مختلف علوم میں مہارت رکھنے والے صحابہ کا حرامہ کی نگاہ
 سے دیکھا کرتے تھے لیکن بعد میں جب علم آئے، ہمالہ وغیرہ سامنے آئے تو اس علم کے
 ماہرین کو کھانا، بیہوشی، برائی، آئیہ کی طرح بڑی سزا دی کہ یہ حضرات خود ہندو کی طرف
 متوجہ کر کے اہل صحابہ کے بارے میں جتنی برائی اور کج بات کہتے تھے ان کو ہندوؤں کا پناہ
 کہہ کر ہندوؤں کے سامنے منکس کر رکھتے تھے۔

امام ابو طلحہ علی بن ابی اسحاق سے اس بارے میں اس طرحی تحصیل ہوئی
 کتب میں علوم کی چاہتیں ہے۔

ہمیں ہونے کے احرام کی حقیقت:

امام ابو طلحہ بن ابی اسحاق سے ان کے ہاں میں ایک تقریر آپ نے یہ میں سے لے لی تھی
 بن ابی اسحاق میں فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے ہمیں یہ مہولہ ابو طلحہ کے بارے میں
 سوال کیا تو آپ نے جواب دیا:

”الیسعی ان یروی عنہ احکوا عندہ انہ کان یروی عن الصلۃ والشر

خلقا ویسعیان“ (ابن ماجہ، ۲۳۳۰)

میں سے دیا ہے نقل کرنا سب سے پہلے ان کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ

کہتے تھے ”بہت سے اور اور ان دنوں پیدا کیے گئے ہیں اور عرب دنوں کا چھانکنا
 کے کاحول ولا فورا الا ان اللہ العظیم

اس بارہم کی حقیقت سوائے سنی حلالی باتوں وغیرہات کے اور کچھ بھی نہیں ہے کمال
 امام احمدی نقل کے اس میں کی روایت کہ نہ کتاب تواریخ (توابعیہ ص ۲۱) میں بھی لکھی جاتی یا انہوں
 نے امام شاہی کی طرف تواریخ کو لکھا ہے اور یہاں انہوں نے امام احمدی کی کتب سے
 استناد کر لیا ہے تو آج ان سے ان کا ذکر نہ ہو سکتا تھا۔

اس لئے کہ حضرت علی کے کاتبین کی مدد سے علی کوئی باوجود امام صاحب ہمارا کرتے
 ہی رہا ہے وہ ظاہر یا مدعا؟

اس لئے اہل الذکر بان کو لے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا چاہئے کہ نبوی اس باوجود
 امام کیا تھا؟

اس بارہم کو لکھا جائے تو صحابہ میں یہ جاننے کے بعد بھی امام ابو طلحہ علی بن ابی اسحاق
 صحابہ میں نہیں رہے ہوتے۔

یہاں سے تو امام احمدی میں کی جتنی باتوں کے بیٹے نے ان سے نقل کی ہے اور اگر امام ابو
 طلحہ سے بھی اس مسئلے کے بارے میں جان نہ ہوئی کہ ان کے ہاں تو علی بھی ہوگا اور اس مسئلے
 کے گور کرنے میں بہت ساری جگہیں ہوں گی۔

امام ابو طلحہ سے ان کے الحرف تھا کہ میں انتقال ہے آپ فرماتے ہیں:

”قلت من قال ان العتۃ والشر لیسنا بمعقولین ا

قال الامام: قلل هذا شیء، اور لیسنا بشری؟“

فان قال شیء، فقلل: قال اللہ تعالیٰ (فقلل خلق شیء)

وقال اللہ تعالیٰ: (ان کل شیء خلقناہ بقدر)۔ وقال اللہ تعالیٰ:

(الذین یقرضون غلظتہم فقلوا، ولعیبہم)

فان قال: (ہتما لیسنا؟ قلل لہ: وصف اللہ تعالیٰ العیبہما الا

مَطْفُورٌ غَيْرٌ وَلَا مُشْفَرٌ لِقَوْمٍ

وَمَنْ قَاتَلَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَانَ بَعْدَ دُخُولِ الْعَهْدِ عَلَيْهِمَا ، كَقَتْلِ بَالِغِ الْعَدْلَانِ
لَا تَنَالُهُ الشُّكْرُ وَالْحَقْدُ عَلَيْهِمَا " (ابن ماجہ ۲۰۰۱)

میں نے کہا: اگر کوئی شخص کے کہ جسے اور جنہم کو قتل نہیں جو تو اس کا کہا جواب دیا
جانے گا؟

امام اعظم نے کہا اس سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے کے ہم میں ہیں یا نہیں ہیں؟

اگر جواب نے کہ وہ اپنے کے ہم میں ہیں تو اس سے کہا کہ اسے قتلی کا ثواب ہے اور
قتلی برائے کے خالق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (پہلے ہم نے برائے کو ایک
اعدائے کے مطلق پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہماری آگاہی کے اور ہر
صبح اور ہر شام کو قتل کی جاتی ہے) جنہم اور جسے کسی پر اس سے جدا جدا کیا
ہوا ہے اس سے مراد ہے کہ اگر جنہم ہر روز قتل ہے تو ہر شام اور ہر صبح کیا قتل کیا
جاتا ہے؟

اور اگر وہ ہے کہ وہ قتل ہوا ہے وہی ہے تو آپ اس کو جواب دینے اور قتلی نے
اپنی طرف سے اور طرف سے اللہ کے ساتھ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہماری
اور جنہم میں ہے کہ جسے اور جنہم میں جنہم سے داخل ہونے کے واسطے کے اور
ہوا اور جانے گی تو اسے قتل کا ثواب ہے کہ اس نے اپنی اپنی جانوں کے اس میں ہونے کے
نے داخل ہونے کا کہہ کر یا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کیا
ہے۔

اور اس کے بعد حضرت امام اعظم نے ایک نصیحت فرمائی اور کہا:

قتال لی اور حیلہ ان شکام مع الحکم حسی بھدی ولس لی ان
التکلیف حسی بھرس لان الامور معصرة والمعصرة للامیاء لا
تغير هم . فانما الحیة والنار هو جو دلائل حیلہ "۔

مجھے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ خلاف کے ساتھ اپنے اعدائے سے بات کرنی چاہئے جس
سے مال کو ہانت ہے اس اعدائے میں بات نہ کرنی چاہئے کہ اس کو نہ جواب دیا جائے
کیونکہ ظالم کو جواب دینا کہ وہ صرف اٹھا کے ساتھ ہم سے ہوا کسی کو نہیں
دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اس میں تداریک مقرر ہے کہ وہ ہوا ہے۔

اب آپ خود فرمایا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر ہیں تو اس کی
صورت میں آپ کی طرف غصہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے؟
اور مطلق کے بارے میں انہم کا حکم کی اور ہے:

امام ابو مطلق نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے
تداریک مقرر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے

ان کی تداریک کرنے والے انہم کو ہم سے تداریک مقرر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے

(۱) امام ابو حنیفہ نے کہا کہ امام ابو مطلق نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے

ابو مطلق کا ماری دیا کے انہوں نے بہت سے تداریک مقرر کیا ہے۔

(۲) ظالم ابو مطلق کے بارے میں تصریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وكان ظليها بصيرا بالمرأى (ابن ماجہ ۲۰۰۳)

آپ اپنے تھے اور اہل اسے میں نے صاحب سمجھتے تھے۔

(۳) علامہ ابن ماجہ نے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے

كان ابن ماجه يحفظه ويحفظه ليدبه وعلمه

(ابن ماجہ ۲۰۰۳)

علامہ ابن ماجہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے

(۴) ابن ماجہ نے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے تداریک مقرر کیا ہے

وكان بصيرا بالمرأى علامه كبير الشأن (ابن ماجہ ۲۰۰۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اہل بیت سے آپ نے جو صاحب سمیرت تھے اور وہی شان والے تھے

(۵) اور امام باک میں اس نے کسی آدمی سے یہ چھا کہاں سے آئے وہ اس نے جواب دیا ہے یا ہوں میں کہ وہاب میں امام باک سے لڑا

خاصیتم کو مطیع قوم مطام الامیاء (تاریخ خلد، ص ۱۳۳)

تہذیب سے لاشیہ ان مطیع انبیاء کے قائم مقام ہیں۔

(۶) سہی ہی صبر اور وہی مقال تھا آپ سے لگن روایت کرتے تھے ان کے پاس

میں ان کو مستحالی کا کہنا ہے کہ وہ ان کی ذہنی تعلیم کیا کرتے تھے

(ان کی بیوی ص ۳۳۶)

(۸) امام باک کی کتاب صبر میں لڑتے ہیں کہ وہ لڑا کرتے تھے۔

بلغداد من کتاب الانوارین بالمعروف والنہی عن المنکر

(انوار ص ۳۱۱، ان کی بیوی ص ۳۳۵)

میں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ان مطیع امر صرف اور وہی لگن کرنے کے بہت اہلی ہوئے ہوتے تھے۔

امام کا نام صاحب نے دریں امر بالمعروف اور وہی لگن کرنے والے لوگوں میں سے ہے

امام کا نام صاحب سمیرت ان میں سے ہوتا ہے اور اپنے اہل بیت اور خاندان میں اہلی کی عادت کچھ پانتے تھے

خاصہ ان کی رائے ہے کہ ان مطیع صاحب رائے لگن اور بڑے قائم تھے

(۷) اور طبرستانی امام ان مطیع لگن کے ساتھ طبرستانی ذرا لگن سے پرہیز لگاتے ہوتے لڑتے ہیں

کتاب علی القضاء بلیغ . وكان الحفاظ من فعل العرفی و بلیغ ۶

بر حوہ (ان کی بیوی ص ۳۳۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان مطیع لگن کے صاحب خدام کا ہوتے تھے اور عراقی تاریخ کے نگار سے یہ آپ سے واضح رہے۔

یہ شخص امر صرف اور وہی لگن کا دعویٰ ہوا اور اس میں وہ امام کھلی کی لگن یا وہی لگن ہوا اور وہی لگن میں کو برداشت کرنا آسان کام نہیں تھا اس لئے لوگوں نے ان کے پاس سے یہ دعا لگنے کی دعویٰ کیا اور شروع کر دی اور یہ دعوت اہل علم سے لگتی تھیں ہے کہ یہ دعا ہوتی ہے۔

(۹) شہاب اپنے ساتھی صبر سے کہتے ہیں

تیکیدات میں سے شہاب میں ان مطیع کو لکھا کہ اگر کسی ان سے یہ چھوہاں میں کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جاتا ہے یا آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو میں امر کیا ہے آپ نے جواب دیا

ان اللہ قد عفر لی . و لوقی العظرف (تاریخ خلد، ص ۱۳۳)

یہ لگن اللہ تعالیٰ نے میری عذرت لڑا دی ہے اور یہ دعا وہی لگن لڑا دی ہے۔

شرح الفقہ الاوسط

- ۱- شرح الفقہ الاوسط کے مصنف نے سنی فقہی اصولوں کو جامع اور جامع شرح کے طور پر بیان کیا ہے اور اس میں فقہی مسائل کی روشنی میں فقہی حقائق کو بیان کیا ہے۔
- ۲- علم الفقہ الاوسط کے مصنف نے سنی فقہی اصولوں کو جامع اور جامع شرح کے طور پر بیان کیا ہے اور اس میں فقہی مسائل کی روشنی میں فقہی حقائق کو بیان کیا ہے۔
- ۳- فقہی شرح میں فقہی حقائق کو جامع اور جامع شرح کے طور پر بیان کیا ہے اور اس میں فقہی مسائل کی روشنی میں فقہی حقائق کو بیان کیا ہے۔

یہ فقہی شرح ہے جس میں فقہی حقائق کو جامع اور جامع شرح کے طور پر بیان کیا ہے اور اس میں فقہی مسائل کی روشنی میں فقہی حقائق کو بیان کیا ہے۔

کی کہ کبیرہ کے آئین

- ۱- شرح فقہ الاوسط کے مصنف نے سنی فقہی اصولوں کو جامع اور جامع شرح کے طور پر بیان کیا ہے اور اس میں فقہی مسائل کی روشنی میں فقہی حقائق کو بیان کیا ہے۔
- ۲- علم الفقہ الاوسط کے مصنف نے سنی فقہی اصولوں کو جامع اور جامع شرح کے طور پر بیان کیا ہے اور اس میں فقہی مسائل کی روشنی میں فقہی حقائق کو بیان کیا ہے۔
- ۳- فقہی شرح میں فقہی حقائق کو جامع اور جامع شرح کے طور پر بیان کیا ہے اور اس میں فقہی مسائل کی روشنی میں فقہی حقائق کو بیان کیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

علم عقائد کے متعلق دس بنیادی امور کا بیان

ابو ابی بکرؓ نے ۱۰ امور بیان کی ہیں جن کا جاننا کسی مسلمان کے علم کے لئے کوئی شرط ہے کہ اسے پہلے جاننا ضروری ہے تاکہ اس کے عقیدے میں آسانی ہو اور ہم سب اس کے لئے سہولت ہو اور حصول علم کا مقصد اصل اس کے لئے آسان ہو جائے اور ہم کام پانچویں کا بیان ہے:

”کسی علم کا حاصل کرنا بہت عرصہ کوئی عمل نہیں رکھنا بلکہ وہ کسی اور شخص کے لئے ایک چیز کی کام دینا ہے اور علم تو اس میں استحباب ہے اور کرنے اور دوسرے علوم کے حصول کا ثواب دینا ہے۔“

یہ علم علم کے لئے کام ہے کہ کوئی بھی علم شروع کرنے سے پہلے ہی باتوں کا بیان لے لے اس میں علم کی تلاش نہ کرے اور وہ اس کے لئے اور علم حاصل بھی آسان ہو جائے گا۔ اسی میں باتوں کا ذکر کہ ہم اس کی ذمہ داری دے لیں تاکہ حصول علم آسان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فلسوفی الامور فی العباد
و تلک حشرۃ علی السراء
الخصۃ . والضعوف . ثم الذابغ
والانسۃ و المنشدۃ ، حکمۃ القدرغ
تصور المنجابل ، الفجینۃ
و سننۃ ، و ابا لعلۃ جینۃ

اور اسی میں باتوں کو ذکر کہ علماء میں ان کی ایک قسم کی صورت میں ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

ان منہادین عملی لمن عسرف
الخصۃ . والضعوف . ثم القسرة
و لطفۃ ، و انسۃ ، و الطواغیت
و الانسۃ . و المنشدۃ ، حکمۃ القدرغ
تصور المنجابل ، الفجینۃ
و سننۃ و ان الضعیفۃ علا الشرفۃ

کسی بھی علم کے شروع کرنے سے پہلے ہی اس باتوں کو جاننا ضروری ہے ان کی تحصیل صحیحہ میں ہے

- (۱) اس علم کی تعریف
- (۲) اس علم کا مہلک
- (۳) اس علم کے حصول کے طریق
- (۴) اس علم کی اہمیت
- (۵) اس علم کی نسبت سنیوں کی طرف منسوب ہے
- (۶) اس علم کا آغاز کب ہوا اور کب سے
- (۷) اس علم کا نام کیا ہے
- (۸) اس علم کے حصول کے لئے کہاں سے کہاں جاننا ضروری ہے
- (۹) اس علم میں جاننے والے سبکی
- (۱۰) اس علم کے فضائل کیا ہیں

یہ علم عقائد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

علم عقائد کا لغوی کا لغوی ہے ایک علم ہے جو عقائد کے بیان اور تشریح کے لئے ضروری ہے اور اس میں فرماتے ہیں اس علم کی تعریف اور اس کے لئے جو ایک علم میں بیان کی جاتی ہے

هو صفة سرور في القلب كالقوة العصرية في العين من شانه

toobaa-elibrary.blogspot.com

الاصحلاء، بالسنن وطب الصالحة، بعدا، المالعلوم، واحد مع العدد
المعلومات.

علم ایک لکن مکتب سے مراد اس میں دو ہیبت کی گئی ہے جیسے عبادت انھوں میں
دو ہیبت کی گئی ہے اور علم کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ان تمام ضروری شرائط کے پورا کرنے کے بعد
معاہدے کو پیش کر دے ہے اس لحاظ سے مطہرات کی کثرت کے باوجود علم ایک ہی ہے۔
اور عقیدہ کی آخری حد تک جان کی جاتی ہے:

و العظيمة من العظيمة لغذاء، وهو الاغذية العظام والغلب، ابو العزاد
بہ نفس العظيمة عون العليل

حقی صوبہ پر عقیدہ کا انوکھ سے لگا ہے اور اس سے مراد اس کے ساتھ نہیں مکتب
ہو جاتا ہے اور اس سے مراد صرف عقائد ہیں نہ کہ عقل اور عقلمندی کی اصطلاح میں:

والکلام هو علمو بغيره، علس الیسات العظيمة العظيمة
بأمر الصالحين العظيمة و دفع الشهوات الواردة عليها.

اور علم کلام سے مراد یہ علم ہے جس میں عقلی دلائل کے ذریعے دینی عقائد کو ثابت کیا
جاتا ہے اور اس عقائد پر دلائل دے کر اسے اعتزالات کو ثابت کیا جاتا ہے۔

۴۔ موضوع علم کلام اور علم عقائد:

موضوع کو جان کر یا جاننا اور عقلمندی کہ اس کے ضروری ہے کہ اس کی جہ سے علف علوم
میں عقیدہ ہو جاتا ہے۔

اور اس سے مراد اسکی مطہرات کو یکہ جاننا کرنا ہے جس سے دینی عقائد کو ثابت کیا
جاتا ہے، چاہے اس کا علم عقائد سے آج بھی نہیں ہو اور نہ کائنات ہو۔

علم عقائد میں ایسے مسائل بیان کیے جاتے ہیں جن میں کماصلہ دینی سے تعلق ہے
اور وہ مسائل عقائد کی بنیاد کا بنیاد رکھتے ہیں۔ اور ان مسائل کا علم حاصل کرنا فرض نہیں ہے
جیسے عقائد عقائد کا دینی تمام مسائل کو ثابت کرنے کے لئے ہے عقائد کیا جاتا ہے اور ان

کو عقلی دلائل سے ثابت کرنا اور عقائد عقائد کے حاکم اس کی طرف سے عادل بنو کتب
اور عقائد عقائد کے مسائل اور عقائد کے بیان کا عقائد اور عقائد عقائد کی طرف سے عقائد
کے لئے کا ذکر اور عقائد کو مرتب کرنے کے بعد دیکھو کہ کیا جاتا ہے اور اس کے ایک اہل
دکھو کہ اور اسے عقائد پر عقائد دینے جاتے کا ذکر اور اس طرح کے عقائد سے مسائل
کا ذکر بیان کیا جاتا ہے اور اس کے موضوع کے بارے میں یہ بھی کیا جاتا ہے کہ

هو ذات الله تعالى الا يبحث فيه عن صفاته والصفات في الدنيا،
كحدوث العالم، وما في الاخرة كما يحظر للاجساد،
واحتكامها فيهما كعبث الرسل والنسب الامام.

اس کا موضوع عقائد عقائد کی ذات اور عقائد کے لحاظ سے عقائد اور عقائد کا اس کے
مادے یا عقائد ہونے کے لحاظ سے اور عقائد کے ہونے کے بعد عقائد آئے جاتے ہیں
اس کا بیان کرنا اور عقائد کی عقائد اور عقائد کی عقائد کے لحاظ سے عقائد کہ اس علم کا موضوع
ہے۔

۳۔ علم کلام اور علم عقائد کے پہلی اور عقائد:

سب سے پہلے علم کلام کی بنیاد رکھنے کا شرف اس علم عقیدت کو حاصل ہوا تھا اور
عقیدت میں دینی عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد

سب سے پہلے اس علم عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد
نام علم عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد عقائد

(۱) علم عقائد میں سب سے پہلے عام مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے ایک کتاب نام
"تفسیر" کو تحریر فرمائی ہے جو آج بھی مسلمانوں میں بھلا دیکھا جاتا ہے۔

(۲) علم کلام میں امام عقائد نے چار کتابیں تحریر فرمائی ہیں

۱۔ اہل سنت والجماعت کی عقائد سے سب سے پہلے علم کلام میں ایک کتاب "اثری
عقائد عقائد

۱۔ دوسری کتاب قرآن ہے جس میں امام ابوحنبلہؒ کی اعتراضات کے جواب دہانے گئے ہیں۔

۲۔ تیسری کتاب میں امام ابوحنبلہؒ کے اعتراضات کے جواب دہانے گئے ہیں اس کا نام امام مسلم ہے۔

(۳) امام ابوحنبلہؒ سے پہلی کتاب امام مسلم نے لپے تیا کہ جن میں اس کے سوال کے جواب میں خود کو نکات اور تفہیم مزبورہ کے عمل کو شروع کرنے والے اور آپؐ کے گئے اعتراضات کا بذریعہ لغت و نکات جواب لکھے جانے لگیں ہوں۔ پہلے صرف امام ابوحنبلہؒ ہی انہوں نے مسئلوں پر جواب دیے تھے، پھر ان کے گئے اعتراضات کا جواب آپ کے زمانے کی عقل میں فرمایا تھا جو رسالہ کی عقل میں اس کے نام سے صرف اور پہچانا جاتا ہے۔

(۴) امام احمد بن حنبلہؒ نے امام احمد سے کہ فرما کہ امام سے پہلے آپ نے ایک سو سات علم کا نام میں فرمایا۔

اسی کے نام امام احمد نے دینی کارناموں سے کہ

امام ابوحنبلہؒ نے اس کا نام دیا ہے کہ اس میں کچھ نیکے عمل سب سے پہلے علم ملا کہ امام کو ہم کی تعلیم اور اس کا دورا ملنے کے سبب کہ طرقت میں اس کی تربیت دیا کرتے تھے اور آپ بذات خود اس زمانے کے سب سے مشہور علمی فرقہ معتزل اور دیگر اہل بدعت کے ساتھ ساتھ سب کیا کرتے تھے۔

۴۔ علم کا نام بھی چوتھی تھی:

ابن علی کا کہنا ہے: اس کا ایک نام ہے: ایک اور نام بھی ہے

وہو تغرفا انفسنا مالہا و زاعلہا (مجموعہ)

تو ہم نے اس کے بارے میں اس دورا کو تلاش کرنے کی طرف متوجہ نہیں کیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کی مصافحہ کے بارے میں اس کے علم میں امام مسلم سے سب

toobaa-elibrary.blogspot.com

بہ عقل و علم میں امام مسلم ہے۔ کیونکہ اس علم کے بارے میں سب سے پہلے علوم و ادب تعالیٰ کی اہانت و احترام کرنے کی ذمہ داری کی جاتی ہے۔ اسی کے ان سے عقل اور عقل اور سب کا کوئی اور علم نہیں ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کی طرف لکھے ہوئے ہیں کہ وہ علم کے حصول پر اس سے ذرا بہرہ ور نہ ہو سکتا ہے۔ اسی کے اس علم کا نام امام مسلم کا دورا ہی کہا گیا تھا ہے۔

۵۔ امام مسلم، اس علم کا نام معلوم نہیں اس لئے لکھا گیا ہے کہ جس میں امام شمس اللہ تعالیٰ کے تعلیم زین اسرار سے کہا گیا تھا ہے جو اس کے عقل اسرار اور ذہن اور دماغ سے چمکے ہوئے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شامی کی طرف سے داخل نمازی اور کئی سے اور کئی میں کسی قسم کا تعلق نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رسد کی بنا ہی اور شرعی کا نکاح ہر لحاظ سے کمال ہو سکتا ہے۔

۶۔ علم جامعہ اللہ تعالیٰ: اس کا یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ جو اس میں اس دنیا کے علمی نظام سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو معلوم نہیں کیا گیا تھا ہے جن میں اس علم میں جو انہیں ذہن اور عقل دینی جاتی ہیں اور ان سے کہ عقل رکھتی ہیں اور جو اس میں سے ذرا بہرہ ہوتی ہیں اسی کے اس کا نام جامعہ اللہ تعالیٰ کہا گیا ہے۔

۷۔ علم الکلام: اس علم کا نام کلام کہنے کی جہ سے ہے کہ اس میں علم میں اپنے کا مطلب سے اپنے طریقے سے بات کی جاتی ہے جو اس کی کلمہ جملے سے اس دنیا پر امام صاحب نے اسی کتاب میں ایک نظام پر ابوحنبلہؒ کا مطلب کرتے ہوئے فرمایا

ان التکلم مع الخصم علی عبادی و لیس لی ان التکلم علی

بعض

مقالے کے ساتھ اپنے طریقے سے کلام کرنا کہ اس کو اپنے محبوب سے اپنے طریقے سے بات نہ کرنا کہ اپنے محبوب کو گرفتاری اختیار کرنے کیونکہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے

تکلم الناس علی غیرہ عفو لہم

انہوں نے ان کے عقلی معیار کے مطابق حکم کر دیا اور ان کو اس معیار پر عمل تکلف ہوتا ہے
لہذا اگر یہ ہو گیا ہے جس معاملہ کو ذرا یہ سمجھتے ہوئے صاحب کو عمل معاد کی عقلی دہائی کی ضرورت
کہا جاتی ہے۔

اور اسلام پر دیا جانے والے شہادت کا اقرار ایسے طریقے سے کیا جاتا ہے جو بالعموم
اصول اسلام کا طریقہ کتاب نہ ہو؛ کیونکہ انسان کے دماغ میں یہ بات نہیں کہ اپنی عقل ذرا سا
کے اور بے انتہا مستعد تھاکہ عملی طور پر اس لئے کہ آگے سے نام (Vocabular) اختیار کر لیں
انہی میں کیا جاسکتا۔

۵۔ علم معانی: اس کو اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں عقل تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مناسبت کا
ذکر کیا جاتا ہے اور ذرا فکر و عمل کے بارے میں جان کیا جاتا ہے اور جو خاص اعمال اور
افہامت میں اس کی ذرا وسوسہ اور کے بارے میں عقل کی پہلی ہے تو وہ ایک کتاب سے یہ کہہ
کا ۱۹۲۵ء سے اور وہی ایسا ہے جس سے اسے دل کو نگہ کار بنا۔ اور اس میں کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور امت مسلمہ کے احکام کے امتداد پر اپنی عقلی تفہیم ہو سکتی ہے اور ان کو جان کیا جاتا
ہے۔

۶۔ علم امور عامات: اس کا علم امور عامات میں کہتے ہیں کیونکہ اس میں ایسے مسائل درج ہیں
جو آئے جاتے ہیں جن کا عقلی تصور عامہ اور اس میں کہ ۱۹۱۱ء میں جو پر عرض کے ساتھ
درج نہیں ہوتے۔

۷۔ علم معانی کی مختلف شاخیں:

علم معانی کی ایک شاخ علم ہے جس کا عقلی خاص معیار اور عقل تعالیٰ کی تائید ہوتی ہے
اور اس کی مختلف شاخیں ہیں جن کا عقلی خاص معیار ان میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ علم لغوی: اس علم میں وہ لغات مسائل ہو گئی ہر کے اسلوب کے علم لغوی ہیں جن کو
جان کرنا اور ان کے مطابق اپنے آپ کو ادا کرنا اور اپنی عقل اور فکر کو اس کے مطابق دلائل علم
توفیق کیا جاتا ہے۔

۲۔ علم حکام: جب کسی نامکمل کے ساتھ یہ کہ تعارف کی بات کی جاتی ہے اور اس کی عقل
میں اس کا اثر کیا جاتا ہے اس کا علم حکام کہا جاتا ہے کیونکہ اس سے عقلی میں اس کی بات کی
بات پر عمل ہوتی ہے اور اس بات پر عمل حکام اور اس حکام کا علم کرنے کے بیان کرنے کا نام
علم حکام ہے۔

۳۔ علم منظر: اگر حکم کو اس کی عقل کے بارے میں اس انداز میں بات پر عمل کی جاتی ہے
کہ وہاں طریق منظر پر عمل نہیں کی جاتی عقلی منظر کے توفیق و طرح میں اختلاف ہونے
پیدا ہونے تو اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے طریق انہی میں بات پر عمل کر لیں اور ان
دوں کو تصور حاصل حق ہو اور اپنی نگاہ عقلی تصور میں کا علم منظر کہا جاتا ہے۔

۴۔ علم مکارم: جب کسی اصل امر کے ساتھ بات پر عمل کی جاتی ہے اور اس کے سامنے
حقیت حق کو اس کے اور اس کے بیان کو جان کر تصور ہوتا ہے تو اس کا علم مکارم کہا جاتا ہے
اس میں صاحب کی بات کو سامنے کا سوال یعنی فکر ہوتا ہے۔

۵۔ علم مکارم: اگر عقل صاحب مکارم میں اپنے ذہن کی لگاؤ کی کرتے ہوئے
معارف کا چارہ اور اپنے ذہن کا تعارف انہی کے سامنے ہوں کر لیں اور اس میں عقول
حق کا تصور عقلی تصور ہوتی ہے اس کا علم مکارم کہا جاتا ہے۔

۶۔ علم مہارت: جب مکارم کے اور اس میں عقلی مسائل کی توفیق و طرح تصور ہوتا ہے تو اس کی
مہارت جان کرنا اور اس پر عقلی آئے والے مہارت کی مہارت جان کرنا اور
اور سے صاحب کے عقل کو مہارت عقلی کرنے کے عمل کا نام مہارت ہے۔

۷۔ حصول علم کے اصول:

۱۔ عقلی اس علم کو حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو جاننا کہ ہر ایک عقل کے سامنے انہی
تعمیر کرنے کے لئے کہ اسے کہ جس عقل سے یہ علم حاصل کرنے کا ہے وہ اس علم میں
مہارت ہو اور وہ کمال دیکھتا ہو اور عقلی مہارت و مہارت کے حصول ذرا سے عقل
آگاہی دیکھتا ہو اور اس علم میں مہارت کے لئے حکام پر لگاؤ ہو عقلی مہارت کی ایک مہارت ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مہارت ہوتی ہے لیکن عقل اور سہ سہاگی میں وہ اہل کلمہ سے ہوتے ہیں اور یہ ہے ان
اہل ملت کے دماغ و اندک اور عقلی میں جو ہماری ایک سنگی جان ایک سنگی
جان تھیں مگر وہ اس میں ترقی ہیں جو دوسرے سب لوگوں کو آنت و نافرور ہوتی تو کہا کہ
تک کہنے سے کہ نہیں کرتے اس کے ضروری ہے کہ اس شخص سے یہ علم حاصل کیا جائے جو
اس علم میں ملتا ہے اور یہ ہے یہ نادر ہے۔

عہد شرع میں اس علم کے حصول کا حکم

معرضہ امام اعظم نے اپنی کتاب اصول المسئلہ میں فرمایا ہے کہ اس علم کے حصول
میں کوئی سزا نہیں ہے اس علم کے بارے میں چونکہ انسان کے عقل و حواس میں طرف
طرف کی نواقص مشہور تھیں اس لئے اہل کلمہ نے معرضہ امام سہاگ سے اس کے بارے
میں تحقیق پوچھتے ہوئے سوال کیا۔

اور جواب میں نے عقل و حواس کو دیکھا ہے جو اس علم کو تو خود سمجھتے ہیں اور وہی اس
کے سمجھنے کا جو سمجھتے ہیں اور اپنے اس علم پر وہ عمل یہ دیتے ہیں کہ صاحب کرام اس علم کے
سمجھنے میں سزا نہیں لگے تو ہمیں بھی اس کے سمجھنے کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے لہذا اس
حکمت میں ان کے لئے کچھ دقت پیدا کی جائے گی اور اس کا کیا جواب دیا جائے؟
امام اعظم نے جواب دیتے ہوئے فرمایا آپ اس کو جواب دیتے ہوئے ہیں کہ کو
اگر ہم ان کے ذمہ نہیں ہوتے تو ہمیں بھی وہی طریق اختیار کرنا ہوتا جو طریقہ انہوں
نے اختیار کیا تھا۔

لیکن جو مسائل میں ترقی ہے وہ ان حضرات کو دینی نہیں تھا کیونکہ ہمیں تو ایسے لوگوں
کا سامنا ہے جو ان میں عقل سمجھتے کرتے ہیں اور ان سے سوال کیا جائے تو کہتے ہیں کہ کیا
ہمیں یہ بات اور ہمیں کلام ان میں پیدائش کریں تو ان میں عقل ہے نہ کہ ان کو دینی ہے؟
دوسری بات یہ ہے کہ ہم امام ابوحنیفہ کی اطلاع کرتے ہیں اور میں عرض کرتا ہوں
فریدی مسائل میں امام ہیں ان میں طرفہ امام سے اصولی مسائل میں بھی امام سے امام ہیں اور

جب انہوں نے اس علم کے سمجھنے اور سمجھانے کو جاننا قرار دیا ہے اور اس میں تصدیق کا
مطلب ہے کہ ہمہ گیر ایک نیا بھی قرار دیا گیا ہے۔

لیکن انہوں نے اپنی اطلاع میں خود بھی یہ شرط کرنا چاہی کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی
اس سے متعارف فرماتا تھا کہ دوسرے لوگوں سے متعارف نہ کیا کریں۔

اور اس علم کے بارے میں ہمہ ضرور ہے تو فرض نہیں ہے کہ ہم میں ہے اور اس سے زیادہ
ہو اور اس کو بھی یہ علم ہے اور اس علم میں عقلی حق اور مجال حاصل کرنے کے جتنی اور
ہیں ان لوگوں کی ترقی کی جائے اور وہاں ہے۔

یہ علم کلام کی تصویریں مسائل

اللہ تعالیٰ نے انسانی مخلوقات کو ایک خاص مقصد کے لئے خلق فرمایا ہے اور وہ ہے
اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا لہذا ہر انسان پر لازم ہے کہ اپنے مقصد و عمل کے حاصل
کرنے کے لئے انسانی طاقت میں عقل و حواس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کی کوشش
کرتے اور اپنی ذہنی اللہ تعالیٰ کے خوف میں اور اس کی محبت میں گزارتے اور انکے
انکسارت مقصد پر عمل و جان سے بچتے۔ لہذا دوسرے اس کے دوسری اطلاع کا حکم ہم کے
رہے اور ان تمام باتوں کا اور اللہ تعالیٰ کے خواہناں اور ان کی طرف سے قابل شدہ
کتب ہیں اور اللہ تعالیٰ کی برحق تعالیٰ اس بات کی اور یہ ہے اپنی اس دینی پوری کرے
کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو انکے علم حاصل کرنے سے اور اس سے ہر شخص سے اس کی اور
دینی کے بارے میں جو چاہتا ہے اور دوسرے جواب دیتے ہیں کہ صاحب کرام ان کو جواب
دینے کا جواب ہوتے والے کو دینی اور دینی کا سوال کیا تو کہے کہ ساتھ عقلی قرار دینے دیا جائے
کہ ان میں ہر کام حاصل تو ان کو اس وقت سے ان کے

یہ اس علم کی فضیلت اور ترقی و ترقی ہے۔

یہ بات آپ کے علم میں ہوتی ہے کہ اس اصولی مسائل کا علم حاصل کیا جائے تو
ضروری ہے کہ اس کے دینی اور بات کا حکم بھی حاصل کیا جائے اور خاص طور پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۰۔ سورہ زلزلے میں اس کی اہمیت بہت زیادہ بتا رہی ہے کیونکہ سورہ زلزلے میں اصولی مسائل میں سب سے مشکل مسائل اصولی امور کے متعلق مسماں ہیں۔

۱۱۔ اور اب اس علم کے مسائل کے بارے میں کسی لادعا یا قول بخیر و بکل کے قائل قول نہیں ہوتا تو یہ لازم اور ضروری ہے کہ اصولی مسائل کے جاننے کے ساتھ ساتھ اس کے نئے ضروری مسائل بھی جاننے چاہئیں تاکہ یہ بات مسلم ہو سکے کہ ہم میں سے کوئی شخص کہتا ہے کہ اور کیا ہے کا مسلمان ہے۔

۱۲۔ اسی طرح سب علم کی ایسے نظام پر ہوں جہاں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کفار بھی رہتے ہوں اور وہاں کوئی کفار یا کفار سے اپنے ملک میں رہتے ہوئے کوئی کفاروں کے اصولی مسائل کی تعلیمات دیتے ہیں اس کے لئے کسی شخص سے سوال کرنا ہے اور مسلمان یہ لازم ہے کہ وہ اس قائل کو کہہ دے کہ وہ اپنے دین کے اصولی مسائل سے کاشی مبرا کر سکے اور اس پر ہمارے دماغ اور احساسات کے تعابیر نہ بنے۔ اور علماء و محدثین اور علماء کے قول۔

اس علم کی اہمیت اس لئے بھی بڑھ زیادہ ہے تاکہ اس کی صحیح تہذیب و تربیت جانی جاسکے اور اس کے لئے جو طریقہ لازم ہے ان کو ہم پر طریقے سے ادا کیا جائے گا اور آپ اس علم کے موضوع کو جان چکے ہیں اور جو اہم ترین اور اعلیٰ ترین کام ہے اور اس کی فوٹو و تصاویر صحیح معنی کے لحاظ سے بہتر ترین فوٹو ہے اور اس کے وہاں جہاں عمل کے ساتھ مسلم ہوتے ہیں اور بھی کسی شخص کی فوٹو تصاویر کے ساتھ اس میں اور زیادہ فوٹو ہے اگر دینی ہے اور یہ مضبوط ترین اور اعلیٰ میں سے ایک فوٹو ہے اور اس جو سے اس علم کی سب سے بہتر اور بہتر نظام حاصل ہو جائے ہے اس لحاظ سے علم کلام کو سب سے اعلیٰ علم قرار دیتے ہیں اور تمام علوم کی لاس ہا لیاں میں سب سے اعلیٰ علم قرار دیتے ہیں۔

۱۱۔ علم کلام کے حصول کا فائدہ

اس سورہ زلزلے میں علم کلام کے حصول میں بہت زیادہ فائدہ ہے۔ یہ دیکھیں اس

سورہ زلزلے میں لوگوں کے نظارہ مستحکم اور مستحکم ہوں اور چکے ہیں لیکن اور مسلمان ہوں اور سب سے کہ اس علم کو حاصل کرنے اور چکے ہیں اس کی تعلیمات اور اشارات سے سب سے اہم حصہ اور یہ مورد اہم میں اس سورہ کی ہے کہ اس علم کلام کی حیثیت سے شرح مفصل یہ میں فرمائی ہے۔

۱۔ اس علم کا پیدا فائدہ یہ ہے کہ تعلیم کی اہمیت سے ذاتی کرتے ہوئے تعلیم کے اعلیٰ ترین اور بہت تک رسائی حاصل کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ کے قول۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ انشأ بفتح الميم وَاللَّيْلِ إِذَا يَأْتِي وَالنَّجْمِ إِذَا تَوَلَّى سَوَّاهُ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَتَذَكَّرُوا وَأَنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا عَلِيمًا فَاذْكُرُوا لِلَّهِ يَوْمَ تَدْعُونَ إِلَىٰ تَوْبِهِ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے انہاں والے لوگوں کو یاد کیا ہے اور جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے یاد دہاں ہے ان کو یاد دہاں میں اس آیت کا صحیح معنی میں صدقائی میں لکھا اس میں ایک نام بھی کی نظر کی آیت کو یاد دہاں کے لئے بیان کیا گیا ہے اور اعلیٰ تعلیم کا یاد دہاں اس کے کہ وہ خود بخود کے لفظ میں ذکر ہو چکے تھے خاص طور سے ذکر کرنا اس جو سے ہے کہ وہ اس میں ان کے کلموں میں مشورہ ہوتے ہیں۔

۲۔ اس علم کا اور فائدہ یہ ہے کہ تاریخ و ادب کے بارے میں جاننے کے خاص طور کی اور اسلامی کہ وہ وہاں کا یہ اور اور کے بارے میں معانی میں اور اللہ کے اشارات کا ذکر کرنا تاکہ اللہ کے شکر و شہادت ہو اور ان کے ایمان کی تکمیل ہو سکے۔

۳۔ اس علم کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ وہی اسلام کے اصولی طریقوں کی ایسے شکر و شہادت سے حاصل کرنا تو تعلیم کو کھولنا ہے جو ان کے کلموں کے بارے میں ہے کہ ان کو یاد دہاں میں اس علم کا پیدا فائدہ یہ ہے کہ اس کو چکے کے جو علم فوٹو کی فوٹو اس پر بھی چاہئیں ہے۔ یہ کہ اس علم کلام کے فائدہ اور شرح اس علم کے بارے میں جاننے کے لئے اس میں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

والسواستحقون فی العلوم یطوون اعدایہ کل من عدا ربنا وما ینذکر

الاولوالالباب (امریں ص ۷)

اور جو لوگ یہ ان علم میں مشغول ہیں وہ کہہ دیجئے ہیں ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے
سب کو اللہ رب العالیین کی طرف سے ہے اور ان باتوں سے صرف اللہ صرف عمل
دائمی کی نعمت حاصل کرتے ہیں۔

۱- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

لکن المراد استحقون منهم لولیکم منزلتیم امیرا عظیما

(شوریہ ص ۲۳۰)

لیکن وہ لوگ جو ان علم میں دوسرا رکھتے ہو گئے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ
تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اللہ کے ساتھ ساتھ ان کے علم اور ان کے ایمان کا علم دیا گیا ہے ان

کے بعد ہی ان کی مراد ہے کہ اللہ سے ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

انما ینعشئ اللہ من عباده العظیمین والفاضلین

اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاں نہ ہے سبھی ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دارے ہیں لیکن ان میں سے ملائکہ
اللہ تعالیٰ کے اپنے کے علاوہ سے وہ نہ ہے بہت بڑا ہمتا ہے ان کا ہوتے ہیں۔

۳- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

قل ینزل بسعوی العظیمین یعلمون والفقین لا یعلمون انما ینذکر

الاولوالالباب (امریں ص ۷)

اسے آپ کہہ دیجئے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان دیا ہے ان کے لئے ہیں یہ اللہ کی نعمت
صرف ان لوگوں کے لئے ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

۱- اس علم کا کیا ثواب لاکھوں ہے کہ انسان اپنے انکار کی برائی کے ساتھ ہیبت کو درست
کر سکے ہے اور ہیبت لگتی ہے جو عمل کی قبولیت کے لئے عبادت ہے اور ان کی برائی
کے بعد ان کی بخشش کے وقت ان کے انکار کو روکی گا یہ ان کی امید کی جائیگی ہے۔

یہ تمام اس علم کی ثوابت اور ان کے عقائد اور دنیاوی ثوابت کے لئے ہیں اور ان میں انہم
تو ہیں یہ ہے اس سب کا مرکزی نقطہ ہے کہ ان لوگوں کی سعادت اور فلاح حق اور اللہ
اور ان سے ہوتی ہے۔

۱- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

یسرفح السلسلۃ علیمن استمعوا منکم والفقین ہوا العظیم

فرجامہ المصداقہ (۱۰)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اللہ کے ساتھ ساتھ ان کے علم اور ان کے ایمان کا علم دیا گیا ہے ان
کے بعد ہی ان کی مراد ہے کہ اللہ سے ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

انما ینعشئ اللہ من عباده العظیمین والفاضلین

اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاں نہ ہے سبھی ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دارے ہیں لیکن ان میں سے ملائکہ
اللہ تعالیٰ کے اپنے کے علاوہ سے وہ نہ ہے بہت بڑا ہمتا ہے ان کا ہوتے ہیں۔

۳- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

قل ینزل بسعوی العظیمین یعلمون والفقین لا یعلمون انما ینذکر

الاولوالالباب (امریں ص ۷)

اسے آپ کہہ دیجئے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان دیا ہے ان کے لئے ہیں یہ اللہ کی نعمت
صرف ان لوگوں کے لئے ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

toobaa-elibrary.blogspot.com

تیسرا حصہ

فقہ اکبر پر کیے گئے اعتراضات کا علمی جائزہ

بمقام امامین

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على من كان نبيا و
رسولا وادم مسجدا بين السماء والارض وعلى آله اصفيين
برحمتك يا ارحم الراحمين
الحمد لله:

جس وقت اس قرآن مجید میں خالق پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی کہ
وَاللّٰهُ يَسِّرُ الْمَشْرَقَ لِلدِّينِ الْحَقِّ وَالْمَغْرِبَ لِلدِّينِ الْبَاطِلِ
یعنی اللہ تعالیٰ حق دین کو آسان بنائے گا اور باطل دین کو مشکل بنائے گا
اس آیت کے تحت اللہ تعالیٰ نے جو احکام بیان کیے ہیں ان کے تحت
اللہ تعالیٰ نے جو احکام بیان کیے ہیں ان کے تحت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاختر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مجلس المدینۃ العلمیۃ

مناہجہ اسلامیہ

ہاں کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ اپنے اور وہ اس کو اپنی شہادت کی تائید فرمادیتے ہیں اور وہ
 معترض اپنے اس دعویٰ کے حق میں کوئی دلیل اور اس سے اختلاف کرنے والوں پر کسی
 اعتراضات کرتے ہیں۔

اس کے اس اختلاف کی ذمہ داری پر وہ اس کو اپنی شہادت میں ملے ہے جس کی
 تائید کرنا ہے یعنی اور اس کو اپنی شہادت سے بظاہر شہادت اس بات کی ہے کہ ان اعتراضات کا ایک جا
 تکمیل تک نہ کرنے کے بعد اس کا ذمہ داری انہوں میں ملے گی کہ کیا ہے اور اس کے بعد اس کو
 واضح اور اصل کو ہمیں یہ جاننے کے بعد اس کو اپنی شہادت کی روایت کی دیکھ اور اس سے مدد کرنا ہے اور
 یہ سب کی پہلا آگیا ہے۔ دعا اور شہادت

وَمَا يَلْبِسُهُمْ صَبِيحَ لَمَّا الْعَصِيرِ ، وَانْفِرُوا بِالْإِحْمَةِ ، بِالْبَلَدِ الْمُنْعَبَرِينَ ،
 وَبِأَرْبَابِ الْعَالَمِينَ .

toobaa-elibrary.blogspot.com

فقہ اکبر امام ابوحنبلہ اور ان کی کتاب فقہ اکبر:

فقہ اکبر امام اعظم کی تصنیف ہے اور امام اعظم ۱۵۰ھ میں تھے جو اماموں کے امام اور
 استاد ہیں اور امت کیلئے گراہی کے اندر میں میں پڑھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے نبی کی جہالت ہیں۔

اسم کی انہوں نے کہا کہ ان کی کتاب ہے آپ ہائیں کی دعوت میں سے ہیں اپنی دعوت
 میں اللہ کی دعوت میں مصروف اور ذمہ داری کیلئے ذمہ داری میں مشغول رہتے تھے
 یہاں تک کہ ان کی دین خواب آگئے ہیں کہ کہ وہ اس وقت میں تھے کہ ان کی دین وہاں سے
 اور میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرفہ دیکھا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے

اور اس کو یہ کہہ کر میں یہ کہہ گئی اور کہہ دی کہ وہاں ہیں اور ان میں سے امام اعظم
 پہلے تھے اور ان کا کہہ کر تھے ہیں اور وہی تھے وہی کہ اپنے اس کا کہہ کر تے جانتے ہیں۔

یہ خواب نہ آج بچا ہے تھا اس لئے اس کی تعمیر معلوم کرنے کی طرف متوجہ ہوئے تھا
 اس وقت انہوں نے کہا کہ سب سے امام محمد بن حنفیہ کے سامنے وہاں کہا تھا انہوں
 نے اس کی تعمیر تاتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ایک علم ہوا ہے اور
 ایک علم ہوا ہے میں یہ تو ان کی فرمائے ہیں کہ

آپ سے سے مسائل کے ساتھ اور ان کے عمل پر ہفت کرنے میں مشغول ہوں گے
 اور یہ کہ امام محمد بن حنفیہ نے اور وہی امام بنے وہی انہوں نے ان میں سے وہی نے لگے
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے لگے اور انہوں نے لگے

(یعنی ہے کہ سب امام نے اپنے عمل پر ہفت ہے کہ ان میں بہت زیادہ
 تھی)

اس کے معنی ہے
 "كَمَا نَامُوا حَتَّىٰ سَلَفُوا لِمَنْ يَلْبَسُهُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجُوعِ مِنْ
 الْحَدِيثِ ، لِجَعَلٍ وَالْحَدِيثِ أَفْأَلَتْ عِنْدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ اصْحَابِهِ ، وَكَانَ عَارِفًا بِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ"

امام ابوحنیفہ راجح و مستحسن ہمارے کہ ہر مسئلہ میں حدیث زیادہ تحقیق اور تحقیق کرنے سے
 ثابت ہے اور صاحب غمی کے پاس سے کوئی حدیث نہ آئے کہ نہ ایک حدیث اور نہ جاتی تو اس پر عمل
 کرتے تھے اور اصل کوڑ کے اثر اور صحابہ کی حدیث کے اکثر حصے سے جانے والے تھے
 انہی نے امام صاحب کے اصول حدیث کو ایک جگہ جمع کر کے ہم نے امام مسلم کے اصول
 حدیث کے متوازن سے لگے ایک ایک سال میں یہ تمام جمع کیا اور ہمارے یہ کتاب تھیں اس کو اپنی زبان
 ان دن میں کمال فرماتے اور تمام حدیثوں کے لئے کلمہ اور تالیف و تصنیف کا باعث بنے۔
 یہاں ایک اہم سوال پوچھا جاتا ہے کہ امام صاحب نے جو کلمہ فرمایا اس سے یہ
 بات تو مسلم ہو گئی ہے کہ حج اداء کرنے کے لئے اقرار کرنا ہی جائز نہیں اس بات کا علم
 صحابہ سے آیا تھا، یہ جو یہاں علم صحابہ کے شروع میں پرچک حدیث ہادی بات یہاں کی
 جاری ہے ؟؟؟

ترجمہ: اس سوال کی قریح کو ہم نہیں جانتے ہیں یہاں کر کے
 کئی بات: حضرت امام مسلم کے نزدیک حدیث وہ ہے جو صحابہ میں سے کسی شخص سے
 روایت کی جاتی ہے تاکہ امام محمد کے حدیث کی طرف سے اختلاف نہ کرتے ہیں۔

فصل صریح ماہیت و نقل عدل نام القبط: طبع مغل و لا شاہ

(تصنیف لاکھونڈ)
 حج اداء کرنے والی ہے جس کو حج کرنے والے عادل و صحیح امام ہمارے علماء میں اور
 اس میں کوئی ایسی کوئی عقلی یا ظاہری حد سے مخلوق نہ۔

لیکن حضرت امام مسلم کے نزدیک اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی امام صاحب کے
 پاس نہ تھا اور نہ صحابہ میں اور امام محمد میں کہ نہ روایت نہ حدیث نہ تھی۔

وان بلغت رواہ فی الکفر انہ ان یستجیل العادۃ تو اظہر علی

الکتاب (تصنیف لاکھونڈ)

جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر بظاہر ہیں کہ ان سب کے
 ہمہ اہم و اہم کر لینے اور اصل صحیح امام کے آثار (اصول ۱)

دوسری بات: علم صحابہ کے اصول میں سے دوسرا اصول یہ ہے کہ وہ حدیث جو حدیث صحابہ
 سے حدیث صحابہ میں اسے کوئی بات کسی حدیث صحابہ سے منقطع ہو جائے وہ اصل کے لئے
 کافی ہے۔

تیسری بات: علم دوسرا امام کے ہر مسئلہ میں حدیث صحابہ اور حدیث صحابہ صحابہ کی
 ذرا سی باتوں کو جاننا حدیث صحابہ سے زیادہ ایک عمل کے لئے زیادہ اہمیت کی حیثیت
 رکھتے ہیں، تحصیل یہاں کرنے کا یہ ہوش نہیں ہے کہ حدیث صحابہ کے لئے حدیثی کتاب
 اصل اور ہی امام ابوحنیفہ حدیثی کتاب ہیں۔

اس وقت اور نہ سنا تھا ایک امام نے حدیث صحابہ سے جس کو اصل کرنا چاہتے ہیں اور
 وہ ہے کہ امام مسلم کی فقہ کبیر کوئی کتاب ہے، تاکہ کلمہ کبیر نام کی دو کتابوں میں اور
 بیابان کا انتخاب حضرت امام ابوحنیفہ کی طرف سے ان میں سے ایک کے دوسری امام
 اہم کے ساتھ اور حضرت امام ابن علی علیہ السلام کی شرح لکھنے والوں میں سب
 سے صرف امام علی رضی اللہ عنہما ہی کا ہے جو حدیث صحابہ کے دوسری حضرت امام ابوحنیفہ
 ہی کو اصل تھی، اور اس کی سب سے صرف شرح ابوحنیفہ مروی کی ہے جس کو عقلی
 سے اصل بنانے امام ابوحنیفہ مروی کی طرف منسوب کرنا ہے۔

ایک جگہ کا یہ بھی ہے، تو عقلی کلمہ جس کے دوسری حدیثی اور حدیثی ہیں اور اس کی
 شرح دوسری حدیثی لے کے ہے اور امام ابوحنیفہ کی کتاب جس کے دوسری حدیثی حدیث اس وقت
 اور اس زیادہ جانتی ہے سب میں سے ہی اور اور کتب الاولاد لکھتے ہیں اور حدیثی
 احکام دوسری طرف میں امام ابوحنیفہ لکھتے نظر آتے ہیں اور ان میں ایک دوسرے کے
 ساتھ لکھتے نظر آتے ہیں۔

ظاہری حدیث سے حدیث صحابہ کے ہر مسئلہ میں کوئی حدیثی حدیث کے لئے اول
 فرمائے اور حدیث صحابہ کی حدیث اور حدیث صحابہ کے لئے اول حدیثی حدیث کے لئے اول

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیا فقہ اکبر امام صاحب کی تصنیف ہے

- ۱- کیا فقہ کبیرہ امام عظیم کی تصنیف ہے یا فقہ اکبر؟
 - ۲- اگر امام عظیم کی تصنیف ہے تو وہ کون سی فقہ کبیرہ ہے یا امام عادل میں کی شرح کاغلی قاری کی ہے یا مطلع علی دلائل میں کی شرح یا اہلبیت سرمدی نے کی ہے؟
 - ۳- اس کے بارے میں ۱۹۱ سے ماہنامہ سائنس آئی جی جین کوہم قاریج کی کتابت کے لئے فقہ اکبر اور سنی فقہی کرتے ہیں اور اس کے بعد اسل دعا کی طرف متوجہ ہوں گے۔
 - ۴- کبلی رائے: یہ ہے کہ وہ بھی فقہ اکبر امام عظیم کی تصنیف نہیں ہے۔
 - ۵- دہلی رائے: یہ ہے کہ امام عادل والی فقہ اکبر امام عظیم کی تصنیف ہے لیکن اس سے باہر کی وضاحت نہیں ہے۔
 - ۶- تیسری رائے: یہ ہے کہ امام ابو طلیح والی فقہ اکبر امام عظیم کی تصنیف ہے لیکن امام عادل والی فقہ اکبر امام عظیم کی تصنیف نہیں ہے۔
 - ۷- چوتھی رائے: یہ ہے کہ فقہ اکبر چاہے امام عادل والی ہو یا امام ابو طلیح علی والی دونوں امام عظیم کی تصانیف ہیں۔
- مصدقہ دارالافتاء کی تفصیل یہاں ہے
- نوٹ: اس سلسلے میں بات واضح ہونا ضروری ہے کہ امام عادل والی فقہ اکبر کا نام بھی تو فقہ اکبر ہی ہے، کبھی فقہ اکبر کاغلی قاری کا نام لے کر بیان کی جائے گی کسی طرح فقہ اکبر امام ابو طلیح علی والی بھی فقہ اکبر ہے، اور کبھی فقہ اکبر ابو طلیح علی والی بھی فقہ اکبر سرمدی والی ہے، کبھی فقہ اکبر کے نام سے ذکر کی جائے گی اس لئے پہلے سے یہ بات ذہن نشین ہو جانی چاہئے تاکہ بعد میں الجھن نہ پڑے۔
- کبلی رائے: فقہ اکبر امام عظیم کی تصنیف نہیں ہے۔

اس رائے کے مابین افراد میں سب سے معروف ایک تو فرقہ سحران کے لوگ تھے اور سب سے مثالی احوالی اور سب سے اگلا سحران میں رہتے ہیں۔
 فرقہ سحران کا ان کتابوں کے امام صاحب کی تصنیف ہونے سے ان کا رد کیا گیا ہے۔

اس میں کی تصنیف ہے علامہ کبیر والی اس بیان فرماتے ہیں
 فان قلت: ایس لایس صحیفۃ کتاب مصنف؟
 قلت: هذا كلام المصنف، وهو نعم انه ليس له في علم الکتاب تصنیف، و غرضهم بذلك لعل ان يكون الفقه الاکبر و کتاب العالم و المصنف له. (المروری الذی نقیہ علی ما لا یطویر عندنا بعد ان) گزرت یہ سوال کرنے کے امام ابو طلیح کی تصنیف شدہ کوئی کتاب نہیں ہے؟
 تو اس جواب دینے سے پہلے کہہ لیں کہ یہ رائے سحران کی ہے، لیکن امام عظیمی ہے کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف شدہ کتاب نہیں ہے اور امام صاحب کے پیچھے ان کی مرضی یہ تھی ہے کہ فقہ اکبر ابو امام عظیم کی امام صاحب کی تصنیف ہونے سے ان کی جاننے کہ یہ کتاب امام صاحب کی تصنیف ہے۔

ان کے اس دعوے کی وجہ یہ ہے کہ امام صاحب نے اہل بیت اور اہل بیت کے اکابر سے اہل بیتوں کی تفصیل میں کتاب میں ذکر فرمائی ہے اور سحران کے دہلی کی اصل میں ہے کہ کبھی امام صاحب خود سحران تھے لہذا انہوں نے کوئی کتاب امام صاحب کے لئے نہیں لکھی بلکہ اہل بیتوں کے یہ وہ تصنیف انصاری کی تصنیف ہے۔ لیکن یہ دعویٰ فقہ اکبر، باہم ہے کہ کبھی اہل بیتوں نے علامہ کبیر والی سے اس لئے علامہ کبیر والی کے ہاتھ کی کوئی بھی کتاب اپنی انھوں نے کبھی نہیں اور انہوں نے کوئی کتاب خود لکھا ہے، یہ دونوں امام ابو طلیح کی تصنیف شدہ ہیں اور ان بات پر اہل بیت کے علماء کی ایک کثیر جماعت کا اعلان تھا، ان بات سے اس کا خلاف کرنا ممکن نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

صحیح النسخۃ فی اسی حیضۃ و اندر یہ علیہ

انظر تاریخ الادب العربی لسور کلغان ص ۲۳ ج ۳ و تاریخ

الثراث لغو لانسوز کین ص ۳۲ ج ۲ و علیہ الاسلام ۱۱۲

۱۲۳ و کتاب ابو حنیفہ و از لاء السلفیہ لایس زمرہ

۱۸۶ و ۱۸۷ اوضحی الاسلام لاحمد امین ۱۹۹ ج ۱

(اصل درج ۵۵)

مشرفین میں سے تین لوگوں نے امام اہم کی طرف ہی کتاب کی نسبت سے بحث کی ہے ان میں کامل رہنما ابو نعیم ہے جس نے تاریخ ادب امری ص ۳۳ ج ۳ میں ان کتاب کی امام صاحب کی طرف نسبت سے ان کا کیا ہے اور اس کی تردید کرتے ہوئے ابو نعیم کین نے تاریخ اثراث ص ۳۲ ج ۲ میں یہ فرمایا کیا ہے کہ یہ کتاب امام صاحب کے ہاں ہی مرتب کردہ ہیں جو اسے چھین لینی کے نام لکھے ہوئے لگا کے کہ کتاب امام صاحب کا ہے لکھا ہے اور اگر یہ بیان آج تک کے بارے میں صاحب علیہ ص ۱۱۲ ج ۲ نے لکھا ہے کہ اس نے فرمایا کہ یہ امام صاحب کی طرف نسبت کرنے سے ان کا کیا ہے لیکن یہ تو امام صاحب کی تصنیف ہے اور امام صاحب نے اپنی کتاب ابو حنیفہ و از لاء السلفیہ لایس زمرہ ص ۱۱۲ ج ۲ میں فرمایا کہ یہ امام صاحب کی طرف نسبت کرنے کے بارے میں اللہ کا بار کر کے لینی کی تالیف ہے اور ابو نعیم ص ۱۱۲ ج ۲ میں یہ فرمایا کیا ہے کہ کتاب کبریہ ہمارے ہاں نہیں ہے اور امام صاحب کی تصنیف ہے۔

دوسری رائے: دونوں فتاویٰ کبریہ امام اہم کی تصانیف ہیں۔

دوسری رائے اس رائے کو دیکھیے۔

پہلا حصہ یہ ہے کہ کتاب کبریہ امام اہم کی تصنیف ہے لیکن اس بارے میں یہ دعویٰ ہے کہ وہ لوگوں کی تالیف ہے۔

دوسرا حصہ یہ ہے کہ دونوں فتاویٰ کبریہ امام صاحب کی نسبت سے امام صاحب کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی نسبت سے امام اہم کی تصانیف ہیں۔

دوسری رائے کا یہ حصہ:

تیسرا حصہ امام نے اپنی عمر میں امام صاحب کی کتاب کا نام لیا ہے

وللصائم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الفکر الاکبر، و کتاب وصیۃ النبی،

و کتاب العالم والمعلم و رواہ عن ابو حنیفہ، و کتاب فرقہ علی

الطہریہ، و العلم بر احوال و شرفاً و حرماً و قریباً و بعداً، مدوینہ

رحمۃ اللہ علیہ

اور امام اہم کی تصانیف میں سے فتاویٰ کبریہ امام صاحب میں اپنی کتاب صحیح زہراہ فرمائی ہے یہیں امام صاحب نے کتاب شرفی و طریب ص ۱۰۲ ج ۱ کے پہلے طرف لکھا ہے امام صاحب کی فتاویٰ کبریہ ہے۔

ان دونوں فتاویٰ کبریہ کی کتاب میں حضرت امام اہم نے اپنی نسبت والی عبارت کے ساتھ لکھا ہے کہ ان کی تصنیف حضرت امام صاحب نے فرمائی ہے اور ان کے بارے میں یہ رائے ہے کہ امام اہم کی کوئی کتاب نہیں ہے یہ اصل فتاویٰ امام صاحب کی تالیف ہے اس بارے میں امام صاحب نے فرمایا ہے کہ امام صاحب نے امام اہم کی تصانیف سے امتناع فرمایا ہے

فتاویٰ کبریہ امام صاحب نے لکھی ہیں امام اہم نے کوئی کتاب لکھی نہیں تھی۔
 امام صاحب نے فرمائی ہے کہ امام اہم نے کوئی کتاب لکھی نہیں تھی۔

فتاویٰ کبریہ امام صاحب نے لکھی ہیں امام اہم نے کوئی کتاب لکھی نہیں تھی۔

تیسری رائے: امام صاحب نے فرمائی ہے کہ امام اہم نے کوئی کتاب لکھی نہیں تھی۔

امام صاحب نے فرمائی ہے کہ امام اہم نے کوئی کتاب لکھی نہیں تھی۔

امام صاحب نے فرمائی ہے کہ امام اہم نے کوئی کتاب لکھی نہیں تھی۔

انہما کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے۔

اس طرح کی بات خواہ سب سے بھی درست ثابت ہو

آپہا رہا ہے۔

”والہذا انکرھا المعزلة و نسوھا علی محمد بن یوسف البخاری

المعروف باسمی حنیفة لما فیھا من ابطال اصولہم الفیحاء“

(شہادت برہم ۳۳)

اور اس بات کا معزول نہ ان کا کیا ہے کہ فقہ کبیرا ہم صاحب کی تصنیف ہے اور انہوں نے اس کو کفر بنیافت بخاری کی تصنیف قرار دیا ہے۔ ان کی کتبت اور حنیفیگی۔ اور معزول کی طرف سے اس طرح کی حرکت کے جوہر بھی ان کتابوں سے ان کے حضرات کا رد ہوتا تھا۔ انہوں نے بھی کبیرا ہم صاحب نے کوئی کتاب ہی نہیں لکھی تاکہ نہ دیکھ سکیں اور نہ بیکہ ساری۔

اور اس طرح کی بات علامہ کوفی نے بھی کی ہے ان کے الفاظ میں:

فان قلت ایس لایس حنیفة کتاب مصنف ! قلت هذا کلام

المعزولة ، وهو یوم انه ایس له فی علم الکلام تصنیف ،

و غیر ذلک بل ملک نفسی ان ینکون الفقه الاکبر و کتاب العالم

والمعقول له (۱۱۱) (۱۱۰)

اگر ہو سکے کہ کبیرا ہم صاحب کی تصنیف کو کوئی کتاب لکھی ہے تو میں ہیوں گا کہ یہ معزول کا کلام ہے۔ لیکن ان کا دعویٰ یہ ہے کہ کبیرا ہم صاحب کی تصنیف لکھی ہے۔ معزول کے قول کی وجہ یہ ہے کہ فقہ کبیرا ہم عالم صاحب کی وہ صاحب کی تصنیف شدہ کتاب ہونے سے بھی کہتا ہے۔

— ☆ —

دوسری رائے کا اور قصور اور بھی دکھائی دیتا ہے۔ وہ یہ کہ انہوں نے فقہ کبیرا ہم

ان پہلی رائے اور دوسری رائے اور تیسری رائے اور چوتھی رائے سے ہیں۔

دوسرے اس وجہ سے کہ بعض حضرات علامہ ابن رشد کو اپنی رائے اور جوہر میں جن کوئی

علامہ کو انکوڑی علامہ اور علامہ ابن رشد سے بعض اور کو انکوڑی رائے اور جوہر میں جن کوئی

جوہر کو انکوڑی رائے اور جوہر میں جن کوئی علامہ اور جوہر میں جن کوئی علامہ اور جوہر میں جن کوئی

ہم نے اس موضوع پر دیکھا ہے کہ جیسے حضرات نے بھی ایک فقہ کبیرا ہم صاحب کی

تصنیف بیان کر دوسری رائے کا دیکھا ہے کہ ان کو انکوڑی رائے اور جوہر میں جن کوئی

جوہر میں جن کوئی علامہ اور جوہر میں جن کوئی علامہ اور جوہر میں جن کوئی

(۱) بعض حضرات نے ایک کتاب سے آگے اور دوسری تک بارہائی کی وجہ سے ایک

کتاب کا نام تصنیف ہونے سے ان کا ایک اور دوسری قرار دیا ہے۔

(۲) بعض حضرات نے ان کتاب میں مذکور ایک مسئلے سے ان کو انکوڑی رائے اور جوہر میں جن کوئی

ایک کتاب کا نام تصنیف ہونے سے ان کو انکوڑی رائے اور جوہر میں جن کوئی

(۳) بعض حضرات نے ان کتابوں کی دستاویز کو ایک ایک کتاب کا نام تصنیف کی طرف اشارہ

کیا ہے اور دوسری رائے اور جوہر میں جن کوئی

(۴) بعض حضرات نے تصنیف میں جو ایک کتاب کا نام تصنیف ہونے کا

قرارداد دوسری رائے اور جوہر میں جن کوئی

دارالافتاء میں حضرات کے خیالات سے ثابت ہوتا ہے انہوں نے یہ وہ کتاب کو

دیکھا ہے اور ان کے بارے میں یہی مصلحت حاصل کرنے کے بعد چاہتی ہے کہ ان

دو کتابوں کا نام تصنیف ہی میں ان کی تحصیل سبب ان میں اختلاف نہ ہوتے۔

(۱) علامہ ابن رشد نے اپنی تصنیف میں جوہر میں جن کوئی علامہ اور جوہر میں جن کوئی

یہ نام تک تصنیف کیا ہے اور جوہر میں جن کوئی علامہ اور جوہر میں جن کوئی

میں آپ نے ان کی رائے سے ایسی ہی ہے جس کو یہاں ذکر کرنا موضوع کو عمومی

کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ان کا قصور یہاں ہے کہ ان کو کبیرا ہم صاحب اور جوہر میں جن کوئی

کبیرا ہم صاحب اور جوہر میں جن کوئی علامہ اور جوہر میں جن کوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

والعالم والمعلم اور عالم عام اسکا حق اور صحت عام اسکا مقصد اس کی تعالیف ہیں اس میں اس کے شاگردوں کے نقلی تحریروں کی بات نہیں جس سے ایک کا حق کار اور دوسری کا اثر ہوا پایا جاتے۔

علامہ ابن کثیر کی ایک جگہ فرماتے ہیں:

ومما يذكر من مؤلفات الاقمن من كتب ابن حنبله رحمه الله تعالى كتب الراي الاكبره فمن ابي العوام وكتاب الصحاح الصحاحه واكثره ابو العاصم العامري وسعود بن ابي شيبة وكتاب الصحاح لاكثره العباس بن مصعب في تاريخ مرو وكتاب السير وكتاب الاوسط او القطفه الاكبره او القطفه الاوسط او كتاب العالم والمعلم او كتاب الرد على القدرية و اوله رسالة الى عثمان بن ابي عامر وحدثا وصاحبا كتبها لعدد من اصحابه او هذه الكتب المشهوره (ابن حجر عسقلاني ص ۱۸)

قد فرما دیں کہ اس سے امام مسلم کی کتاب کی درست میں ان لوگوں نے ترمذی کی ہے اس میں ابو العوام کے نقلی کتاب فرماتے ہیں ابو العوام کے نقلی اختلاف صحابہ اور عباس بن مصعب کے نقلی کتاب صحیح اور ابو العوام کی کتاب میر تقی میر تقی فرماتا کہ کتاب عالمہ مسلم کتاب ردقہ بن مسعود اور اس نام صحابہ کا نقلی اس کے امام ایک روایت اور صحابہ صحابہ کے امام صحیحہ و صحیحین امام مسلم نے نقل فرمائی ہیں یہ امام صاحب کی مشہور کتاب ہیں۔

علامہ ابن کثیر کی روایت امام مسلم کے خط سے نقل فرماتے ہیں:

او من الكتب المتروكة عن ابن حنبله في الطبقة كتاب القطفه الاكبره روایہ ————— وكتاب القطفه الاوسط روایہ
والعالم والمعلم روایہ ————— ورسالة ابي حنبله الى علي

toobaa-elibrary.blogspot.com

روایہ ————— واما في حنبله وصاحبا اخرى لعدد من اصحابه

(ابن حجر عسقلانی ص ۲)

امام ابو حنیبلہ نے علم حدیث میں اس کی بطور علمی روایت فرمائی ہے اس میں اس کے ایک تو تھا کہ میرے دور میں کتاب نقل فرماتا ہے اور عالمہ مسلم ہے اور ایک روایت ہے کہ اسکا حق کے نام آپ نے نقل فرمایا تھا اور اس کے علاوہ ایک جگہ صحابہ میں اس کا نام نے اپنے مختلف اختلاف ذکر فرمایا ہے۔

اس امر سے اس جو نقلی صحیحین میں اس کا نام ہی صحابہ کو فرمائی ہے اس کتاب کی اعتبار ان کے علاوہ ہاتھ جہاں محمود میں اس کے بارے میں حنیبلہ سے ذکر کی ہے۔

اس امر سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ علامہ کو فرمائی ہے کہ:

شرح بعض الحشوية ، و دست كلمة من الشرح في رواية عبد الله النهرواني المنجس من (النهاروي باسم القطفه الاكبره ، فصحها الحشوية مدني المنصور ، وهي مرفوعة في الرواية ، كما يظهر من شروع اجل السنة للكتاب

اس کی اصل میں منقول ہے شروع صحیح ہے اور علامہ نے یہی جوابی کلمہ میں سے ہے اس سے ظاہر ہے کہ امام ابن حنیبلہ کا کلمہ کہ ان الفاظ کا ذکر فرماتا ہے وہ ایک زمانے سے اس امر سے کہ اس وقت یعنی کلمہ آری ہے یہاں یہ بات نقل السنہ کی شروع سے صحابہ اور یہ ظاہر ہوتی ہے

(ابن حجر عسقلانی ص ۱۸) امام صاحب میں سے ہیں جنہوں نے امام ابن حنیبلہ کی روایت کا نقل فرماتا ہے کہ علامہ نے فرمایا ہے آپ نے جامع صحیح سے نقلی نقل فرمائی ہے اور اس کا نقل کرنے کے لئے اصول میں ہی امام مسلم اپنی صحیحہ کے عنوان میں نقل فرمایا ہے اور انہوں نے اس خط سے اس کا نقل فرمایا ہے امام مسلم کی تصانیف میں وہی حکیم کا ہے اور ان لوگوں نے اس کا نام امام حکیم میں لیا ہے اس میں زیادہ تر مشہور صحیح ہیں جن کی

تصنیف انہوں نے جالیہ میں گزارائی ہے آپ ارادت ہے:

- ۱. مصنف علی الامام ابن حنیفہ الکتاب العالیہ: ۱. الفقه الاکبر
- ۲. بروایہ حسانہ بن ابی حنیفہ: ۲. الفقه الاکبر بروایہ ابن مطیع
- ۳. العالم والمعلم بروایہ ابن یونس
- ۴. رسالۃ الامام ابی حنیفہ الی عثمان بن
- ۵. الوصیۃ بروایہ ابن یونس
- ۶. الکتاب المصروف بکتاب مع بیان نسب الی مؤلفہ لشمسہ ج مد
- ۷. الصحیحۃ وعلل علی صحیحۃ النسب الی ابن حنیفہ ام علی داخلة

غیر صحیحہ (اصل تاریخ ۱۰۵۰ھ)

امام اعظم کی طرف سے کتب مشہور کی جاتی ہیں، یہ ہیں: فقہ کبریٰ (روایہ ابو حنیفہ کی روایت کے ساتھ) ۱۰ فقہ کبریٰ (مطالعہ علی کی روایت کے ساتھ) اور اس کے اختصار کا نام بھی دیا جاتا ہے، ۱۱ العالم والمعلم (عالم و معلم) بروایت ابن حنیفہ کا مختصر متن کے نام تھا امام ابو حنیفہ کی روایت کے ساتھ، ۱۲ امام ابو حنیفہ کا مختصر متن کے ساتھ اور آپ کے ساتھ بروایت ایک کتاب کی تصانیف بیان کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس کا اضافہ امام اعظم کی طرف سے ہے اور کس کا نہیں ہے۔

انکوار صاحب فقہ کبریٰ کا اضافہ بھی کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

وهي رسالة تشمل على اصول الدين . كمسائل الصفات والایمان والشكر والمواة والمعاد بعبارة سهلة وجيزة من غير اقله لتفصيله وثالث هذه الرسالة شهرة واسعة وتصدي لشرحها غير واحد من اهل العلم حتى بلغ عدد شروحاها نحو الی خمسة عشر شرحا لازال کثیر منها مخطوطة ما عدا شرح علی القرطبي والمغسلاوی فهما مخطوطان (اصل تاریخ ۱۰۵۰ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو اصول دین کے مسائل پر مشتمل ہے جس میں مسائل محتاطہ ہدی ایمان، فکھ، روایات، حدود، ایم، ایجاب، انکھار، کتب آسان، مہارت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس میں تصنیف، اہل کتب، بیان، کتب کے..... اور اس رسالہ کا بہت زیادہ شہرت حاصل ہو گئی ہے، اور بہت حد تک علم نے اس کی شہرت حاصل کی ہے جس کی حدود چاروں کے قریب ہے اور اس میں حد اکثر فقہاء ہیں اور ان میں شامل قاری اور علامہ عسکری کی شرح بھی ہو گئی ہے۔

یہ انکوار صاحب کی تصنیف ہے لیکن اب فقہ کبریٰ شروع ہو چکی ہیں جن میں اہل نقل و عمل قرنی سے تواتر اعظم پتہ اور کتب سے حاصل کر لی گئی اور معروف اور معلوم کی شرح کراری سے کتب کی ہیں۔

اور مصنفین میں سے جس نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے ان کے نام بھی انکوار نے لکھے ہیں جن کی تحصیل ہوا ہے۔

ابن کثیر نے اپنی کتاب شرح ۲۰۵۰ھ میں

عبدالقادر عسکری نے اپنی کتاب شرح میں مرقی ۲۰۰۰ھ اور اصل تاریخ ۱۰۵۰ھ میں

ابو اسفلر اسرقانی نے اپنی کتاب شرح علی تاریخ ۱۰۳۰ھ میں

تاریخ نے اپنی کتاب اصول دین میں اور کتب اسرار علی تاریخ

ابن کثیر نے اپنے کتب اور فتاویٰ ۵۳۰ھ میں

ابن کثیر نے اپنی کتاب شرح اصول دین ۱۰۳۰ھ میں

خالد بن ابی نے اپنی کتاب شرح علی تاریخ

ابن ابی اسفلر نے اپنی کتاب شرح علی تاریخ ۱۰۳۰ھ میں

امان کتب عسکری نے اپنی کتاب شرح علی تاریخ ۱۰۳۰ھ میں

علی حنیفہ نے اپنی کتاب کتب فقہین ۱۰۵۰ھ میں

مرد و عورتوں کی اسی نے اپنی کتاب بیان فرمائی ہے کہ امام غزالی نے امام غزالی کی اس کتاب کو کفر کا خلاف ثابت کیا ہے جو امام غزالی نے اپنی فتویٰ کی، اس سے متعلق ہے اور اس کی شرح غزالی نے کی ہے اور ان کے لئے کورنگی ہے اس کتاب کی تفسیر کی ہے جو غزالی نے اور بعض عرب کی وزارتوں میں لکھا ہے اس کتاب کی تفسیر میں ان کی بات سمجھنی کی گئی ہے۔
 اور ان کو جو غزالی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اس کا خلاف کرنا ہے اور ان کو

وہو رسالہ بحسب فیہ الامام ابو حنیفہ، عن اسئلۃ للمیلادہ ای مطبعہ البیہی، وہی معارفہ لتماما لروایۃ حسان بن ابی حنیفہ، حیث ان هذه الرسالة عبارة عن اجوبة لمفسلة لاسئلة ای مطبعہ، بخلاف روایۃ حسان بن ابی حنیفہ فیہی عبارة عن عرض مختصر وسهل لمسائل اصول الفیہ، والآراء الفیہی تصویباً هذه الرسالة لا یتختلف علیہا عن الآراء الموجودة فی رسالته الاخری المنسوبة الیه لیس انہ اسبب فی مسائل القضاء والقدر وبعض مسائل الامکان، ویظهر، والله اعلم، انہا ليست من تالیف الامام مینشرہ، بل من تالیف للمیلادہ ای مطبعہ البیہی، جمع فیہا دعوی الامام وغزالی، لذا بقول البیہی عن ای مطبعہ البیہی: وصاحب کتاب الفقه الاکبر، فیہ اشارت الی ان الکتاب لیس من تالیف الامام وحمده الله تعالی، وانما هو تالیف ای مطبعہ البیہی، וכذا قال الذکوری، (ابو مطبعہ صاحب ای حنیفہ وصاحب کتاب الفقه الاکبر، (اسئلہ الخ ۱۲۰)

ہر ایک ایسا رسالہ ہے جس میں امام ابو حنیفہ اپنے شاگرد ابو حنیفہ کے حوالے سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر ایک ایسا رسالہ ہے جس میں امام ابو حنیفہ اپنے شاگرد ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کی کتاب کو کفر کا خلاف ثابت کیا ہے جو امام غزالی نے اپنی فتویٰ کی، اس سے متعلق ہے اور اس کی شرح غزالی نے کی ہے اور ان کے لئے کورنگی ہے اس کتاب کی تفسیر کی ہے جو غزالی نے اور بعض عرب کی وزارتوں میں لکھا ہے اس کتاب کی تفسیر میں ان کی بات سمجھنی کی گئی ہے۔
 اور ان کو جو غزالی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اس کا خلاف کرنا ہے اور ان کو

وہو رسالہ بحسب فیہ الامام ابو حنیفہ، عن اسئلۃ للمیلادہ ای مطبعہ البیہی، وہی معارفہ لتماما لروایۃ حسان بن ابی حنیفہ، حیث ان هذه الرسالة عبارة عن اجوبة لمفسلة لاسئلة ای مطبعہ، بخلاف روایۃ حسان بن ابی حنیفہ فیہی عبارة عن عرض مختصر وسهل لمسائل اصول الفیہ، والآراء الفیہی تصویباً هذه الرسالة لا یتختلف علیہا عن الآراء الموجودة فی رسالته الاخری المنسوبة الیه لیس انہ اسبب فی مسائل القضاء والقدر وبعض مسائل الامکان، ویظهر، والله اعلم، انہا ليست من تالیف الامام مینشرہ، بل من تالیف للمیلادہ ای مطبعہ البیہی، جمع فیہا دعوی الامام وغزالی، لذا بقول البیہی عن ای مطبعہ البیہی: وصاحب کتاب الفقه الاکبر، فیہ اشارت الی ان الکتاب لیس من تالیف الامام وحمده الله تعالی، وانما هو تالیف ای مطبعہ البیہی، וכذا قال الذکوری، (ابو مطبعہ صاحب ای حنیفہ وصاحب کتاب الفقه الاکبر، (اسئلہ الخ ۱۲۰)

ہر ایک ایسا رسالہ ہے جس میں امام ابو حنیفہ اپنے شاگرد ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کی کتاب کو کفر کا خلاف ثابت کیا ہے جو امام غزالی نے اپنی فتویٰ کی، اس سے متعلق ہے اور اس کی شرح غزالی نے کی ہے اور ان کے لئے کورنگی ہے اس کتاب کی تفسیر کی ہے جو غزالی نے اور بعض عرب کی وزارتوں میں لکھا ہے اس کتاب کی تفسیر میں ان کی بات سمجھنی کی گئی ہے۔
 اور ان کو جو غزالی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اس کا خلاف کرنا ہے اور ان کو

وہو المسطور باسم الفقه الاوسط مسؤلہ عن الفقه الاکبر بروایۃ حسان بن ابی حنیفہ، ولم يعرف باسم الفقه الاوسط الا عند بعض الحنفیۃ المتأخرین، کتالیفی فی الشرائع المبرمہ، ۱۲۸، والزیبیدی فی المجالس سادات العظمیٰ ۱۳ ج ۱۱، وقد نقل منه ابن نسیم فی الحویلی ضمن مصنفه الفقاری ۳۶ ج ۱، وابن شداد فی العلو: ۱۱۰، وابن القيم فی اجماع الصحیح ج ۱

والشہسی فی العلوی ۱۰۱، بسوہ القلہ الاکبر علیہا وقد نشرہ
 محمد زاهد الکنوزی فی القاهرہ سنہ ۱۳۳۸ھ، وطبع فی
 المحدث مع شرح محمد بن محمود الحنفی السمرقندی سنہ
 ۱۳۲۱ھ، ولہ کتلک شرح آخر بعنوان نظم اللہ فی شرح
 القلہ الاکبر تألیف عبد اللہ الحنفی طبع ۱۳۰۵ھ

(مسئلہ نمبر ۱۱۲)

یہ سوال فقہاء کے نام سے بھی پھا ہوا ہے اور اس کے اس نام سے اندازہ بھی ملتا ہے
 اولیٰ فقہاء کبیر سے تعلق کیا گیا ہے اور فقہاء کبیر کا نام بھی بخاری اور اشعری کے استعمال کیا
 ہے، ان میں علامہ ابن حبان، کتابات المروم ۳۹۰ میں اور علامہ ابوی، کتابات
 المصنفین ۳۰۷ میں اور ابی حاتم نے نام ابن کبیر سے ملے ہیں جو مولانا ابی حاتم نے اپنی
 ضمن میں نقل کیا ہے اور نام ابن کبیر اپنی کتاب الملو ۱۰۱ میں اور نام ابن کبیر نے اپنی
 کتاب الملو ۱۰۱ میں نقل کیا ہے اور علامہ ابی حاتم نے اپنی کتاب الملو ۱۰۱ میں
 ہی کبیر کے نام سے نقل کیا ہے:

یہ واقعہ بخاری کی بات سے لیکن جو ابی حاتم نے اپنی کتاب اور علامہ ابی
 کنوزی نے علامہ سے ۱۳۳۸ھ میں فقہاء کبیر کے نام سے نقل کیا ہے اور علامہ ابن
 کبیر کے نام سے ابی حاتم نے مولانا ابی حاتم نے اپنی کتاب الملو ۱۰۱ میں اور نام ابن کبیر نے اپنی
 اور اس کی ایک اور شرح ہے علامہ ابی حاتم نے شرح اللہ کبیر کے نام سے جو ابی حاتم
 کی تالیف ہے۔

ابو حاتم نے اس کتاب سے دور سے پتہ چکا کہ وہ ہے ہیں

نکلی ہے جسے کہ ان کے کتبوں میں وہ نام نہیں ملتا ہے اس لیے کہ اس کا نام
 تو ہمیں مشہور ہے کہ لیکن فی الوقت ان کا نام نہیں ملتا ہے کہ یہ ابی حاتم کے نام
 کتاب کی نام اور کتاب سے ان کا نام ہے کہ ابی حاتم نے پتہ چکا کہ وہ ہے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان کے بیچے اور ان کے دیگر سے فقہاء کی خاطر سامعین کا نتیجہ ہے اس لیے اس طرح فقہاء کی کتاب
 علامہ کے کتبوں کو سامنے رکھا کہ اس مقام تک پہنچی ہے اس لیے اس طرح اس کا نام ابی حاتم ہی ہے اور
 فقہاء کبیر کی نسبت کا لفظ ہے اور نام ابی حاتم کو اگر ایسے فقہاء کو پھر نہیں مانے جو ان کی سزا
 سامنے کو کتب کرتے۔ اس سے یہ لگتا ہے کہ اس کا نام ابی حاتم کو اگر ایسے فقہاء کو پھر نہیں مانے جو ان کی سزا
 محبت سے نہیں لڑتی اور نتیجہ میں وہ نام ابی حاتم کی نسبت ہی نہیں ہیں۔ اس میں جو عدل میں
 نام سامنے مانے فقہاء کو اس کا نقل ہی کر دیا کرتے تھے۔ اور اس کو ابی حاتم ہی اس
 کو پھر کر دیا کرتے اس لیے اس طرح کتاب ابی حاتم ہی کو ابی حاتم ہی سے اس کا نام پڑا ہے۔
 اس لیے اس کا نام ابی حاتم ہی سے اس طرح کتاب ابی حاتم ہی کے نام سے اس کا نام پڑا ہے۔
 طبع علی کے نام سے کیا ہے۔

اور دوسری جگہ اس طرح بھی پتہ چلتی ہے:

"فما عمل العلم مطلق علی انه لا یصح به فی الروایۃ لکن وہ یصح
 . بل کتابہ ابو حاتم . وینسخ اعلیٰ العلم علی تضعیفہ . لیسئلہ لا
 یصح علیہ" (مسئلہ نمبر ۱۱۳)

کمال میں اس بات سے قطعاً یہ نہیں کہ ان کی روایت کو قابل اعتناء نہیں سمجھتا ہے کیونکہ
 ان کا نام ابی حاتم ہی ہے اور ان کے نام سے ان کی تخریج کی ہے۔ اور اولیٰ حاتم نے ان کی
 تضعیف کی ہے
 اگر اس تخریج کو بھی یہ تحقیقات مان بھی لیا جائے تو یہ ساری تخریجوں کے روایت جو عدل
 کے نام سے ہے۔ اور اس میں کوئی نام نہیں لڑا ہے اور ان کے نام سے اس میں مذکور
 مسائل کو پتہ چکا کہ اس کا نام ابی حاتم ہی ہے

"و الأراء التي نسجت بها هذه الرسالة لا تختلف غالباً عن الأراء
 الموجودة في رسائل الأعمري المتسوية إليه . غير أنه أصعب في
 مسائل القضاء والقدر وبعض مسائل الإيمان" (مسئلہ نمبر ۱۱۴)

اس رسالے میں جتنے مسائل ذکر ہیں وہ سب سے حدیث میں مذکور مسائل سے منتخب
 تھے ہیں اگرچہ اس رسالے میں فقہ احمدیہ پر عمل مسائل ایمان کو بہت کے ساتھ بیان
 کیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں دو کتابیں تیار کی گئی ہیں، پہلی مسائل کبیرہ کے بیان کردہ مسائل
 امام صاحب کی طرف منسوب ہے دوسری کتب سے منتخب تھیں ہیں، بلکہ ان مسائل میں ان سلیب
 کے بارہ اضافات کی ہے جو یہ سلیب قابل عمل ہوئی چاہئے۔ دینی ایسے متن کے اندر جہاں
 نے اس پر تنقید کی ہے اور اس سلیب میں حلف سے میں معرفت الاستاثر اور مؤید کی کیفیت سے
 قابل ہے اور شرط اور طریق۔

(۳) علامہ ابی حنیفہ شامی امام اعظم کی تاریخ موعودہ اربعین میں آپ کی
 بیانات کا تذکرہ کرتے ہوئے طور تعلیم کی تعلیم معتمد علامہ عبدالرشید شامی کے
 حوالے سے فرماتے ہیں:

لفظ لیست انه رحمہ اللہ تعالیٰ الف فی علم الکلام الفقه الاکبر
 والفقه الاوسط وکتاب العالم والمعلم وکتاب الرسالة فی
 مناقب بن سلیمان صاحب التفسیر، وکتاب الرسالة فی عثمان
 لقیہ بصرہ، وکتاب الوصیة وهی وصایا عدة الاصحابہ رحمہم
 اللہ تعالیٰ (پہلی اربعین ص ۸۸)

یہ بات ثابت ہے کہ امام اعظم نے علم کلام میں بھی کتب تصانیف کی کتاب العالم بالمعجم
 دیکھ، رسالہ شامی بن سلیمان صاحب کتب کے نام ہر ایک رسالہ کی ہر جگہ ان کے نام
 اور اپنے شہداء صاحب کے نام لکھے یا تیسری فرم فرمائی ہیں۔

(۴) علامہ ابن عبد الرزاق حنفی آثار الایمان میں اسی مکتب کے حوالے سے
 فرمے ہیں:

شرح بہ مختصرہ الموسوم "بالاصول المفیدہ للإمام ابی حنیفہ

"الذی جمیعہ من تصویب کتب الإمام ابی حنیفہ وحسن اللہ علیہ
 ، الذی اسلامہا علی اصحابہ من الفقه الاکبر وروایہ ابنہ حماد
 والفقه الاوسط وروایہ ابی مطیع الحکم بن عبد اللہ الملقبی ،
 والموصیة ، والرسالة فی ابی عثمان البلی فی الارجاء ، کتھاها
 روایة الامام ابی یوسف الانصاری ، والعالم والمعلم وروایة ابی
 یحییٰ حفص بن سلم السمرقندی ، (آثارہ طبرہ ص ۶)

اس میں نے امام صاحب کی کتب کی عبارت میں سے منتخب کیا تھا جس کو علامہ امام صاحب نے
 اپنے حوالہ کے ساتھ لکھا تھا اس میں امام صاحب کی کتب میں سے ایک تذکرہ ہے
 جس کو امام صاحب نے اپنے حوالے سے لکھا ہے کیا تھا اور حوالہ جس کو امام ابو یحییٰ نے
 لکھا ہے اور صحت اور رسالہ عثمان بن عفان کے حوالہ سے لکھا تھا یہ دونوں امام ابو
 یحییٰ کی روایت کے ساتھ متوال ہیں اور العالم بالمعجم جو ابی حنیفہ کی روایت کے ساتھ
 متوال ہے۔

(۵) آثار حنفیہ وعلوم اہل بیت کا مجموعہ:

آثار حنفیہ وعلوم اہل بیت (مجموعہ مطبوعہ) حنفی ہے یہاں حنفی عقیدت کے اپنی کتاب شرح
 عقیدہ اہل بیت میں چار کتابتوں پر اسی کاغذی قاری والے نسخے سے استناد کیا ہے اور ایک
 کتاب پر اسی کاغذ والے نسخے سے استناد کیا گیا ہے۔

پہلا کتاب

"فائدہ لکھنا کتاب علوم اصول الدین اشرف العلوم اشرف العلوم
 وشراف المسلمون ، وهو الفقه الاکبر بالنسبة فی فقه الفروع ،
 والھذا سنن الإمام ابو حنیفہ وحمہ اللہ تعالیٰ ما قالہ وجمعیہ فی
 اوراق من اصول الدین الفقه الاکبر " (شرح عقیدہ اہل بیت ص ۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فقہاء علم میں سے افضل ترین علم رسول اللہ ﷺ کا علم ہے اور وہ ہے کہ کسی علم کی فضیلت اس کے اور ہے یا اسے دینی نصیحت کے لحاظ سے ہے اس لیے فریضہ کی افلاک کے مقابلے میں ان کو فقہا کہہ کر لیا ہے اور اسی نے امام اعظم نے فرمایا کہ یہ علم جو لوگوں کے عقائد سے ان کے لیے ہوتے اور حقیقی میں امتحان کیا ہے اس کو اصول دین کے نام سے متوج فرمایا ہے اور یہی وہ کتاب ہے جو ہر شیخ فقہا کو کہلاتی ہے۔

اس عبارت میں چونکہ کسی خاص تنظیم کی وضاحت نہیں ہے اس لیے یہاں سے کوئی مخصوص نسخہ روایا نہ سمجھیں۔

اور مقام: "کتاب ابوحنیفہ کا فقہ کبیرہ میں اس طرح کام ہے۔

لا یشک فیہما من مصلحتہ... وصفت کلہا عوالم مصلحت الصلواتین "علم لا کلمتہا ویقدر لا کفرہا ویروی لا کفرہا" (شرح منہج الطالبین ص ۱۵)

اس کی تفسیر سے اس کے مقابلہ کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔ اور اس کی مادی مصلحت اس کی فقہی مصلحت کے خلاف ہے۔ یہ جانتا ہے لیکن وہ اسے جاننے کی طرح نہیں جانتا اور وہ تو بدعت رکھتا ہے لیکن مادی طرح کی خدمت نہیں رکھتا اور وہ دیکھتا ہے لیکن مادی سے کچھ کی طرح نہیں دیکھتا۔

یہ مسئلہ ابوحنیفہ دینی فقہ کبیرہ میں موجود نہیں ہے اور مادی ابوحنیفہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

تیسرا مقام

شرح منہج الطالبین ابوحنیفہ دینی فقہ کبیرہ کی حقیقت یہاں کرنے کے دوران ارشاد فرماتے ہیں:

"کل کلام اللہ محفوظ فی الصدور مطروہ بالاسن، منکوب فی المصاحف" (شرح منہج الطالبین ص ۱۵)

بکہ اللہ تعالیٰ کا کلام جنوں میں محفوظ ہوتا ہے زبانوں سے خارج کیا جاتا ہے اور مصاحف میں لکھا جاتا ہے۔

یہ عبارت بھی امام ابوحنیفہ کی ماضی کا ماضی دینی فقہ کبیرہ میں ہے ابوحنیفہ علی دینی فقہ کبیرہ میں نہیں ہے۔

چوتھا مقام

شرح منہج الطالبین اس مقام پر یہاں ابوحنیفہ دینی کے اصحاب کا ذکر ہے وہاں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کا فقہ کبیرہ میں فرماتے ہیں

کلمہ ید ورجہ ونفس کلمہا ذکر تعالیٰ فی القرآن من ذمہ الیہ والوجہ والشفس طہو لہ صفۃ بلا کیف والایقان ان یدہ لغیرہ ونعمہ لان فیہ انطال الصلوة (شرح منہج الطالبین ص ۱۵)

ابوحنیفہ دینی کے لئے ہاتھ چہرہ ہے جس سے جیسا کہ ابوحنیفہ دینی نے قرآن کریم میں ہاتھ چہرہ اور جس کے بارے میں یہاں کیا ہے اور یہ امام ابوحنیفہ دینی کی ایک مصلحت ہے۔ یہ ہاتھ کی کیفیت کے ہیں اس کے بارے میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سے مادیوں کی خدمت یا خدمت کا ہاتھ ہے لیکن اس کا کرنے سے ابوحنیفہ دینی کی ایک مصلحت کا بیان لازم آتا ہے۔

یہ مذکورہ مسئلہ اگرچہ فقہ کبیرہ اور فقہاء وہاں میں متفق ہے لیکن اللہ صرف امام ابوحنیفہ دینی کبیرہ میں مذکور ہیں، لیکن اسے مادیوں کے بارے میں امام ابوحنیفہ دینی کی ماضی کا ماضی دینی کبیرہ میں فرماتے ہیں کہ ماضی دینی کبیرہ کا وہاب دینا کلام ہے؟

پانچواں مقام

ایک مقام پر شیخ عبدالمعز نے فقہ کبیرہ ابوحنیفہ دینی سے استفادہ کیا ہے وہ آپ شرح منہج الطالبین میں مادیوں کے استفادہ ماضی کبیرہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اہل مسائل ایما حنیفۃ عنن قال : لا اعرف ربی فی السیادام فی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس نسبت کے نکتہ کو سامنے رکھنی کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ لوگ جو امام اعظم کے آثار و کتب کی مثال و آثار کے بارے میں بہت حسد کرتے ہیں ان میں سے بھی انہی کے اس باعث یہ اتفاق ہوا کرتی تھیں کیا۔

یاد رہے اس کے علاوہ اور یہ بھی کرتے ہیں کہ ان کتب کی امام صاحب کی طرف نسبت کے بارے میں اتفاق نہیں ہے لیکن جب امام اعظم کے بارے کو ظاہر کرنے کی باعث آتی ہے تو اس وقت اگر امام اعظم کی تصنیف قرار دینے سے اسے اپنے آثار سے منقطع کر کے ہی امام صاحب کی روایت سے ہے اور اس کی تشریح و تفسیر جاری نہ کی ہے۔

اور اس پہلو کے لوگوں کو بھی ظہر میں لیں مگر امام ابو حنیفہ علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں صحت ظہر کرنا ہی نہیں فرماتے تھے۔ یہی واقعہ ہے کہ اگر اصل روایت کو کھردرا کر امام سے روایا جانے تو اصل روایت ہی صحت سے ہونے کی اس کے انہوں نے نام ابو حنیفہ علیہ السلام سے زیادہ سے زیادہ اہمیت لگانے کی کوشش کی ہے ہم نے وہی صحت سے امام ابو حنیفہ کی تصنیف کا لکھا کہ اگر آئندہ صفحات میں قلم لکھا جائے تو امام ابو حنیفہ کو کھرا و کھرا لے کر صحت سے قلم لکھا جائے اور اب یہ لکھ کر صحت سے کہتا ہوں ہے کہ آئندہ صحت سے کہے اسے میں کیا ثابت ہو سکتا ہے اور کیا ثابت کر سکتا ہے۔

چوتھی رائے فقہا کبریا ابو حنیفہ علیہ السلام کی تصنیف ہے اس بارے میں چوتھی رائے یہ ہے کہ صرف ابو حنیفہ علیہ السلام کی کتب کو کبریا کہہ رہے ہیں کہا جاتا ہے امام اعظم کی تصنیف ہے اور روایت کبریا میں کو امام سے اپنے والد امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور اصل روایت میں کی شرح میں ہے امام اعظم کی تصنیف میں ہے۔

یہ نکتہ اگر دیکھا جائے تو فرقہ کلمہ لکھے اس کے مصیبت ہونے میں ملتا۔

اس کتاب سے زیادہ رقم ۶۰۰ روپے سے لکھا گیا ہے یہی نسخہ ۱۹۹۹ء کا ہے اور یہ

اصل اس سے بھی فرقہ کلمہ لکھے تو یہ ایسا ہی نہیں ہوا اور اس کی تصنیف یہ معلوم ہے اور اس نکتے کی شروعات والے نکتے سے ۱۶ ص ۶۷۶ء ۶۷۷ء ۶۷۸ء ۶۷۹ء ۶۸۰ء ۶۸۱ء ۶۸۲ء اور اس سے بھی فرقہ کلمہ لکھے ہیں اور ان کی تصنیف انہیں روایوں میں معلوم ہے۔

اور اس بارے کے قائلین میں زیادہ تر یہ ہے کہ پاکستان کے بعض علماء ہیں جن میں سے خاص طور سے علامہ سید محمد سعید علی نے جو انوار شریعت کبریٰ میں حضرت مفتی عزیز الرحمن نے اپنی تصنیف امام اعظم ابو حنیفہ میں حضرت مفتی محمد عثمان نے امام اعظم شریعت کبریٰ میں اور مفتی محمد تقی نے امام اعظم شریعت امام کی طرف سے اصل روایت کو اپنی کتاب میں امام صاحب کے اصل نکتہ سے لکھا ہے اور یہ کہ یہ فرقہ کلمہ امام صاحب کی کتاب ہی نہیں ہے۔

اس بارے میں میں حضرت نے بیٹے کو بھی دیکھا ہے جس میں امام صاحب کی تصنیف کا نام ہے اور اس خطبہ میں امام کی آتش ہوئی کہ ان کے اعتراضات کا تحقیقی جواب دینے کی اور انہیں متوقف یہ روایت لکھا کہ امام صاحب کی تصانیف ہیں انہیں لکھا گیا ہے اور اس میں

مفتی محمد عثمان

toobaa-elibrary.blogspot.com

فقہ کبیر پر اعتراضات اور جوابات

پہلا اعتراض

لام ذمہ کی شہرت کا تہیہ یا حصار

اس اعتراض کے سب سے بڑے مدعی حضرت مفتی حوزہ الرضیہ دارالعلوم مدینہ منورہ ہیں جنہوں نے اپنی کتاب لام ذمہ میں اس پر کافی تحقیق کی ہے اور انہوں نے اپنی اس تحقیق کی بنیاد پر فقہ حنفی امامانی کی تحقیق پر بھی ہے۔

اگرچہ اہل حوزہ مدینہ منورہ کی جہی کی تصدیقات کا حصار قائم ہو چکا ہے اور اس میں وہ لام ذمہ کے خلاف جہتوں کو کہہ کر لام ذمہ کی طرف اشتباہ کے گمانے کئے جاتے ہیں۔ ایک جگہ بتا کر لے گئے ہیں۔

اس ساری تحقیق میں غیب بات پر ہے جس میں ہم نے کوئی دھماکا کر حضرت مفتی صاحب حنفی مدنی تھا کہ وہ لام ذمہ کی حسیلیت فرمادیتے ہیں علامہ حنفی کی اس عبارت سے جہت قائم ثابت کیا کرتے بلکہ اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ علامہ حنفی کے امام صاحب کی طرف اشتباہ کیلئے حد کو فریاد کیا گیا ہے اور اس ساری جہت سے فقہ کبریٰ کی اہمیت اور اہمیت سے بے فکر علامہ حنفی نے اس حد کے مدعی اہل ذمہ کو مطلع یا حصار میں بھی کی تھیہ کا سامنا نہ کرتے ہوئے اس پر صرف تحقیق کر لی ہے اور یہی فقہ کبریٰ کے امام صاحب کی طرف اشتباہ کو مرتے سے قطعاً فرادہ ہے۔

علامہ حنفی فرماتے ہیں۔

”اس کے علاوہ مفتی حنفی جو اس کتاب کے مدعی ہیں وہ بیحد اہمیت میں ہیں اور انہیں مصلحتی کتاب، مجال میں بھی کیا نسبت ہو میں نے تواریخ ملت حنفی کی ہے۔ اگرچہ میں ان کو کبھی تسلیم نہیں کرتا، تاہم ایک ایسی مشہور کتاب جس کا حصار صرف ابو حنیفہ حنفی کی روایت پر مبنی ہو اور اس میں یہ قائل تسلیم نہیں ہو سکتی“ (تیسری جلد ص ۱۰۸)

اس سے گام زیادہ آگے کوئی اور بھی نہیں کرتے ہیں۔ علامہ حنفی

”حصار روایہ اس مطبع لنگہ الاکبر و کتاب العالم و المعظم لایم مطاوع السمرقندی، لہذا الکتابین والروایعین جزم غیر واحد عن اهل اللنگہ بلذک“ (اصل ص ۱۰۳)

وہ فقہ کبریٰ کو ابو حنیفہ سے روایہ صحیح میں کوئی حصار کے خلاف ثابت کیا ہے وہ اس کو وہاں تو مواظقت کا ہے اور اب وہاں کوئی حصار سے ہے اور اہل تہیہ میں سے کسی کو نہیں ہے۔ بات لا سے ذاتی سے کی ہے۔

ابو حنیفہ حنفی پر تہیہ کی ذمہ داری:

اصل میں میں نے لام ذمہ کو مطلع حنفی پر عرض کرتے ہوئے بہت حد سے اعتراضات کئے ہیں ان اعتراضات کی چاروں قیمتوں کو میں کی خدمت میں پیش کر کے اس میں لام ذمہ کو مطلع کے خلاف سے میں اس پر یہ مصلحتیں کھینکی جا چکی ہے اور اس میں تحقیق کے بعد ہم کو اس سے حصار کے خلاف بھی کہنا واجب نہیں ہے اور اس میں تحقیق کے خلاف کیا ثابت کرنا ہوتا ہے۔

لام ذمہ کو مطلع حنفی پر الزامات کی چاروں قیمت

پہلا الزام یہ ہے کہ وہ۔

دوسرا الزام یہ ہے کہ وہ۔

تیسرا الزام یہ ہے کہ وہ۔

چوتھا الزام یہ ہے کہ وہ۔

پانچواں الزام یہ ہے کہ وہ۔

چھٹا الزام یہ ہے کہ وہ۔

ان الزامات کے تحقیقی جوابات لام ذمہ کو مطلع حنفی کے خلاف سے میں نے پیش کر دیے ہیں اور اگر وہ حصار ذاتی کتاب کے تہیہ سے حصار میں وہاں ہمیں دیا، مواظقت کے چاہتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

العلامة مولانا المنصور المصطفى والدین النورانی الشریعی العسقلانی
جلین الشکافی، و کتاب فیہما ایضاً الامی حنیفاً، و قد تم مطابقتی
بالکتاب جماعاً کثیراً من المتألیف.

عسقلانی صاحب کتاب کہہ رہے ہیں کہ میں نے ان دونوں کتابوں (یعنی فتاویٰ
کبریٰ و حنیفہ عسقلانی) اور فتاویٰ کبریٰ و امام عسقلانی کو عسقلانی فتاویٰ کے پاس دیکھا ہے
کہ ان کتابوں پر مصنف کے علم سے کھرا تھا کہ تصدقاً ذکر فرمائی حنیفہ عسقلانی فتاویٰ
صاحب جاپ کے نام سے ہیں، ان دنوں ۱۹۵۹ء سے ایک مستحق فریضہ ہے جس میں ان کی
مجلس میں دونوں کتابوں پر تصدق کیا کر رکھنے سے بزرگی نہیں ہو سکتی کہ یہ دونوں کتابیں امام ابو
حنیفہ ہیں یا ان دونوں کتابوں کو حنیفہ عسقلانی کی ہیں، بلکہ فرض ان کی ظاہر ہے کہ ایک فتاویٰ
کبریٰ کے مصنف ابو حنیفہ بن یوسف عسقلانی ہیں اور ایک فتاویٰ کبریٰ کے مصنف امام ابو حنیفہ عسقلانی
ہیں اور اس بات پر کہ فتاویٰ کبریٰ ہیں جس کے مصنف حمزہ و محمد ہیں، ذکر دونوں صاحب
عسقلانی کی ایک جماعت کثیر نے اتفاق کیا ہے۔

ذکر وہ دونوں مہارتوں اور فتاویٰ کبریٰ کے حقیقی مصنف آزاد، یاد رکھنے کے بعد ایک
مجلس میں ۱۹۵۷ء سے کہ حقیقت کا یہ ہے کوئی فتاویٰ کبریٰ کو حنیفہ عسقلانی کی کتاب بتا رہے اور کتاب
کے دونوں کتابیں حمزہ و محمد و معتقوں کی ہیں، کوئی کہتا ہے کہ ایک فتاویٰ کبریٰ حنیفہ بن
یوسف کی ہے اور ایک ابو حنیفہ عسقلانی کی ہے اور ایک کے پاس کچھ ناکھ تراش ہیں۔

(۱۶۷) امام ابو حنیفہ (۳۰)

اس کے بعد حضرت عسقلانی فرمائی فرماتے ہیں:

فتاویٰ کبریٰ ہیں اور اتفاق سے دونوں کے مصنف کا نام ابو حنیفہ ہے فرق انکا یہ کہ
ابو حنیفہ عثمان بن عمارت کوئی المعروف امام ابو حنیفہ صاحب مسلک اثنی عشریہ اور دوسرے
حنیفہ عثمان بن یوسف عسقلانی المعروف بابی حنیفہ ہیں، ان دونوں حضرات کی کتاب کا نام بھی
کبریہ ہے، دونوں شہرہ زین و اسمان کا فرق ہے امام صاحب کی فتاویٰ کبریٰ کا طرز عبارت
مختلف ہے یعنی توہم سنا گیا ہے کہ کتب کبریٰ کے لئے ہیں جس کے بارے میں ابو حنیفہ عسقلانی

toobaa-elibrary.blogspot.com

عسقلانی صاحب

میں حقیقی ہے، چنانچہ ابو اسحاق لیو بن کے معاملے سے امام ابو حنیفہ کے
ہیں، اور اس تفسیر کو صاحب اصول الفریضہ نے لکھا ہے، دوسرے معاملے حقیقی میں اس نقل
کہتے ہیں تو ان کو کبریٰ کہیں عسقلانی کی طرف بھی ایک اعتراض لینی چاہئے جو امام ابو حنیفہ
اور اسحاق لیو بن کے معاملے صاحب نے ان کی تفریق کے معاملے سے نقل کی ہے، اور ہم میں ان کو
مطابق کے معاملے میں نقل کر رہے ہیں لیکن عسقلانی کی ابو حنیفہ کی عدم توجہ اور بعض مسائل
اور روایتی تفسیر کی وجہ سے ہمیں اپنی تفریق نہیں ملتی کہ جس سے ایک حوالہ نقل کیا جا رہا ہے
اس سے پہلے ایک اور اصلاحات کا بھی ایک پیشہ میں امام ابو حنیفہ کے امام صاحب کے پاس
دیکھا کہ جس امام ابو حنیفہ کا کتب نام امام ابو حنیفہ کے خلاف کہہ رہے ہیں اور ان کا نام حنیفہ
عسقلانی کہتے ہیں اس سے امام صاحب روایت فرماتے ہیں کہ میں نے ان کا نام نہیں سنا ہے۔

و اما حقیقی فتاویٰ حنیفہ عسقلانی صاحب

دوسرے اعتراض:

عسقلانی کے نام سے فرمایا گیا

اس اعتراض کے سب سے پہلے حقیقی فرمائی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب
میں اس پر ذی عقلوں لکھا کہ اپنی کتاب پر فرماتے ہیں
عسقلانی کے صاحب کے متعلقہ اور فرمائی ہیں:

فان قلت: لیس الامی حنیفہ کتاب مصنف ؟

قلت: هذا كلام المعتزلة، و دعواهم انه ليس له في علم الكلام
تصنيف، و فرجهم بذلك على ان يكون الفقه الاكبر و كتاب
العالم و المستعمل له، لانه صرح فيه بانكر فرأى اهل السنة
و الجماعة، و دعواهم انه كان من المعتزلة، و ذلك الكتاب
لامی حنیفہ البخاری، و هذا غلط صريح، فانی رأيت بخط

ہیں انہوں نے ہرگز نہ کہا کہ صاحب سے روایت کیا ہے، چنانچہ علماء نے اس کی تصدیق کی ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴)

(۲) اہل بیت سے علماء اہل تبارقہ نے کہا کہ میں صرف اٹھاری کاؤٹرا ہوا ہے بلکہ اہل تبارقہ اور خلیفہ ثانی نے اس سے معلوم کیا کہ یہ سولہ امام اور خلیفہ کا گھنٹے ہے بلکہ اور خلیفہ ثانی کا ہے؟

یہ کہانی سے ملنے پہلے اعتراضات صاحب مکمل اور ٹھیکہ پوری نے ہر انور میں اور انہی اعتراضات کا مضمون نقل فرمایا تو خلیفہ ثانی نے علم اللہ کے حضور دعا مانگی کہ اس اعتراض میں جو سوال اٹھائے گئے ہیں وہ یہ ہیں:

خلاصہ اعتراض

- (۱) ابو خلیفہ نام کے دو افراد ہیں، اور دونوں کی کتاب کا عنوان کبر ہے
- (۲) دونوں کا نام کبر میں دو زبان کا فرق ہے
- (۳) طرز تصانیف فرق ہے۔
- (۴) تمام مسائل میں کفر امام صاحب سے وہاں کے گئے ہیں۔

الجواب

ذکر دو افراد اعتراضات کی نام امام صاحب سے کریں گے۔

اعتراض کا پہلا حصہ: ابو خلیفہ نام کے دو افراد ہیں

ابو خلیفہ نام کے دو افراد ہیں بلکہ سے وہاں ہیں اور دونوں کے ناموں میں سے کسی نے بھی زیادہ کی کوئی بات نہ آئی اور انہیں فراموشی ہی ہوئی ایک ایک جہت سے متفق ہے کہ وہ خلیفہ ثانی کا ہوا لیکن میں سے کسی نے بھی صاحب تصنیف قرار نہیں کیا اور نہ ہی میں نے تصدیق میں ہوا کہ یہ کسی کی کتاب کا ذکر کریں کے اصول میں کسی بھی صورت میں نہیں کیا ہے۔

ابو خلیفہ فرزند زید، لکھے ہیں یہ مسئلہ ثانی اس مسئلہ سے متعلق ہے لیکن مؤرخین نے اسے چال کی کتاب میں نہیں کے نام سے کہا ہے جس میں سے وہاں ایک ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۔ ابو خلیفہ ثانی کی روایت کوئی امام نہیں ہوا امام مسلم

۲۔ ابو خلیفہ جو ہے ابو مسلم کے ہزاروں میں شامل ہونے والوں میں سے ہے اور وہی صحیح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۔ ابو خلیفہ جو مسلم بن عمرو کے بھائی تھے۔

۴۔ ابو خلیفہ کہ ابو خلیفہ بن ابان، عجمی، اہل عراق کا امام ہے اور کتب ابو خلیفہ تھی۔

۵۔ ابو خلیفہ کوئی شیخ کا بیٹا نہیں تھا امام مسلم سے روایت کیا ہے اور سے روایت کرتے ہیں اور وہی سے ان کا بیٹا ہوا کہ امام صاحب سے ہے۔

۶۔ ابو خلیفہ ثانی، بیٹے کا نام محمد بن مسلم ہے، جس کا بیٹا ابو اسحاق سلطانی کے نام سے ہوا امام صاحب سے ہے۔ (ذکر ابو اسحاق، ص ۱۶۰)

۷۔ ابو خلیفہ امام بن ابی اسحاق ثوری، صاحب تاریخ ابن کثیر اور اہل بیت سے روایت کے مصنف ہیں۔

۸۔ ابو خلیفہ ثانی بن ابی اسحاق ثوری

۹۔ ابو خلیفہ ثانی بن ابی اسحاق ثوری

۱۰۔ ابو خلیفہ ثانی بن ابی اسحاق ثوری، صاحب تاریخ ابن کثیر اور اہل بیت سے روایت کرتے ہیں اور وہی سے ان کا بیٹا ہوا کہ امام صاحب سے ہے۔

۱۱۔ ابو خلیفہ، صاحب تاریخ ابن کثیر اور اہل بیت سے روایت کرتے ہیں اور وہی سے ان کا بیٹا ہوا کہ امام صاحب سے ہے۔

۱۲۔ ابو خلیفہ، صاحب تاریخ ابن کثیر اور اہل بیت سے روایت کرتے ہیں اور وہی سے ان کا بیٹا ہوا کہ امام صاحب سے ہے۔

۱۳۔ ابو خلیفہ، صاحب تاریخ ابن کثیر اور اہل بیت سے روایت کرتے ہیں اور وہی سے ان کا بیٹا ہوا کہ امام صاحب سے ہے۔

۱۴۔ ابو خلیفہ، صاحب تاریخ ابن کثیر اور اہل بیت سے روایت کرتے ہیں اور وہی سے ان کا بیٹا ہوا کہ امام صاحب سے ہے۔

۱۵۔ ابو خلیفہ، صاحب تاریخ ابن کثیر اور اہل بیت سے روایت کرتے ہیں اور وہی سے ان کا بیٹا ہوا کہ امام صاحب سے ہے۔

اصل تو کہیں سے تو جیت ساری کتب بھی تو خریدیں ہیں لیکن انہی اور خریدیں ہیں جن کی وجہ سے
نام اعظم کی کتب غیر متعارف بن گئی ہے۔ کیونکہ اصل صورت اس کتاب کا مصنف صرف
تعلیمی کتابت میں ہے۔

اور اس میں سب سے اولیٰ اس لحاظ سے کہ حقیقی صاحب علامہ کبیری کی عبادت کا
مہتمم سات سو برس کے بعد زمینیں کرتے ہوئے بارگشا فرماتے ہیں:

پروا ہو سزاوار۔ "علامہ کبیری صاحب صاحب کبیر نے یہ کتب لکھنے سے ان دنوں ان کتابوں
(یعنی فقیہ کبیر اور ابو حنیفہ بخاری اور فقہ کبیر امام ابو حنیفہ) کا مطالعہ برائے تعلیمی مقاصد کے پاس
دیکھا ہے کہ ان کتابوں پر مصنف کے قلم سے لکھا ہوا تھا:

"الفقه الاکبر لایم حلیہ"

دوسری بات: ان کی فرض میں دنوں دنوں پر لفظ "اکبر" لکھتے سے بڑا بڑا ٹکس ہو چکی کہ
دنوں دنوں امام ابو حنیفہ کی ہیں یا یہ دنوں دنوں انہی ابو حنیفہ بخاری کی ہیں۔ بلکہ فرض میں کی
ظاہر ہے کہ ایک فقہ اکبر کے مصنف ابو حنیفہ ہی مصنف بخاری ہیں اور ایک فقہ اکبر کے
مصنف امام ابو حنیفہ کوئی ہیں۔

سوال یہ ہے: کیا یہ کتب عبادت لکھ کر اس کا "سامان" اور شہرت حاصل کرنا مقصود
کا کذا طریقہ ہے اور امام صاحب پر کتنا امتیاز حاصل چاہا رہا ہے۔ اصول تو یہ ہے کہ آپ
اشکاف کے دوران عبادت لکھ کر حاصل فرمیں تو کم از کم اس کا مہتمم تو درست جان
کریں۔ اس میں اشکاف کا لفظ استعمال کرتے ہوئے آپ خود لکھتے ہیں کہ تم کو چاہیے
اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

امام کبیری کی اصل عبادت کا مضمون:

"قلمی رایت، بحفظ العلامة مولانا شمس الملتاؤ الدین الشکوروی
البرہانیہ فیس العبادی، علیہ کتابتین، کتب فیہما ایہما لایم

حلیہ"

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو ہر کتب سے ہونے والے مطالعہ کے حق میں انہی فرماتے ہیں:

"علامہ کبیری صاحب صاحب کبیر نے یہ کتب لکھنے سے ان دنوں ان کتابوں (یعنی فقہ
کبیر اور ابو حنیفہ بخاری اور فقہ کبیر امام ابو حنیفہ) کا مطالعہ برائے تعلیمی مقاصد کے پاس دیکھا ہے
کہ ان کتابوں پر مصنف کے قلم سے لکھا ہوا تھا "الفقه الاکبر لایم حلیہ"

اس کی فرض میں دنوں دنوں انہی ابو حنیفہ بخاری لکھتے سے بڑا بڑا ٹکس ہو چکی کہ یہ دنوں
دنوں امام ابو حنیفہ کی ہیں یا یہ دنوں دنوں انہی ابو حنیفہ بخاری کی ہیں۔ بلکہ فرض میں کی ظاہر
ہے کہ ایک فقہ اکبر کے مصنف ابو حنیفہ ہی مصنف بخاری ہیں اور ایک فقہ اکبر کے مصنف امام
ابو حنیفہ کوئی ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کبیری نے کبیر جو حقیقی صاحب نے امام کبیری اور علامہ کبیری کی فرض
جان فرمائی ہے لکھا کوئی ذمی فرض ہے یا حلیہ کر سکتا ہے کہ وہ کتب عبادت سے کبیر کے
لکھا ہوا لفظ کے کتب حلیہ اور کتب حلیہ کے ہیں اور حلیہ مصنف ہیں؟

کیا حقیقی اس کو حقیقی کے ساتھ حلیہ مصنف کا نام کرنا نہیں لکھی ہے؟

فقہ علامہ کبیری کا حتمی جواب انہی فرمائی ہیں ہے:

اگر یہ سوال کرتے کہ امام ابو حنیفہ کی تصنیف اللہ کوئی کتاب میں ہے؟

تو جواب دیتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ یہ معجزہ کی لفظی ہوئی یا حد ہے اور ان کی رائے
ہے، کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ امام صاحب کی تصنیف اللہ کوئی کتاب نہیں ہے اور انہی دعویٰ
کے کسی معجزہ میں لفظ معجزہ کے کوئی کی فرض میں ہوتی ہے کہ لفظ "اکبر" اور "ابو حنیفہ" امام
کے امام صاحب کی تصنیف ہونے سے نکالی کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ کتب امام
اعظم کی تصنیف نہیں ہیں۔ ان کے اس میں کوئی وجہ ہے کہ چونکہ امام صاحب نے اصل
اس کتابت کے اکثر اصول ان کتب میں ذکر فرمائے ہیں۔ لہذا لفظ معجزہ کے
ذکر ان کا دعویٰ اور ان کی اس بات سے فرض میں ہے کہ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ امام
اعظم لفظ معجزہ لفظ سے لکھا ہوا اس قسم کی کوئی کتاب امام صاحب نے لکھی نہیں فرمائی۔ بلکہ

ہاں لفظ سے تو زمین و آسمان کا فرق کہا جاتا ہے۔ دوسرے

۱- دونوں کتابوں کا موضوع علمِ حق ہے۔

۲- دونوں میں حقانہ کے اکثر مسائل جتنا طویل تفسیری کی ذمہ داری، حکمِ ہدایت کی مشقت، اور انبیاء و رسل کی تعظیم اور غیر دینی مسائل کے لئے ہے۔

۳- دونوں کتابوں کی طوالت سے امت میں جھگڑا اور حریف میں سادگی کا حق کار کے دوسری کتابوں کے باوجود بھی ممکن ہے کہ ایک کتابت اور کلام میں صرف ہے۔

۴- دونوں کتابوں کی عربی زبان میں لکھی گئی ہیں، تاہم اردو اور اردو کے عربی زبان میں ہے۔

۵- دونوں کتابوں کا مقصد صرف امت مسلمہ اور اہل بیت کی طرف ہے۔

اس سے متعلقہ مسائل کے بعد یہ عرض کرنا کہ:

دونوں صحراوات کی کتاب کا نام بھی تو قرآن ہے، اور دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ (نامِ مسلم، جلد ۲، ص ۳۱۳)

اس سلسلے سے متعلق نہیں حضرت مفتی صاحب کی تالیف کے جانچنے میں آیا مفتی صاحب کی فکر میں زمین و آسمان کا فرق بیکراہ اور نہیں ہے، اور دونوں کتاب میں بیکراہ اور فرق نہیں ہے۔

اس سلسلے میں زمین و آسمان کا فرق اس جملے سے ہو سکتا ہے کہ دونوں کا موضوع بھی یہاں ہے اور

انگروں کا موضوع ایک ہی ہے تو زمین و آسمان کا فرق تو نہیں ہو سکتا۔ تیسری بات یہ کہ کیا

دونوں کی تصانیف حضرت نے لکھی ہیں، ان میں سے جواب دیا جا رہا ہے، اور اگر دیکھے بغیر

دہرائی کیا جائے تو یہ تضاد کے عین خلاف ہے۔ کہ نامِ مسلمہ اور کچھ کہ ایک کی کتاب

دوسرے کے نامِ مشوبہ کہی جائے۔ یہ تو اس طریقے سے جس سے تضاد اور رد عمل ہونے

کا اور کوئی عمل نہیں نام کی نام سے ہے، ایک کتاب کو دوسرے کی طرف مشوبہ کرنا ہے۔

بات کو گلے کے لیے اس بات کا جواب اگر مل جائے کہ کیا جو ہے اور صاحب کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

طرف لفظ اور کبر کا مشوبہ نہ کیا جائے۔

۱- کیا اس کتاب کا مقصد نہیں ہے جس سے امام صاحب کے عقائد کے خلاف عقائد بیان کیے گئے ہیں؟

۲- کیا کوئی شخص اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس کتاب کا مصنف ہوں؟

۳- کیا اس کتاب کے امام صاحب کی طرف مشوبہ ہونے پر کوئی شخص پورا پورا آمادہ ہے؟

پہلی بات: یہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے تو یہ کتاب عملِ ظہر پر امام صاحب کے عقائد کی تفسیر اور تخریج ہے۔ نہ کہ مواضع اور خلاف ہے اس بات کا نام انہی تفسیر کرنے ہیں، اور نہ ایک آدمی کے عقائد کے خلاف کیا جاتا ہے اس کا جواب اور وضاحت امام پر مطلقاً علی نے امام صاحب سے سوال کر کے تو قرآن میں وضاحت فرمادی ہے، اور بعض مسائل انہوں نے اختلاف کی صورت سے ظہر کرتے ہیں، اور وہی اس شرع میں طاعت کی بات تھی ہے۔

دوسری بات: تاریخ اسلامی میں اس بات کا دعویٰ کرنے والا کوئی نہیں کہ یہ میری کتاب ہے، اور نہ بعض لوگ ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ کتاب امام صاحب کی ہے یا بعض لوگ ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ امام صاحب کی نہیں ہے، تو دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ

امام صاحب کے عقائد اور تفسیر وہاں کے عقائد اور لوگوں میں گمراہ جانے سے کیا ہے؟

ایک جگہ اس بات کا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب امامِ اہم کی تصنیف ہے کہ وہ کتاب ہے، ان کا دعویٰ وہ نہیں ہے، مگر جو لوگ اس کے مصنف ہیں ان کا دعویٰ بھی یہ نہیں ہے؟

دوئی اور دلیل دونوں طرف سے جو حکم میں ہیں وہ بھی اسی ہیں، اور نہ جانے سے کیا کہ

کس میں کار کیا جا رہا ہے، اور یہ وہ تصنیفِ اسلامی کا نام ہے تو نام کی صداقت یہاں کا کوئی

جو دلیل نہیں ہے، اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ امام صاحب کی تصنیف ہے تو اس پر کوئی

مواضع اور لوگوں کو ہوتا ہوا ہے، اور ایک عقائد کے کس کو چھوڑ دیا، اور نہ اس وقت طلب نہیں

اور یہ وضاحت بھی اس بار سے نہیں ہے، کیا یہ امام صاحب کے عقائد کو چھوڑ دیا، اور نہ اس سے ہیں

یا کہ دوسرے امام کے حکم میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اور امام صاحب کی کتاب ہے۔

آخری بات: اور امام صاحب کی طرف اس کتاب کے طبع کے کرنے سے کوئی شخص یا ادارہ نہیں آتا اس لئے مجبوراً امت کے اہل عقل و دماغ اور اہل علم و ہنر پر مشورہ کرنا پڑا اور صاف اس بات کے متعلق ہیں کہ امام صاحب کی مختلف ہے اور امام کردی نے تو یہ وضاحت کر دی ہے کہ جو لوگ پہنچتے ہیں کہ یہ امام صاحب کی طرف نسبت لگا ہے وہ قابل اعتراض ہے کہ جو کہ معز اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ امام صاحب کی قسم سے ان کے عقائد کا یہ معلوم ہو چکا ہے انہوں نے آسان راستہ نکال لیا کہ مرے سے اس کتاب کی نسبت امام صاحب کی طرف لگا کر دی جائے۔

یہ بھی زمین و آسمان کے فریق کا تو اس کا لہجہ وہی ہے کہ نہ ثابت لائی کرے کہ کہاں وہی فریق ہے؟

اور یہ بھی یہاں کہہ سکتے ہیں وہ آسان میں کہ قدرتی ہے اور اس میں کہا ہے؟
 اور اگر ہمیں میں کسی صاحب کو جو تحقیق کا شوق ہو تو عالم کی تحقیق سے گورہ لفظ
 آئی کہ میں ان دونوں آئینوں کو کبھی کر دیا گیا ہے وہاں میں کا عقیدہ کرنا بھی آسان ہے اور وہاں
 یہ عقیدہ کرنا بھی ممکن ہے کہ میں وہ آسان کا فریق کہتا ہوں ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی اس
 عبارت کے معلوم ہوا کہ آسان ہو۔



اعزاز کا شکر اور پوری حق طرز عبارت فقہ کی ہے۔

اور امام صاحب کا کہ امام صاحب سے جان کے گئے ہیں۔

ابن شیخ صاحب کا کہنا کہ

امام صاحب کی کتاب کی طرز عبارت فقہ کی ہے شیخ امام صاحب اس کے جوتا کہ کہ
 جان کے گئے ہیں اس کے راوی ابو طلحہ لکھی ہیں جنہوں نے ہر مسئلہ کو امام صاحب سے
 روایت کیا ہے، چنانچہ لفظ "اس کے راوی کی تصریح کی ہے امام صاحب (۳۳۳)
 اس عبارت سے عداوت کیا ہے اور معز اس جتنے ہیں۔

یہاں یہ کہ طرز عبارت فقہ کی ہے۔

اور یہ کہ امام صاحب کا کہ امام صاحب سے جان کے گئے ہیں۔

بجز حضرت شیخ صاحب نے اس کا لکھا "کہہ کر ایک ہی اعتراض کا جواب ہے کہ
 شیخ صاحب کا عقائد کے معز اس ہے کہ ان شیخ نے اپنی اپنی عبارت کا اندازہ کیا طرز
 کا ہے اور فقہ کی ہے اور یہ ہے کہ اس میں "صحتاً" کہہ نہیں سکتے ہیں کہ ان کے گئے ہیں۔
 لکھا ہے امام صاحب کا "حضرت شیخ صاحب فقہ کی ہیں کوئی معذرت کر سکتے اور یہاں
 معذرت میں امام اعظم کا کہنا ہے کہ آپ ان سے عداوت نہ لگائے گی؟"

لیکن عقیدہ کے متعلق ہم ایک یہ دلیل دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کو امام اعظم کیوں کہتے
 ہیں؟

کہا ہے امام اعظم سے اور معلوم ہے کہ امام نہیں ہیں؟

جانے سے انہیں ان کے ہاں سے انے قابل شوق کی ہے اور ان میں سے یہ
 فریق ہمیں ان کو لگتی ہے امام اعظم کو جتنی کیا ہے وہ قابل قدر اور قابل جان ہے آپ
 لگاتے ہیں۔

احقر من ان لو هو من ذلک ان ابا حنیفۃ لو یکن لہ حیر نام

بغیر الفیضۃ ، حاشا لہ ، کان فی العلوم الشریعۃ من التفسیر

والحدیث والأدب من العلوم الاویۃ والتطبیق الحکمیۃ بحرا

لا یحاری و لعمرو لا یحاری (امام اعظم کا ذکر ۱۳)

اس وہ ہم میں جتنا دوسرے سے چاہتا ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں امام اعظم کو فقہ کے عقائد
 کسی اور علم کی تائید معز اس نہیں لگتی آپ امام اعظم کو اور معلوم حدیث میں ہے اور
 معلوم ہے اور معلوم ہے کہ آپ متکاویر کہتے تھے، لہذا آپ تو ایک امام کا کہہ سکتے ہیں
 اور یہ آپ امام ہیں۔

اس قدر ہی صحبت معلوم ہے اور معلوم ہے کہ امام اعظم ان کے ہاں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا اعتراض کرنا کہ ان کی عبادت ہے نہ ان کی خدمت ہم نہیں ہے کہ فقہ و جمہور انجیزات ہے
یہ لامعظم کی شخصیت کے کج طور سے گواہی دینے کی جہ سے ہے ورنہ حضرت لامعظم کو
اللہ تعالیٰ نے علم ابراہیم میں پیدا کیا، مگر یہاں ان کی قراوت سے عبادت کی نیت سے وہاں ملاحت کی جا سکتی ہے اور
عبارت کر رہی ہے لہذا یہی کتاب نہ صاحب میں لکھی ہے وہاں ملاحت کی جا سکتی ہے۔

اور علم ہوتے میں سب سے پہلے لامعظم کی تصنیف ہے، ہم فقہ میں سب سے
پہلے لامعظم کی شہرت ہے، پھر بعد ازاں دوسرے علموں میں شہرت اور فقہ کا
کام سب سے پہلے لامعظم نے کیا تھا، آپ کے اس کام کرنے کا وہ زمانہ تھا جبکہ پہلی
دعا عظمیٰ شہرت میں کے لگاتار سے اعلیٰ سہری تھی۔

پھر یہ کہ ان کے مطلع اہل کتاب میں فقہ و کفر کے تمام مسائل حدیثاً کہہ کر بیان کئے گئے
ہیں؟

کیا اس کے بارے میں معلق صاحب اس کتاب کو کچھ کر کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں
پہلی کتاب فقہ کبیرہ جو مطلع اہل فقہ نے روایت کی ہے اس میں کئی بار فقہا حدیثاً استعمال
کیا گیا ہے؟ اگر کوئی صاحب تصانیف اس کتاب فقہ کبیرہ کو کچھ لکھتا ہے اس کا خود بخود
ہونا ہے کہ اس کتاب کا سارا انداز لکھتے ہیں لے چہ چہ اور کمال اس سے کیا ہم
مشکل ہے اور اس میں فقہ کا کچھ مطلع سوال کرتے ہوئے کہتے ہیں معلق میں نے لام
صاحب سے سوال کیا کہ وہ اب لامعظم کا جواب نقل کرتے ہیں تو کمال کے الفاظ
استعمال کرتے ہیں اور لامعظم اعلیٰ حدیثاً اپنے جواب کو نقل کرتے ہوئے اپنی سہ
کے ساتھ ساتھ بیان کرتے ہیں وہاں حدیثاً کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور اس میں ہی حدیث
کبیرہ لکھتا ہے لہذا یہی کتاب میں کمال صرف سزا جاتا رہتا ہے۔

تالیف اللغہ کی بات ہے کہ جو علامہ ابن عساکر نے لکھا ہے کہ لامعظم اور حضرت
امام بیہقی نے تصنیف انہوں نے لامعظم کی ہی کتاب فقہ کبیرہ کو کچھ کہا ہوگا۔

جہاں تک حضرت معلق ابن ابراہیم اور حضرت اہل فقہ کے اس سے مراد ہے حدیث بخاری ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور یہی مراد علامہ ابن عساکر اور ابن عساکر کی اسکا آسان جواب تو یہ ہے کہ صاحب کتاب کوئی
بہ چاہتا ہے کہ صاحب آپ کی رائے اس عبادت میں کیا ہے؟

تقریباً کہ وہ وہاں لکھتا ہے کہ لامعظم کی تصانیف میں کوئی لکھتا ہے کہ وہاں لکھی طرح چاہتا
ہے کہ وہاں ہی اپنی تالیف اہل فقہ کبیرہ جو اہل فقہ کی شہرت کے ساتھ صرف ہے وہ لام
صاحب کی تصنیف ہے اس میں زیادہ صرف اور علم ہے اس لئے اس فقہ کبیرہ کے جو مطلع
تالیف نے روایت کی ہے اس کی دلیل چاہتے ہیں ان تصانیف و تالیف حاضر ہے کہ زمانے
کے علماء کبار اس میں لکھتے اور ان کی تصانیف میں کمال لکھتے کہ اس کا اقتباس لامعظم
کی طرف زیادہ کیا جا رہا ہے؟

پھر کہ جس کتاب کا اقتباس اس دور کی طرف ہوگا اس کو لامعظم کی تصنیف ہے نہ
تعمیر ان بنا کر رہی گئے ہیں جو کوئی تحقیق کاوشگر اور اصول اور طریقہ میں ہے اس لئے
علامہ کباری نے اہل کتاب میں فرمایا

وهذا ليس اصل من الاصوليين

یعنی یہ اصولی علماء اصول میں ہے کہ اس طریقہ سے کوئی کتاب کسی کی طرف منسوب
نہ کی جائے۔

وہ حضرت معلق ابن ابراہیم نے اپنی تالیف میں لامعظم کی تصنیف اور علم اصحاب
طو بصرہ ۳۰۰ ص ۱۰۱ کے ساتھ لکھا ہے کہ ان کوئی ہی فقہ کبیرہ لامعظم کی تصنیف
ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ فقہ کبیرہ ہے جس کو لامعظم سے لامعظم مطلع
تالیف نے روایت کیا ہے، نہ کہ وہ فقہ کبیرہ جس کو لامعظم نے روایت کیا ہے ان
کے یہ تالیف لے کر نقل کیا ہے، یعنی کفار کلمہ کرام کے ساتھ کہنے کے ہم ذرا ہی میں لکھی
کرتے اور اسے ان پر تشریح کرتے ہیں۔

فقہ کبیرہ وہ لامعظم کی کتاب ہے۔

۱۔ حسب صاحب کا قول کہ لامعظم کی کوئی تالیف ہی نہ لکھی گئی ہوگی اور

ایک جماعت عامہ نے اس سے انکار کیا ہے اور ان فقہاء سے داخل عدلی ہے کہ ان میں سنت والجماعت میں سے کوئی ایک کی تکلیف سے عذر نہیں ہو اور صرف مجلس متداول لوگوں نے ان کا کیا ہے وہاں کا ان کا مقابل فقہائیں امام ابوحنیفہ کی اتباع میں سے کتاب فقہ اکبر، کتاب اعلام والمصلح، کتاب التفسیر، کتاب التوسیع، کتاب البصیر، دینی مشہور اور صحیح ہیں کی کتابوں میں، مگر ان کی حدیثی و فقهی روایات صحیح اور معتبر ہیں کی کتاب اب زکوة الفروع اور اصل الفروع کی کتاب فقہاء کا باب اہل اور اہل الفروع کی کتاب اختلاف کے باب البصیر، اور خصوصاً ترویج کی کتاب الفروع کے باب ذکوة الاسلام اور کتاب اختلاف باب الفروع و الفروع اور روایت سمرقندی کی کتاب اختلاف کے باب البصیر کو سیکھنا اور اصل کتاب صحیح اہل اہل سے نقل ہے۔

تیسرا حضرت مفتی صاحب نے فقہ اکبر وہی کے ساتھ میں صحیح اہل اہل سمرقندی متعارف و امامت فقہی کی ہے مجلس نقل اختلاف کے نقل تقریب نے اور اصل کتاب سے نقل کر دیا ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت مفتی صاحب نے یہ فرمایا کیا کہ ذکوة امامت میں سے یہ بات کہیں بھی ثابت نہیں ہوئی کہ فقہ اکبر صرف امام صاحب کی کتاب میں ہے امامت امامت میں ذکوة کتاب البصیر کے بارے میں مجلس علماء کرام بھی متعارف و امامت میں ہے اور میر نے یہ صحیح فرمایا ہے کہ فقہاء و فقہاء اصل میں فقہ اکبر وہی ہی اور امام ہے مگر فرقہ کے حاملے سے تو مفتی صاحب نے امام کی کتاب البصیر کے بارے میں امامت سے اس کا حتمی فیصلہ فرمایا ہے فرماتے ہیں:

انہ استعار منی کتاب الاوسط لاسی سبیلہ و سبیلہ فی یوم ولینا

امام ثمالی نے لکھے سے امام ابوحنیفہ کی کتاب البصیر ماری جی میں اس کا ایک باب اور ایک بات میں یاد کیا تھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا لغز یہ نہیں تھا کہ امام صاحب نے اس کا ایک باب یاد کیا ہے میں

حق میں کہ ان کی بارے میں دست اور دست خالی امام

۱۔ امام کبریٰ کو خالی عدلی نے ہر وقت کبر کے اور اپنے علم سے لکھا تھا کہ یہ کتاب امام صاحب کی ہے۔ خاص اور خالی صاحب جان کے کتاب میں ۱۰۵۰ میں روایت پائی ایک لکھتے اور تیس ہیں ان سے یہ نہیں لکھی کی چاہتیں کہ انہوں نے لکھا تھا ہے۔ تیسرا حضرت مفتی صاحب نے ذکوة امامت میں عدلی تو یہ کیا کہ "ہر وقت کبر کے اور اپنے علم سے لکھا تھا کہ یہ کتاب امام صاحب کی ہے" لیکن ایک لکھا کبر کا امام صاحب کی تصنیف ہونے سے اور اور عدلی تھا کہ ان کا ہونا نہ ہے کہ وہ سے لکھا ہے، اس کا نام امام ہے وہ میں خود ہی اس وقت سے لکھتے لکھا ہے اور عدلی اور اصل صحیح میں ہوتا ہے۔

۲۔ فقہ کبریٰ یا مطلع کی روایت سے عدلی نے نہ لکھا کبر مشہور۔

تیسرا فقہ کبریٰ مطلع خلی کی روایت سے عدلی نے نہ لکھا کبر مشہور امام عدلی نے عدلی کی روایت سے عدلی ہے "یہاں سوچنے کی بات ہے کہ امام عدلی کو بات کہاں سے نقل آئی ہے کہ فقہ اکبر مشہور امام صاحب کی تصنیف میں ہے؟

۴۔ "فقہ اکبر مشہور میں یہاں کہیں "کتاب ابوحنیفہ" "۱۰۵۰" لکھا ہے اور امامت میں ہے فقہ کبریٰ یا مطلع میں یہاں کا عبارت ہے؟

تیسرا یہ بات تو حضرت مفتی صاحب فقہ اکبر مشہور سے امام کی جان فرمادے ہیں کہ فقہ اکبر مشہور میں صرف ایک جگہ یہ عبارت ہے اور وہی باہل ارشاد میں اور اگر مفتی صاحب کی یہ بات تصدیق کرنی چاہئے تو اس کا مضمون یہ تھا کہ اس عبارت کے بعد عدلی فقہ اکبر مشہور فقہ اکبر وہی کا مضمون ہے بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اور فقہ اکبر مشہور کی ابتداء میں عدلی ہے "کتاب امام امام مفتی اور مفتی صاحب کے لکھنے" "مجلس بکراہتیں کا تصرف" سے کیا ہوتا ہے؟ یہ بات امام حضرت مفتی صاحب کو بھی واضح نہیں ہے کہ وہ اس عبارت میں کیا کہا چاہتے ہیں۔

۵- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۶- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

وَقَدْ نَسِيتُ لِمَا بَعَثْتَنِي بِهِ

۷- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۸- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۹- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۱۰- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۱۱- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۱۲- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۱۳- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۱۴- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

۱۵- اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی توبہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہاں عزت اور ہے؟ بلکہ یہ ثابت ہے کہ وہ اسے تادمی کی تاجی ہے کہ وہ ان فقہاء کبریت نام اعظم کی تفسیر ہے۔

۹- حافظ اسی نے کتاب مستطوع میں لکھا ہے:

”روی ابو الطلیح العنکم بن عبد اللہ فی الفہم الا کفر“

معلوم ہوا کہ حافظ اسی نے اس کو تصحیح کیا ہے

تیسرا فقہی مسئلہ ”استبدال فی المشرق“ کا ہے کہ صرف فقہ اکبر میں ہے تو یہ فقہی مسئلہ بیان کرنے سے ماوراء النہار کے زمانہ تک بیان کیا گیا ہے۔

۱۰- ابن قدامتہ نے اس کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

تیسرا فقہی مسئلہ ”تادیۃ الخانی“ ہے کہ اس میں فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۱- علامہ نووی کی تصنیف ”مجموعہ فقہی“ میں بھی فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ فقہ اکبر میں ہے۔

تیسرا فقہی مسئلہ ”تادیۃ الخانی“ ہے کہ اس میں فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۲- علامہ ابن کثیر نے اس کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

تیسرا فقہی مسئلہ ”تادیۃ الخانی“ ہے کہ اس میں فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

مستطوع میں مستطوع کے فقہاء کی وجہ سے ہے لیکن انہوں نے اسے اس کی تفسیر نہیں کی۔

۱۰- جو مسائل فقہ اکبر میں مشہور ہیں، ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فقہ اکبر میں بھی بیان کیا ہے، اس میں اس مسئلہ کو مشہور کیا گیا ہے کہ وہ اس کے بیان میں

تیسرا فقہی مسئلہ ”تادیۃ الخانی“ ہے کہ اس میں فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۱- علامہ نووی کی تصنیف ”مجموعہ فقہی“ میں بھی فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۲- علامہ ابن کثیر نے اس کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

تیسرا فقہی مسئلہ ”تادیۃ الخانی“ ہے کہ اس میں فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۳- علامہ ابن کثیر نے اس کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

تیسرا فقہی مسئلہ ”تادیۃ الخانی“ ہے کہ اس میں فقہی مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اور وہی امام صاحب سے متوال ہے اور میں فتوح اکبری کا مطالعہ جاری رکھے لکھنؤ کی ہے اس میں صرف فتوح اکبر کے علاوہ رسائل ہیں۔

اس معزز اشرفی لکھنؤ میں ہے کہ

۱ اصل فتوح اکبر کا وہ نسخہ ہے جس کو امام ابو طلیح علی نے امام صاحب سے دریافت کیا ہے

۲ وہ فتوح اکبر کی لکھنؤ کا اصل فتوح اکبری ہے جو امام صاحب کی کتاب میں ہے

۳ اس میں وہاں فتوح اکبر میں ایک دستہ سے مختلف رسائل ہیں

۴ ہم میں میں سے ہر نکتہ کا ایک ایک نمونہ کے ساتھ وہاں کرتے ہیں۔

الجواب

مکمل بات۔ یہاں ابو طلیح علی دہلی فتوح اکبر امام صاحب کی ہے اور امام ہمدانی میں

اس معزز اشرفی لکھنؤ میں لکھی زیادہ حدیث لکھی ہے لیکن فتوح اکبر کا وہ نسخہ اس کو امام

ہمدانی نے امام صاحب سے دریافت کیا ہے وہ معزز اشرفی لکھنؤ سے آیا ہے اور ہمدانی نے امام

صاحب کو معزز اشرفی کیا کرتے اور ابو طلیح علی نے فتوح اکبر ابو طلیح علی ہمدانی کو امام صاحب سے دریافت کیا

کہ وہ فتوح اکبر میں شمال کے ساتھ کتب کو اپنے ساتھ آپ کو لے گئے ہیں کہ اس میں

کے قدرتی اور اضافی ہے۔ اس معزز اشرفی کی تعلیمات حال کار میں کرام ہیں اس کتاب کے

مطالعہ کے بعد کتب کی اور بھی آسانی سے آپ لیکر لے گئے ہیں۔ اور اصل بات یہ ہے کہ

کتاب ابو طلیح علی نے دریافت کی ہے اس کے مصنف امام صاحب ہیں اور یہ ان کا اصل فتوح اکبری

کی فتوح اکبر کا نمونہ ہے اور یہ وہی امام صاحب کا مختلف کردہ ہے لہذا صرف یہ کتاب ہے کہ

ایک کا نام ہے اور یہ ہمدانی سے ہمدانی ہے اور یہ وہی کا نسخہ امام صاحب کا ہے۔

متن فتوح اکبری حقیقت حال:

فتوح اکبر ہمدانی نے اپنی فتوح اکبری دریافت سے مروی ہے وہ ایک متن ہے اور اس میں

ہمدانی سے مختلف رسائل بیان کئے گئے ہیں اور اس میں سوال و جواب کا طریقہ اختیار نہیں کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیا ہے بلکہ کسی سوال کا تا کر کے بھی ایک بیان کے انداز میں اسے بیان کر رہی گئی ہے اور ساتھ میں جس صورت میں ہے اور کسی قسم کا معروض کرنے اور اس کو بھی نہیں لکھا کہ امام کی دہلی میں کوئی نقل بھی نہیں ہے، افتوح اکبری کی تو یہ ہے کہ اسے جی اے جی کے ہاتھ سے اس میں اختلاف کے ساتھ اس دن میں ایک مسلمان کو مسلمان بننے کے لئے یا ایک تو مسلم کہ جس قدر ضروری ہو سکتے ہیں اس ہاتھ سے بیان فرموانے کے ہیں۔

جب کہ دوسری کتاب جس کے دہلی ابو طلیح ہیں، اس کا نام ابو طلیح علی طار برہنہ اور پیر وقتہ لکھنؤ کو فرماتے ہیں ہمدانی اس کو فتوح اکبری کہا جاسکتا ہے لہذا کوئی معزز اشرفی دہلی ہاتھ میں کیونکہ اصل فتوح اکبری کی قرأت کے دوران ذہن میں ہمدانی نے والے تہات کا جواب بنا کر ابو طلیح علی ہیں، وہ جیسے ہمارے ہیں اور اس سے ہمدانی حضرت امام مسلم ہیں وہ جواب دیتے ہمارے ہیں۔

اصل متن اس کتاب میں بھی فتوح اکبری ہے مگر اس متن میں یہاں سے اس کے ساتھ تہات کا جواب دہاں نقل میں فتوح اکبری کے صورت میں ہے لہذا اس کا ابو طلیح نے کیا جا کر پھر قرآن مجید کی حدیث کے مطابق اس کتاب کا نام کوئی بھی ہو جائے اس کا اصل متن کے نام ہے اور یہی ہے اس کا نام بھی فتوح اکبر صرف ہو گیا اس ہاتھ سے جس میں نقل ہے تو ماخوذ ہے امام ابو طلیح علی فتوح اکبری کے فتوح اکبری سے لیا ہے۔

سائنس ادا حلیفہ عصمان بن ثابت عن القلق الاکبر

(گورنمنٹ لکھنؤ)

میں نے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت سے فتوح اکبر کے بارے میں پوچھا؟

اور اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے فتوح اکبر کے مسائل کے بارے میں

پوچھا اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے پوچھا کہ فتوح اکبر کہاں پڑھی ہے یا فتوح اکبری

ہے یا فتوح اکبر کہہ سکتے ہیں، بلکہ ایک امام صاحب ہمدانی نے فتوح اکبری کے معنی کو سامنے رکھتے ہوئے آسانی سے لکھ دیا ہے کہ میں نے فتوح اکبری کی قرأت کے بعد اس میں

یہ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ اسے میں امام حنفیہ نعمان بن حارث سے ہی چھوڑا نہیں
 لے کر آیا ہے۔ یہاں تو اس دوسرے نسخے کے ساتھ بھی لکھا ہے کہ یہاں سے
 اور کچھ کو بھی لکھا گیا ہے کہ میں نے امام حنفیہ سے علم حاصل کر کے اسے میں ہی چھوڑ
 تو امام صاحب نے اسے جواب دیا وہاں ہے۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے ایک اور جگہ ہے اور
 بھرنے والی ہے لیکن اس دوسرے نسخے پر بارہواں لکھا ہے کہ یہاں سے اسے اس نے
 کے قریب بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حنفیہ علی کے سامنے پہلے سے کوئی امام
 صاحب کا گونہ نہ کوئی خاک نہ ہو۔ جس کو سامنے رکھ کر وہاں میں دیکھا ہے وہ
 مبلغ صرف ان کے ہاں سے میں اختیار کرتے ہیں اور امام صاحب حضورؐ میں نہ لکھا جواب
 دے رہے ہیں اور ان صحابہ کے گونے کا نام بھی لکھا گیا اور اصل نسخہ میں یہاں
 وغیرہ سے اس کا حضورؐ سے اختلاف کیج کر نام مختلف کر دیا اور انہوں نے فقہ کو یاد اور اصل
 معارف صحابہ سے زیادہ انکوڑی وغیرہ سے فقہ کو یاد بھی لکھا تو فرمایا ہے اور وہی کتاب کی
 تخریج امام حنفیہ سے صرف ہی سے فرمائی جو وہاں ہوا کہ اسے امام حنفیہ سے فرمائی کے نام سے
 لکھی ہوئی ہے اس پر ہی تخریج میں انہوں نے لکھی بھی کتاب کے نام کی جھانٹ لکھی ہوئی
 کہ یہ کوئی ہی کتاب ہے۔

شرہ حیات وراثت کبیرہ کی حقیقت حال:

یہ شرہ حیات کے لکھنے سے دیکھا جائے تو زیادہ شرہ حیات میں ہی کبیرہ کی نہیں جو مولانا علی
 قادری کے نام سے مشہور ہے اور ان کے طبع فقہی حوالی تخریج پر جو علم کبیرہ کے لکھنے والوں کے
 لکھا ہے اس میں ان کی تخریج کیا رہی ہے اور نہ ہی ان کی تخریج سے زیادہ نہیں لکھی گئی
 سوائے امام حنفیہ سے فرمائی۔ جہاں میں مولانا علی نے فرمایا کہ اس کی طرف سے کہہ سورا
 کی تخریج کے لئے اور اگر ان شرہ حیات پر ایسی تخریج لائی جائے تو اس کی صورت میں ہی
 ہے۔

فقہ تخریج امام حنفیہ سے فرمائی کی ہے اور وہی اس میں تخریج میں بعض حدیث سے لکھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعمیل بیان فرماتے ہیں اور اس زمانے کے معارف فرماؤں کے وہاں اور ان کے لکھنے کا
 فرماتے ہیں اور کتاب کے بعض مقامات سے خاصا سلی ہے کہ چاہتے ہیں اس لئے کہ ان
 کے زمانے میں ان کو ہی کی تخریج کی ضرورت نہ تھی اگرچہ آج کے زمانے میں اس کی
 ضرورت بہت زیادہ لگتی ہے اس تخریج کی بدولت اصل کتاب کے متن کے وہاں اس لحاظ سے
 کتاب کا تخریج کو یاد کر دینا چاہئے۔

دوسری تخریج شیخ حضرت محمد امجدی کوسورڈ نے کی ہے اور وہی حدیث کی تخریج کے بعض
 مقامات کا قاری تہا اور بعض مقامات ہیں جو اس میں بعض ضروری مقامات پر شیخ امام
 لکھواتے ہیں۔

تیسری تخریج قاضی میر علی اعظمی کی ہے لیکن یہ کتاب دوسروں کی نسبت حاصل ہے
 اور بعض جگہ آخر کتاب سے ملتی ہے اور بعض جگہ تخریج اور بعض مقامات پر تو حنفی نہیں۔
 چوتھی تخریج امام نے کی ہے یہ وہاں لکھا ہے کہ کبیرہ کی اس تخریج کے لئے عمل کی جائے گی
 اس تخریج میں وہی حدیث کی کوسورڈ نے فرمائی اور بعض حدیثی مقامات لکھی گئی ہیں اس
 میں ضرور دیکھا جائے گی ہے۔

پنجمی تخریج لکھا جا سکتا ہے اور صرف امام حنفیہ کی تخریج کے ساتھ ہی چھوڑا جا
 کوسورڈ نے کبیرہ تخریج لکھی ان میں ان سے زیادہ کہ

تراجم فقہ حیات:

یہاں تو کوسورڈ نے مولانا علی قادری نے کیا ہے جو آج اور امام نے نام سے لکھی ہے
 اور ان کے حوالے سے لکھا ہے کہ وہاں ہے۔
 دوسرا تراجم ۱۳۵۲ھ تک لکھی اور کوسورڈ نے کوسورڈ کے نام سے کیا ہے اور مولانا
 ہے لیکن وہ بھی غلط ہے۔
 تیسرا تراجم مولانا نے کیا ہے تخریج کے جس میں دیکھا ہے مولانا علی قادری نے لکھا ہے۔

ظہار کا حکم:

پرمغس اور امام صاحب کی تصانیف میں گویا نظر رکھ کر یہ واضح طرح جاتا ہے کہ وہ
بنیادی عقیدہ والی فقہی کتاب ہے، حاشیہ فقہی کی شریعت کے ساتھ مطابقت ہے، وہ امام صاحب کی
تصنیف ہونے میں زیادہ معروف اور مشہور ہے، خصوصاً اس فقہی کتاب کے جو نیا طبع ملنے لے
دیا ہے، اس کی بدولت جاننے والے قریباً ان تصانیف تکلیف خاطر ہے کہ زمانے کے علماء
کا وہاں میں نہ سمجھنے اور ان کی تصانیف میں حاشیہ لکھ کر کہ کتاب امام صاحب کی طرف
ازدادہ کیا جا رہا ہے اور اس کتاب کا اقتباس امام صاحب کی طرف کم از کم محققین اس کا
امام صاحب کی تصنیف ہونے سے انکار کریں گے، لیکن یہ اصول محققین کا طریقہ نہیں
ہے، ان کے ساتھ کاروباری نے اس کتاب میں لکھا ہے:

وهذا ليس اصلي من الاصوليين

یہ اصولی علماء کا اصول نہیں ہے کہ اس طریقہ سے کوئی کتاب کسی کی طرف منسوب یا رد
کیا جائے۔

پرتغیہ اور مغز اعلیٰ:

اس کتاب کے اختصار و جامعہ کا نسخہ

فقہ اکبر کے امام صاحب کی تصنیف ہونے کا وہاں بتا کر دینے سے سب سے امام
اعتراف کیا گیا تھا ہے کہ یہ کتاب سے پہلے سے پہلے لکھا گیا تھا اور اسے استعمال کیا ہے، جو
امام اعظم کی روایت کر رہے ہیں، اس کا نام تھا اکبر اور یہ ہے جس کا نام علماء کے استعمال کی
دور سے یہ کتاب امام اعظم کی تصنیف ہے، لیکن اماموں میں وہ عقیدہ والی فقہی کتاب سے کسی عقلی
نام لے استعمال نہیں کیا گیا، اور فقہ اکبر امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔

اس اعتراف کے اماموں کی تفصیل یہاں ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلا جز:۔

یہ کتاب اماموں میں بننے والی فقہی کتاب کی عمارت تھیں کرنے کے بعد بنی ہوئی گئی ہے کہ یہ
فقہ اکبر کی عمارت ہے، لہذا اس میں فقہ اکبر میں وہ عمارت ہوئی ہے، وہ امام صاحب کی تصنیف
ہے، اس میں وہ عمارت ہوئی ہے، وہ حضرت امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔

دوسرا جز:۔

یہ ہے کہ اصل طحا نے کتاب کے نام امام اعظم کی فقہی کتاب میں سے اصل فقہی کے استعمالے
قرآن کا نسخہ تھیں کرتے ہوئے بنی ہوئی گئی ہے کہ اس میں فقہ اکبر میں سے نسخہ ہوتا ہے، وہ امام
صاحب کی تصنیف ہے، اور اس میں سے یہ نسخہ نہیں ہے، وہ امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے؟

اس جز کے دو پہلو ہیں:

ایک پہلو: یہ کہ اس مسئلہ کے ایک نئے میں سمجھنا ہونے سے وہ امام صاحب کا
مخالف تصور قرار پائے۔

دوسرا پہلو: یہ ہے کہ اس عمارت کی عدم متجانسی کی وجہ سے فقہ اکبر کا نام امام صاحب
کی تصنیف ہونے سے مراد نہیں چاہئے؟

الجواب: پہلو پہلے اماموں سے کہ سب سے پہلے طحا نے کتاب کی عمارت کو دیکھا تھا
اور اس کے بعد ان کا نام کیا گیا تھا کہ ان میں سے ان میں ہی پہلے سے ہوتی ہے، ان کو کسی
بات سے نہیں سمجھتی، انہی انہی میں طحا نے کتاب لے اس عمارت سے استعمال کیا ہے، ان
کی تفصیل اماموں کی یہاں کی جاتی ہے۔

۱۶ — ابن قدامہ اشعری (۱۱۶۱ھ) کا مکتوب:

مواقف ابن قدامہ اشعری فقہ اکبر کے بارے میں لکھتے ہیں:

”میرے پاس امام اعظم کی تصنیف تھی، جسے لکھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب فقہ اکبر میں لکھا ہے
مجلس علمائے عراقی کے حوالوں میں، انہوں نے کہا کہ اگر یہ ہے تو یہ کلام ہے (۱۱۶۱ھ)“

۱۷ — ابن حجر (۱۲۱۲ھ) کا فقہ اکبر کے بارے میں مکتوب

اسعر نے ہمارے حوالہ سے انتہا کثرت کیے ہیں ان میں ایک اہم ترین مسئلہ اٹھ تالی کے عنوان پر چیلج ہونے والے ہے اور وہ اس بات پر آسان ہے۔

اسی نام پر دو ہی ایسی نئی کتابیں موصول ہوئی ہیں جن میں ہر ایک کا سرشارق میں ذکر کیا ہے یعنی یہ ایک اٹھ تالی کے اسیم کے قائل ہیں اس بات سے دیکھا جائے گا کہ امام صاحب سے روایت نہیں کرتے کہاں تک اور سے یہاں پر نقل کر کے کہا گیا ہے تو اس کا عقلی مفہوم کیا ہوگا اس بات کی توثیق کے لئے متعدد حوالہ جات کا نقل قیام ہو گیا۔

(اول) یہ کہ امام صاحب سے حوالہ کا اس مسئلہ میں اختلاف تھا حوالہ اس بارے میں اٹھ تالی کے عرض کے استحقاق کے حوالے ہیں جب کہ حضرت امام صاحب کی اٹھ تالی میں یہ وارد ہے۔ یہ اٹھ تالی کی نسبت وہ اپنی طرف اعلیٰ ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں نہ کہ اٹھ تالی جہت کہ صحیح کرنے کی وجہ سے اور جب اعلیٰ جہت اٹھ تالی کا عرض ہے اس کی وجہ سے اٹھ تالی کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے نہ اس وجہ سے کہ اٹھ تالی کسی جہت میں محدود ہے اور نہ ہی اٹھ تالی عرض کے ہونے کی طرف سے محدود ہے بلکہ یہی اٹھ تالی کی اعلیٰ ہے اس لئے کہ اٹھ تالی کو محدود کر کے اسے اٹھ تالی کے لئے اٹھ تالی کی اعلیٰ جہت میں کرنا ناموزون آتی ہے اور یہاں پر اگر بزرگوار امام صاحب کی جہت سے محدود ہو گئی ہے۔

(دوم) یہاں سوال کیا امام صاحب نے ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے جو اٹھ تالی میں عرض ہے لیکن اٹھ تالی میں ہی اس عنوان کو اختیار کرنے والے کے بعد یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امام اعظم اٹھ تالی کے عرض پر محدود ہونے کے قائل ہیں۔

(سوم) امام ابن عیوب کا یہ استدلال کہ وہ خود کو امام صاحب کی کتاب ہے۔ جس میں استحقاق اعلیٰ عرض کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ امام ابن عیوب کی طرف سے مذمت خود اپنا مدعی ثابت کرتا ہے نہ کہ نقل کو امام صاحب کی تصنیف ثابت کرتا ہے اور اس بحث میں سارا زور اس بات پر ہے کہ اگر یہ کتاب امام صاحب کی تصنیف ثابت ہو جائے تو زور اعلیٰ اور اعلیٰ جہت سے ہونے والے کا اور نہ تالی میں حوالہ لے کر اس کتاب کی تصدیق پر اکتفا کرنے کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ اس کو امام صاحب کی تصنیف ہونے سے انکار کر رہا ہے۔

(چہارم) ایک زمانہ میں یہ دعویٰ رہا ہے کہ کوئی شخص لڑتا ہے آپ کو حضرت امام صاحب کا نام مسلک ثابت کرنے کے لیے ان کے اٹھ تالی کو زبردستی چھین کر لیا کرتے تھے۔ یہ ان کا پورا ہونا کہ جتنی کرتے تھے۔ اس میں اپنا مفہوم بیان کیا کرتے تھے اور پھر یہ ان کو اپنے اسلوب میں پورا دیتے تھے۔ اور شہید حضرت ابی اس میں ان میں شیخ آزاد کی کہنے میں کسی سے چیلج نہیں ہے۔ یہی وہ اٹھ تالی کی جہت کیے چیلج ہو سکتے تھے۔

اس سلسلہ میں ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۲ء میں امام صاحب سے یہ کہ کوئی شخص اپنے اٹھ تالی کو جہت کر سکتی عرض ہے ایک نظریہ پیش کر کے تو ہم اس بات کو ماننے کے لیے بروایت دستہ بہت تیار رہتے ہیں لیکن امام صاحب کے اٹھ تالی کو اپنی چاروں طرف سے ان کو سے اجازت میں پیش کرنے کی صورت کا قائل نہیں ہو سکتا۔

لہذا ان عیب کا دعویٰ اس قدر درست ہے کہ یہ امام صاحب کی تصنیف ہے جس میں صاحب نے مسئلہ استحقاق اعلیٰ عرض کا حوالہ اس کی طرف سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان میں جہت سے مسئلہ استحقاق اعلیٰ عرض میں باقاعدہ ایک رسالہ لکھا ہے اور اس میں تو آسان ہے کہ وہ عرض کی کہ اس میں آوازوں کے شمار کیا ہے۔

(۵) اپنی کتاب لکھنے میں ایک مقام پر استدلال کرتے ہیں جس کی عربی عبارت یہاں ہے۔

العقبة الاکبر المشهور عند اصحابنا ابو حنیفة الذہبی رواہ
بالاسناد عن ابن مطیع الحكيم من عبد الله الیخیری . قال سئل
ابو حنیفة عن العقبة الاکبر فقال : لا تکفرن احدنا بدين . ولا
تلف احدنا به من الايمان . وانما المعروف والیخیری عن الصکفر .
والعلم ان ما احببناک لم یکن لیخطبک وما اعطاک لم یکن
لیعیبک . ولا تنسرن احدنا من اصحاب رسول الله . ولا توالم

اصحاب ہون اعمدہ ، وان نور اشر عصفان و عطفن اهل اللہ عزوجل

(موسیقی غمگین)

زیر امام ابوحنیفہ کے اصحاب میں جو اہل کفر مشہور ہے وہی اہل کفر ہے اس کی بار
 طبعی فطرت سے وہ بھی حق سے روایت کیا ہے اور اس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ سے نقل
 کیا کہ ہر بار سے وہ اہل کفر اور کفار میں امام صاحب نے فرمایا تھا کہ ہر بار سے کہتے
 ہیں کہ میں نے امام سے کسی کا کفر نہ کہے ہو کہ کسی کو ان سے خارج نہ کرے اور ہر
 صرف اور ہی شکر گوینا شمار ہائے اور یہ جملہ دے کہ جو بگڑا تھا حقانی کی طرف سے
 ہونے والا ہے وہ جو کرے گا اور جو ان کی طرف سے نہیں ملے وہ ان کو کوئی دے نہیں
 سکتا اصحاب رسول میں سے کسی سے جو ان میں کرتے اور وہی کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح
 دیتے ہیں اور مشاہیرات حضرت عثمان اور حضرت علی کا معاملہ اہل حق کے سپرد کرتے ہیں۔

مخالف امام ابن تیمیہ نے جو امام ابوحنیفہ کی فضا کو کفر کے واقعہ کے خلاف کے بارے
 میں اسے بیان فرماتے ہوئے استعمال کیا ہے اس میں سب معاملات کو ملح کر کے دیکھا جاتا ہے تو
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھتا کہ وہ ان کی فضا کو کفر سے امام ابوحنیفہ کی فضا قرار دیتے ہیں کیونکہ
 یہاں امامت میں مسئلہ کفر پر بحث کرتے ہوئے انہوں میں امامت سے استعمال کیا ہے اور
 خود یہ امام ابوحنیفہ کی طرف سے نہ کرنا ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہ کی امامت سے اہل حق
 انہوں میں سے امام ابوحنیفہ علی ہائے اپنے میں نہیں ہے اور اگر کسی صاحب کو کفر اور توہین
 اپنے معلوم عقل میں اہل حق ہے جس میں عقل ہی کے ذمے امام ہے۔

خبر ہے کہ امام ابن تیمیہ نے اہل حق کو عقلی عقائد کے حامل قرار دیا ہے اس لیے ان کی بات کا وہ
 اور یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اصحاب مسلک و مذہب کا ہو سکتا ہے کیونکہ ان میں کسی مسائل
 میں حضرت امام صاحب سے اختلاف کرتے ہیں اور وہ ان میں حق کو کفر میں نہ کہہ رہے
 بلکہ اہل حق کو کفر قرار دیتے اور کفر میں نہ کہہ سکتے ہیں اس لیے ان کو کوئی اختلاف نہیں ہے اس لیے
 کہ ان کے ذمہ ایک یہ کتاب ہے امام صاحب کی تصنیف اور تصحیح ہے اور ان کی اسی بات کا جواب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر بار بعض حکماء نے کہا کہ امام صاحب کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔

اس جواب کا خلاصہ کام میں ہے۔

دوسرے ذمہ ایک میدان تحقیق میں امام ابن تیمیہ کی اسے قابل سمجھنے قابل استدلال

نہیں ہے اس کی تصدیق یہاں ہے۔

فصل چہم: انہی میں سے کفار اور کفر میں امام ابن تیمیہ کی عقلی کے مندرجہ ذیل اصول یہ ہے
 امام صاحب نے یہ اصول بیان کیے۔

دوسری جہ انہی میں سے اپنے ان دوسرے میں دوسری فضا کو کفر کے امام ابوحنیفہ کی
 تصنیف ہونے سے ان کو انہوں کی بارگاہ میں کے اس کو کوئی حق نہیں دیتے کہ ایک ایک کتاب کی کئی
 اور دوسری کتابت کا کرتے ہیں۔

تیسری جہ ان میں سے یہ عقلی امام صاحب کی تمام کتب کا ملاحظہ کرتے ہوئے نہیں
 کیا کہ جو سے ان کی اسے ایک ایک کفر کے امام صاحب کے تصنیف ہونے اور دوسری
 فضا کو کفر کے تصنیف دہونے پر استعمال کریں وہ اہل حق اور ہے کہ ان کو وہ ملاحظہ کیا کہ
 اس میں سے اپنے عقلی کی فضا دیکھا۔

چوتھی جہ ان میں سے عقلی استدلالی عقلی کی جو سے خاص طور سے اس
 نقطے سے استعمال کیا ہے اور وہ اہل حق سے امتیاز کرتے ہیں کہ استدلالی کے بارے
 میں عقلی دانتے ہے وہ امام صاحب کی دانتے ہے۔

پانچویں جہ یہ کہ اہل اللہ اور اہل حق کے ذمہ ایک اس مسئلہ میں اور ان میں
 جاننا ہے لیکن صحیحہ کا تقسیم جاننا نہیں ہے اور یہ اس میں اور امام ابوحنیفہ کی عقلی کے
 معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں عقلی دانتے امام ابوحنیفہ کے عقائد میں ہی اس لیے خاص
 کوئی امتیاز امام ابوحنیفہ کے عقائد میں اور امام ابوحنیفہ کی عقلی دانتے امام ابوحنیفہ کے
 کرتے ہیں۔

خلاصہ امام ابوحنیفہ کی عقلی دانتے امام ابوحنیفہ کے عقائد میں دانتے ہیں

انجی سرسٹ کو جو کہ میں نے اپنی کتب میں نقل کے ہیں، فقہانہ کارنامہ جو حلیہ کی اس
فقہ کبیرہ کو جو ان طبع علی کی روایت کی ہے اس کو فقہانہ نام ہے اس کو امام اعظم کی تصنیف
قریب ہے۔

امام ابن جریر نے اپنی کتب میں متعدد جگہ صحیح لام صاحب سے مبادرت نقل کی
ہیں، میں نے ان جگہ جگہ ذکر کیا کہ اولاً یہ ہے کہ وہ اپنی کتب میں کہتا ہے امام اعظم کی روایت
ہے لیکن یہ نہیں ہے اس وقت تک ممکن نہیں تھا کہ جب تک ابن تیمیہ امام مبادرت کو ایک جگہ فتح
کے سوا ذکر کیا جاسکے اس کے بعد ہی کوئی فقہی رائے قائم کی جاسکتی ہے۔

اسی لیے غالباً حضرت سے اس نکتہ کا حق کے پاس ذکر کیا جاتا ہے، ورنہ ابن جریر کے
روایت والے فقہانوں نے اپنی عقیدت والے فتویٰ کی شرح لاکر لکھی ہوں، انھوں نے کہا کہ جزاوت
فیہا من صاحبہ وہا قالہ بالقرآن والسنن والجماعی عرب سے بچا کر کراچ کے امام کو تصدیق
کر رہا ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ کمال علم کے درمیان حضرت فقہ کبیرہ سے ہے، اس کا حق
فقہ کبیرہ کا کیا ہے، اس لیے کہ فقہ کبیرہ نے اس کی شروعات بھی یہی ہوا، اس سے ابتدا وابتد
کے ہیں، ہوا ہی یہ فقہ کبیرہ کے ہونے کا نام ہے، اس کی کتاب اصول الحدیث امام ابو حنیفہ کی روایت
کی کتاب اشترک لہو بہ تصنیف امام ابو حنیفہ کی کتاب ہیں، ان کے یہ حقیقہ فقہانوں کے
جام سے مشہور ہے، بعد کی حدیث میں امام ابو حنیفہ نے اپنی تصنیف ۱۰۰۰۰ کے شرح فقہ
کبیرہ کو بھی لکھی، اس کے شرح فقہ کبیرہ کو بھی ہے، ۱۰۰۰۰ کی حدیث میں امام ابو حنیفہ کی روایت

اور بعد سے فقہ الحدیث وعتائی نے فتویٰ کی روایت میں متعدد جگہ امام ابو حنیفہ کی روایت کو امام
صاحب کی تصنیف رائے کے ہونے استعمال کر کے ہیں، امام ابو حنیفہ کی روایت کے معقول
ہذا میں شرح لکھی ہے۔

اور فقہ کبیرہ میں واقعہ ص ۱۰۰ کی حدیث صاحب نے فقہ کبیرہ کی حدیث میں امام ابو حنیفہ کی روایت میں
فقہ کبیرہ کو ذکر کیا ہے، امام ابو حنیفہ کی روایت کو فقہ کبیرہ کی روایت کو امام صاحب

toobaa-elibrary.blogspot.com

امام طبع علی ابن کبیرہ امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے
نقل امام ابن کبیرہ کا نام ہے امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

امام ابن جریر نے اپنی تصنیف نقل کی روایتوں نے امام اعظم سے

کی تصنیف نامعلوم دوسری کارور کار کی طرح ہوا کرتی ہے۔

(۶) اور اس باب میں بعض علماء نے یہ بھی عبادت کی عدم بدعتی کو قرار دیا کہ جو عمل جاری ہونے کے بعد امام صاحب کی تصنیف ہونے سے اس کا راجح ہے اس سے مستثنیٰ اس کی ضرورت نہیں ہے۔

مکملی بات: اگر اس عبادت کی عدم بدعتی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب امام صاحب تصنیف کی نہیں تو کئی ایسے ایسے کتاب کے جو امام صاحب سے پہلے تھے اور جن سے اس کے تصنیف میں سے روایت عمل کی جیسا کہ میں نے عبادت سے متعلق اس کے عنوان کے طور پر یہ نسخہ بھی منظر آ کر ہی سے مطلع ہوا ہے اور اس میں منظر ملنے کے بعد اس کی درستی کو یقینی بنانے کے لئے اس میں یہ عبادت کیسے عبادت کی عدم بدعتی کی وجہ سے امام صاحب کی تصنیف ہونے سے اس کا راجح ہے اس کا نام

دوسری بات: امام صاحب کے زمانے میں طحاوی نے کئی کئی خصوصیات میں سے اس کے نام کی کوئی کتاب اور بھی نہ یافت ہوا ہے اس کی کتاب کے متعلق اس کا نہیں اس لئے یہ مستثنیٰ پر چھٹی روایتیں ہے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی موضوع پر مختلف تصانیف ہوں اور جن میں سے ایک مستثنیٰ اور طحاوی کے ہیں اور اس کی دوسرے سے اس کا عمل تھا ہے۔

مکملی بات: یہ ہے کہ عبادت امام ابن تیمیہ کے عمل کی ہے اس کا مجموعہ یہ کیا جاتا ہے مستثنیٰ سے متعلق سوال اور جانے گا اور یہ عبادت ہے۔

امام ابو حنیفہ نقلی کرتا ہے کہ اس نے امام صاحب سے فقہ اکبر کے بارے میں

یہا

قال ابو حنیفہ عن الفقہ الاکبر ؟

اس عبادت سے کہہ گئے اور اس بات سے کہ اس عبادت میں فقہ اکبر سے مراد کیا ہے؟

(۱) ان اس سے مراد فقہ اکبر کا نام ہے جس سے مراد اس زمانے میں تمام فقہ کا نام

ہوا تھا

(۲) یا اس سے فقہ اکبر کا نام کی کتاب ہے جو حضرت امام صاحب کی تصنیف تھی

(۳) یا فقہ اکبر کا نام اس لئے مراد ہے اس لئے اس صورت میں مطلب یہ تھا کہ اس میں

فقہ اکبر کی کتاب فقہ اکبر کے بارے میں ہی موضوع کی مزید وضاحت کی غرض سے بعض

ایشیاں ہیں اور اس میں کچھ عبادتیں شامل ہیں اور اس میں عبادتیں ہیں

مکملی اور فریق ہیں اس سے کہ امام ابو حنیفہ نقلی اس عبادت میں یہ کہتا ہے کہ

قال ابو حنیفہ عن الفقہ الاکبر - وسائل ابی حنیفہ عن صاحب

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اس نے کتاب فقہ اکبر کے بارے میں امام ابو حنیفہ نقلی

فقہ اکبر کی مزید وضاحت کرتا ہے اور اسے امام ابو حنیفہ سے یہ کہا

اس طرح ساری بات واضح ہو جائے گی اور اس کی وضاحت یہی ہے کہ

تیسری بات: چونکہ امام ابو حنیفہ نے نقلی کتاب کا نام جو نہ تو زیادہ اور نہ ہی طحاوی

کا طریقہ کار تھا اور بعد ازاں امام نے اس کے نام کو راجح ہے کہ یہ پہلے صحیح اور ایسا

باب بعد ازاں امام نے اس موضوع کی وضاحت سے اس کا نام فقہ اکبر کہہ دیا اور اس

نے فقہ اکبر کی بجائے چنگیز یا اس سے امام کی کتاب امام صاحب سے پہلے اس میں اس

کا نام ہی اس کی پہلی حقیقت ہے اور اس موضوع پر کرتے ہوئے اس کا نام فقہ اکبر کو راجح ہے

اور اس کتاب کے بارے میں فقہ اکبر کا نام کی کتاب کا نام ہی تھا کہ کہہ لیا لیکن یہ

آخری بات اجمالی تھی ہے۔

آخری بات: دوسرے امر متبادل نے بھی چنگیز اور اس کے طور پر اس عبادت سے

استثناء کیا ہے نیز اس میں بعض نقلی ہیں کہ اس میں امام صاحب کی کوئی بات نہیں

کا ہوا سکتا ہے اور اس میں سے بعض اعتراضات نے تو سر سے امام صاحب کی تصنیف

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوئے سے بھی ان کا کیا ہے اور ان کے بارے میں یہ کوئی کرنا کہ ان کا ان کا نام بھی اس
 بات کا ناکل ہیں بلکہ عیناً کہ حضرت علیؓ صحتی صحتی صحتی نے ان کا نام لیا ہے اور حضرت علیؓ نے
 لوطہ: اسی تحقیق کے دوران ان کے بارے میں سب سرفرازی کی تو وہاں ایک بڑا مجلس ہوا
 اور وقت ہوا جس کا اصل موضوع ہے

کہ امام ابوحنیفہ کی فتاویٰ کبریٰ میں آیا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیؓ نے دعوت کیا ہے وہ
 جس کو امام جہل نے دعوت کیا ہے اس کی طرف سے اس کا نام لیا گیا ہے اور اس بات ہے کہ
 چونکہ وہاں انہوں نے دعوت کرنے والے کو ہی فرمایا ہے اور اس سے اس بات پر اعتماد
 کیا کہ وہ امام اعظم کے عقائد کا مجدد ہیں کسی طور بھی گناہ نہیں ہے اور ان میں سے امام
 باقرؓ کو یہاں لکھا گیا ہے اور اس کا نام لیا گیا ہے اور اس کے عقائد میں وہاں لکھا گیا ہے اور اس کا
 تالیف کی تالیف میں انہوں نے دعوت پر اختیار کیا تھا اور اس کی تالیف میں وہاں لکھا گیا ہے

اب کوئی تالیف اس بات کی نہیں کہ یہاں لکھا گیا ہے
 والله الحمد عذاب کما یسئل لعلاک

toobaa-elibrary.blogspot.com

پانچواں اعتراض

مسئلہ عبارات کی عدم دستیابی

حدیث کوئی نے ان کا نام لیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی کتابیں ان کا نام لیا ہے

ان اہل حدیث نے کہا: ما تقول فی الخوارج المحکمۃ؟

فتاویٰ، ہم اہل حدیث الخوارج؟

فتاویٰ، ابوحنیفہؒ نے ان کا نام لیا ہے؟

فتاویٰ لا، لیکن لفظہم علی ما قالہم الامامین اعلیٰ الخیر علی

بن امی طالب و عمر بن عبد العزیز

(کتاب الخوارج ص ۳۳)

”امام ابوحنیفہؒ سے سوال کیا گیا کہ خوارج محمدؐ کے بارے میں کیا مانتے تھے آپ
 نے جواب دیا کہ خوارج کی پوری قسمیں ہیں۔“

فرمایا گیا کہ ان کا نام لیا گیا ہے اور ان کا نام لیا گیا ہے اور ان کا نام لیا گیا ہے
 لیکن چونکہ وہ اہل حدیث حضرت علیؓ کے مومنین ہیں اور ان سے انکار کرتے تھے ان کے
 نام لیا گیا ہے کہ

یہ عبارت بھی ان کے عقائد کے بارے میں ہے اور ان کے عقائد کے بارے میں ہے
 میں سوچ رہا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام صاحب کی فتاویٰ کبریٰ میں امام ابوحنیفہؒ کی وہ عبارت بھی
 تالیف ہے؟

والہی برایت گج ہے اور کہ عبارت تھا کہ امام ابوحنیفہؒ کی فتاویٰ کبریٰ میں امام ابوحنیفہؒ

صرف یہ حضرات ہی ایک امام یا مبلغ الٰہی سے دوسرے امام یا متعالیٰ مرتبہ کی ہیں، ہر ایک کی کتاب مختلف ہے اس کو فتاویٰ کبریہ میں لکھا گیا ہے اور دوسری کتاب عالم و مسلم ہے اور اس دوسری تحصیل کو اکثر ہی اضافی احادیث میں امام زہری نے اپنی کتاب اصول الدین کے مقدمہ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

وكان يعلم اصحابه في الامضاء . . . وقد صنف فيها كتابا وقع بعينها
فيها . . . وخصها مباحثها وفلسها اهل البدع والفرع

(اصول دین ص ۳)

یعنی انشاء میں امام صاحب اپنے شاگردوں کو علم کلام سکھاتا کرتے تھے اور علم کلام میں ہر کتاب الٰہی مختلف اور الٰہی ہیں اور امام صاحب کی تمام کتاب الٰہی درست اور گروہوں نے اپنی میں صحت اور ساری دوسریوں وہ خالص ہو گئی ہیں۔

اور اگر ان مبلغ نے یا متعالیٰ نے امام صاحب سے سوال و جواب کر کے ان کا اثر کیا ہوتا وہ کتاب الٰہی نام کی لکھی جانتے کی جس کا وہ کلام ہے اور الٰہی علم کی اصلاح میں اس کو الٰہی کلام یا کہا جاتا ہے۔

یہ طریقہ عقیم تو آج تک الٰہی سکول و کالج اور مدارس اسلامیہ میں رہا ہے اور اس طرح حضرت امام صاحب کے الٰہی مرتبہ کے لئے اس خطبے میں سب سے زیادہ اہم کہ جس میں حدیث ہے اور مختلف الفاظ کی عبارت ہے جس میں امام زہری نے فرماتے ہیں:

سألت ابا حنيفة نعمان بن ثابت عن القلق الاكبر فقال —

میں نے امام اعظم ابو حنیفہ سے القلق الاكبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا —

چنانکہ یہ ایک مجلس سوال ہے اس لئے کہ فتاویٰ کبریہ حضراتوں میں مشتمل ہے اس لئے کہ اگر نظر نہ رکھا جائے تو فتاویٰ کبریہ کے بارے میں دریافت کرنا الٰہی حضراتوں میں اور سب

(۱) یہ فتاویٰ کبریہ کس قسم کا کہا جاتا ہے؟

(۲) یہ فتاویٰ کبریہ آپ کی مختلف ہے یا یکا ہے؟

(۳) یہ کہ میں فتاویٰ کبریہ طالع کرتے ہوئے میرے ذہن میں کون سی احادیث پیدا

ہوتے ہیں کے بارے میں میں نے امام صاحب سے پوچھا؟

سوال اول: امام صاحب کا الٰہی قدر کیا یا کافی تھا ایمانیات کی بنیادی باتیں الٰہی یا الٰہی اور الٰہی کی تحصیل میں طریقہ فقہ کبریہ میں ہے کہ:

اصول الصوحید وما يصح الاحتفال عليه بحسب ان يقول : آمنت
بالله وملائكته وكلمه ورسوله والبعث بعد الموت والقدر خيره
وشره من الله تعالى والحساب والعزائم والحدود والفرق
كله.

اصل تو یہ ہے اور پھر میں ہی میرے ذہن کی کھلیاوت کے نتیجے میں آتے ہیں کہ یہ ہے اور یہ کہ الٰہی یہ ثابت ہے کہ جس کے میں ان اور انہی الٰہی یہ اور اس کے فرقوں میں اور اس کی طرف سے قابل شدہ انہوں میں اور اس کے تمام رسولوں میں اور میرے کے بعد زیادہ زعم کے جانے یا نہ لکھی ہوئی فقہ کے اہل تعالیٰ کی طرف سے ہے یہ اور انہوں کے اہل کے کتاب میں اور اہل کے لئے جانے یا نہ لکھی ہوئی یہ اور جسے اور فقہ ہے یہ کہ یہ سب کیوں اور کی ہے:

تکلیف اللہ میں لایا گیا کہ:

لا تكفر احدا بغيره . . . ولا نفس احدا من الايمان . . . وان ناسر
بالمعرفة . . . ونسوي عن المنكر . . . وتعلم ان ما صاحب لم يكن
ليخطبك . . . وان ما خطبك لم يكن ليصيبك . . . ولا يبرء من
اصحاب رسول الله ورضي عنهم . . . ولا تنال احدا دون احدا
وان نرد امر عثمان وخطب الي الله وهو عالم السر والعلانيات

ہم کی مجلس کی اس کے انہوں کی کراچی کی جہ سے پھر لیکن کرتے اور نہ کسی کے
 ایمان کے اس سے لگے تھے اور پھر چھٹی کا حکم اور وہی سے نہ کا اور پھر چھپو رکھتے ہیں
 کہ جو کہ وہاں حضور میں سے وہاں کرتے ہیں اور جو وہاں حضور میں نہیں ہے وہ کوئی حاصل نہیں
 کرتا اور صاحب رسول میں سے ہم کی سے نہ ہوا کہ انہوں میں کرتے اور نہ کسی ایک کو
 اور سے یہ فریضہ دیتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ
 وہاں سے جو رسالے چھپا اور لگائی ہیں وہی ہے۔
 اولاً ہر کسی کو کہہ سکتے ہیں کہ انہا احادیث کا تہذیبی عقائد اس صورت میں چھپ کر اور ہر
 انداز میں لائی گیا ہوا ہے۔

اور ہر سے سوال کو کرتے رکھتے ہونے سابق چھپا ہوا ہے آپ کی تصنیف لکھی ہوئی
 نوہیت کیا ہے اور ان کی ہے؟ صاحب میں ان اس کا نام یہاں حضور کا حکم سے لکھا گیا اور کیا تو
 کافی تھا کہ ہر کسی تصنیف میں ہر سال کرتے چلے پھر ہر امام صاحب کا تحصیل سے اس کا
 جواب میں نہ لراؤ اس اور ہر ایک لکھی ہوئی کرتے ہے۔

اور وہاں میں ہے جو ہر امام ہے کہ اصل کتاب کی خواہی کے کہ وہاں ہے اور نے
 والے ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء کے بارے میں امام صاحب سے جب دریافت کیا گیا تو امام
 صاحب کی طرف سے اس کے جواب سے امام صاحب کو جب فریضہ اور کیا تو ایک ایسی کی
 مجلس اختیار کر لی اور اس کا نام فقہ جلد ہے۔

اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے پھر کہ ہر مجلس مذاہب میں ہر کسی تحصیل فقہ
 اور میں ہے اور اگر وہی کتابوں کو کرتے تاکہ ان صاحبان سے فریضہ لگنا ہے فقہ جلد اول اور
 لکھی ہیں لکھی ہیں اور فقہ اکبر میں ہے فقہ جلد کے لئے اور ہر ایک بات فریضہ تو اس عظیم ہوتی
 ہے اور فقہ جلد امام صاحب۔

تھامس کے کام یہ ہے کہ:

امام صاحب نے ایک رسالہ طبع کیا جو میں فریضہ امام صاحب کو امام فقہ اکبر اور اس کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ ایک امام صاحب سے داخل فریضہ لے لراہی ہے!

اس رسالہ کی تصنیف و تالیف کے کہ وہاں میں ہے پھر ہونے والے اعتراضات جو اس
 موضوع کی وجہ سے بڑی حد تک کے حال تھا ان کوئی خاصہ نے فریضہ میں لکھی اس کا
 انکو ان میں سے ضابطہ ہو گئے اور ان میں سے جو ہر سے ہوا گئے وہ وہاں (۱) اور تبلیغ
 علم میں اور فقہ جلد کے فقہ جلد کے نام سے اور (۲) اور ہر ایک مجلس میں امام صاحب
 کے امام امام صاحب کے نام سے لکھا ہے۔

جلد امام صاحب کا فقہ اکبر کے بارے میں وہی ہے

(اول) اور وہاں کے امام صاحب میں لکھی یہ واقع چھپا اور ہے کہ جو ہر امام صاحب سے
 سے ہوا فقہ ڈاکری تو امام صاحب سے ان کا کہہ دیتے ہیں اور اس میں امام صاحب کی تصنیف
 کرتے ہیں جس سے عظیم ہوتا ہے کہ امام صاحب کی تصنیف کو ماننے کے لئے اور انہیں ہیں اس میں
 قاضی امام صاحب کی کتاب فقہ اکبر میں کے ضمن میں لکھی مثال ہو جو ہے
 مجلس امام صاحب نے امام صاحب سے فقہ جلد کے امام صاحب کی کتاب کرتے ہونے ایک
 امام صاحب کہہ رہے ہیں کہ

واعلم ان شرح ابن القاسم فی شرح ابن القاسم ۱۳

قریبی دور کا ہیبت کے امام صاحب اور امام صاحب ہے

اس کے امام صاحب قاضی امام صاحب لکھتا ہے

”بانی و ہر امام صاحب کہ یہ کہہ کہ امام صاحب نے قریش امام صاحب کو
 شریف کیا ہے (ص ۱۹) تو اس مجلس میں کہ ان سے کہہ کہ امام صاحب کی شرح امام صاحب
 اور امام صاحب نے لکھی ہے امام صاحب کی تصنیف میں ہے ہر وہاں حلیہ امام صاحب کی تصنیف
 ہے فقہ جلد سے امام صاحب کی کہ امام صاحب کی طرف مشہور کہ امام صاحب
 امام صاحب کی فقہ امام صاحب لکھی ہے امام صاحب سے ہر امام صاحب سے پہلے اس کی شرح امام صاحب
 امام صاحب اور امام صاحب لکھی ہے امام صاحب سے لکھی ہے یہ شرح امام صاحب ہے امام صاحب

کیا ہے اس میں بھی ایسا اور دوسرا ہے اور اگر صحابہ کے ساتھ ساتھ تو یہ مسائل میں
 کہی گئی ہے، لیکن جانتے اس میں سے اور حق کے لحاظ سے ضیف ہاتھ کوڑی کرنے میں
 کوتاہی ہے اور اس ساری کاوش میں انہوں نے کام لایا کہ ایک جامع کردہ ہے اور اس
 بارے میں کوئی فرق نہیں کیا اس میں قوی اور ضیف کیا ہیں۔ چنانچہ ان میں بعض مسائل صحیح
 اور بعض ضیف اور بعض ضیف ہیں، ہاں طرح انہوں نے بعض ٹیڑھ مسائل کو اپنے بارے
 والی بنا کر بعض ٹیڑھ مسائل کو اپنے بارے والی بنے لیکن پھر بھی اس سے استفادہ نہیں ہے۔

ذکر و عبادت پر توجہ

حضرت عقیق صاحب کی اس ہندی عبارت میں کامل بیان اور قابل ذکر بات ہے کہ
 ایک گورنر نامہ حکم کی دہائی کا بیج کیا گیا ہے اس میں نامہ حکم کے ذکر کا کوئی ذکر آیا ہے
 اطلاع از یہ دوسری باتیں بھی ہیں لیکن اس میں اہم ترین بات جو عقیق صاحب نے اشارہ
 فرمائی ہے کہ اس گورنر میں بعض ہاتھ ضیف اور بعض ہاتھ ضیف نویت کی یک جامع
 کہی گئی ہیں۔

حضرت عقیق صاحب کا اعتراض جیسا کہ بات ہے کہ رائج نے ضافی قاری دہائی تہ
 آئیکر حضرت امام حنفیہ دس لاکھ ضیف قرار دیا۔ ان کے خیال میں رائج نے ضیف
 روایت پر استناد کر کے لکھا کہ ضافی قاری دہائی اک حضرت امام کی ضیف قرار دیا۔ جیسا
 ان کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کتاب میں ضیف روایات دہائی جاتی ہیں یا یہ بھی مراد نہیں ہے کہ
 اس میں اہل سنت و اہل مائت کے بیچ سے ہوتے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ کیونکہ امام
 میں ضیف روایت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ دوسرے لکھا کہ میں کوئی مسئلہ اہل سنت کے بیچ
 کے خلاف نہیں ہے۔

چھٹا اعتراض

مسئلہ ایمان والدین مصطفیٰ رحمہ اللہ علیہما

کئی اعتراض نے امام دارالافتاء کو کوشش نہ کرنے کا ایک بیان بھی دکھایا کیا ہے
 کہ اس مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں چوکا کہا گیا ہے کہ وہ
 اہل ایمان نہیں تھے۔

اور خاص طور سے علماء میں پھر بھی نے اپنے فتویٰ میں لرایا کہ جو لکھا کہ مشہور ہے، وہ
 جو چند مرتب ہیں یہ فتویٰ اتھارٹی کا نسخہ ہے، اور امام صاحب کا اصل نسخہ مطبوعہ علی ہے کیونکہ
 اس نسخہ میں والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکرار کرنے والی باتیں ہیں۔

اسی طرح علامہ سبکی اور سبکی ہندی نے اس بات پر صراحت کا اظہار کرتے ہوئے
 فرماتے ہیں کہ لکھتے فتویٰ نے پھر یہ فعل لرایا ہے کہ لکھتے لکھا کہ اصل نسخہ میں یہ بات لکھی
 ہے اور اگر یہ اصل نسخہ ضافی اتھارٹی میں ہوتی تو لکھا جاتا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین
 کے بارے میں دیگر روایات نہ لکھا جاسکتے تھے۔

جواب:

یہاں تک علماء میں پھر بھی کی بات کا تعلق ہے:

یہ مشکل ہے، کیونکہ کما حقہ اہل بات ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس مسئلے میں والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم ایمان کی
 بات نہ کہی جاتی ہے اس کے باوجود صحیحے مرتب ہیں اور یہ بات کسی نہ کسی طرح لکھتے
 آئیکر کے اس نسخہ میں ہے، میں گورنر میں اہل ضیف نے روایت کیا ہے، لہذا وہ لکھا کہ لکھا
 لکھا امام گورنر حکم کے ٹیڑھ روایت ہے، کہ ہندی امام مطبوعہ علی نے روایت کیا ہے اس

فقہ اکبر کی تشریح کا مسئلہ

(۱) جس نے کسی تشریح نامی تصدیق لکھی ہے اس سے پہلے کوئی دوسری تصدیق نہیں لکھی گئی ہے اور یہ امام صاحب کا نسخہ ہے تو اس سے قبل بھی کوئی امام صاحب اس کی تشریح کرتے ہیں اس سے پہلے کہ اس نے کسی تشریح نامی تصدیق لکھی ہے کہ یہ مطلب ہے کہ یہ امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے بلکہ فقہ اکبر کا نسخہ ہے اور اس کی تشریح نامی تصدیق کا یہ نسخہ ہے اور اس کی تشریح نامی تصدیق اس سے پہلے کے لوگوں نے کی ہے لہذا یہی نسخہ فقہ اکبر امام صاحب کی اصل تصنیف ہے۔

(۲) بعض اعتراض میں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس وقت ہم میں سے کسی نے بھی اس فقہ اکبر کا نسخہ نہیں دیکھا ہے اور اس سے پہلے کہ اس نے کوئی تصدیق نامی تصدیق لکھی ہے امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے بلکہ فقہ اکبر امام صاحب کی اصل تصنیف ہے اور اس کا نسخہ ہے اور اس کی تشریح نامی تصدیق اس نے کی ہے اور امام صاحب کی کتاب کوئی تصدیق نامی تصدیق کے ساتھ نہیں لکھی گئی ہے اور اس کی تشریح نامی تصدیق لکھی ہے؟

گویا یہ اعتراض ہے اور اس میں پہلا سناواں ہے۔
 حال کوئی تصدیق سے پہلے اس کی تشریح کی امام صاحب نے نہیں کی؟
 ہم اس وقت ہم میں سے کسی نے بھی اس فقہ اکبر کا نسخہ نہیں دیکھا؟
 ہم امام صاحب کے ساتھ نہیں سے کسی نے اس کو دیکھا ہے؟
 اس کا نسخہ ہم اس کی تصدیق میں لکھی ہے کہ یہ امام صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔

تکلیفیات یہ ہے کہ:

کسی کتاب کی تشریح کا نسخہ اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ کتاب اس شخص کی

تصنیف نہیں جس کی طرف اس کی منسوب کیا جا رہا ہے۔ مثلاً کتاب فقہ اکبر کی اب تک کوئی تشریح نہیں ہے اور کتاب عالم کا معجم جو امام صاحب کی تصنیف ہے اور اس کو ہم نے جو نسخہ لکھا ہے وہی کوئی تصدیق نامی تصدیق کے ساتھ ساتھ امام صاحب کی تصدیق نامی تصدیق کے ساتھ مل گیا ہے اب تک اس کتاب کی ایک تشریح کا نام بھی نہیں ملتا ہے کہ اس کو امام صاحب کی تصنیف نہ مانا جائے۔ حالانکہ طحاوی اسے اس بات پر اعتراض ہے کہ یہ امام صاحب کی تصنیف ہے اور اس طرح اس کتاب کو تصدیق کا نسخہ ہے۔

اب سب کتابوں کو اس کے معنیوں کے ساتھ حساب سے لکھی گئی ہیں اور اس میں کیا۔
 لہذا اس فقہ اکبر کے امام صاحب کی طرف منسوب کئے جانے پر یہ اعتراض کوئی دلیل نہیں بن سکتا۔

مزید یہ کہ یہ شخص علوم سے کسی تہذیب اور دین کی تشریح پر نظر رکھتا ہے اس کو یہ بات بھی طرح معلوم ہے کہ کتب کی تشریح کئے جانے کا کاروبار دوسری صدی کے بعد کا زمانہ ہے اسکی صورت اسواں میں ہم کیے ہو گئی ہے کہ یہ کتاب امام صاحب کی تصنیف میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ کسی نے اس کی تشریح سے پہلے اس کی تشریح نہیں لکھی تھی۔
 اور یہ بھی تہذیب معلوم سے اس کے بعد پر نظر کرنا ہے کہ اس نسخے میں امام صاحب کا نسخہ ہے۔

اگر عرض امام صاحب معلوموں کے تہذیب معلوم اور اس کے بارے میں جاننے ہوتے تو یہ کہ یہ اعتراض نہ کرتے کیونکہ یہ اعتراض امام صاحب کی تصنیف کے ہونے نہ ہونے کا نہیں بلکہ تہذیب معلوم سے اسکی تشریح کا کاروبار ہے اس بات کا معلوم خلاف کاروبار کرتے ہوتے اور دیکھا جاتے تو مطلب یہ ہوتا کہ جس کتب کو امام صاحب کے معنیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کو تصدیق نامی تصدیق میں لکھی ہے اس کی تصدیق نامی تصدیق میں لکھی ہے اور اس کی تصدیق نامی تصدیق میں لکھی ہے۔

بلکہ حقیقت اس کے اصل خلاف ہے ہم اسکی تصنیف معلوم نہیں ہیں اس کتب میں لکھی ہے اور اس کے اصل معنیوں کی طرف منسوب ہیں اور اسکی تصنیف سے صرف یہ نہیں نکالی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کی تشریح اسلامی عدوی سے لگی کی ہے اور نہ ہی کوئی اس کا من کار کرتا ہے کہ یہ کتاب اس مصنف کی نہیں ہے اس میں علم تصوف کی کتاب الخیر اور دوسرے بڑے اصول فقہ کی واردات اور نام باقی۔

دوسری بات یہ کہ:

یہ بات کوئی شائبہ کی بات نہیں اس کا کوئی اور تاثر اور روایت نہ کہ سے ذہن کو کسی کی طرف نسبت ہی ممکن قرار دینے کے طور پر بہت سی کتابیں لکھی جاتی ہیں جن میں کے طیارہ میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کی اس لیے من کی نسبت اس عالم یا اس امام کی طرف نہ کی جاتی ہے اور اس شائبہ کی جگہ ایسا نہ کہ ہے تو وہ علم حدیث میں ہے اور اگر اس کو کوئی شائبہ کا سبب سے دہا جانے تو اس سے علم کی اصاحت کا رد اور رد ہوا جائے گا کیونکہ اگر قرأت سے بعد میں سے لینے ہیں میں سے آگے روایت کرنے والے نہیں ایک ہی ہیں اور کی دوسرے علوم میں اس کی جگہ کسی کی جگہ نہیں ہیں اور ان اس بات کا تصور ہے کہ اس کا اختراع کیا جائے اور اس کی اجازت کی جائے تو وہ کسی بھی طریقے سے ثابت ہو۔ اس کے علاوہ کہ روایت اسے اس فقہ کی کتاب امام صاحب کی تصنیف ہونے سے اور اس سے قبل کیا ہے اور اس اجازت کی روایت سے کہ اسے علم حدیث اور اسے فرماتے ہیں "و لقد نو خطا علی ذلک جہاداً کثیراً من السیاح"

اور اس بات پر حشاش کی بہت سی روایات کا اتفاق ہے۔ (از کتاب صفحہ ۱۰۸)

تیسری بات یہ کہ:

ذہانے عرض سے اعتراض سے پہلے یہ کہا نہ کیا کہ فقہ کی روایت امام ہدای سے ہے اور اس کے علاوہ بھی متعدد روایات اس کے لئے کی روایت امام صاحب سے کی ہے اس کے لئے اور اسے کتاب محمود سے کہہ کر کے حنفیہ کے پہلے امام کہا جھکا جاسکتا ہے تاہم اس طریقے سے اور ان روایات سے فقہ کی روایت کو اسے اس طرح کیلئے کیا گیا ہے ہی قسم کی روایت امام ہدای کی فقہ کی امام صاحب کی تصنیف سے ہے اور بعد سے اس کی تکمیل سے۔ اور انکو ہی سے ہی ان کی کتاب میں اور کی ہے وہاں اسے فقہ کہا جاسکتا ہے۔

التموان اعتراض

فلسفیات الفاظ کے استعمال کا مسئلہ

اس اعتراض کی ذمہ داری ہے کہ داخل فقہی اور فقہی کتب میں ایسے الفاظ استعمال ہونے ہیں جو اس نام میں عام استعمال میں نہیں آتے جیسے فقہان کا نام صاحب کی طرف اشتباہ کہہ رہے ہوں گے؟

جواب:

یہ اعتراض وہ نہیں کر سکتا ہے جس کو امام صاحب کے زمانے کے علم اصول مطہرہ میں اور اس زمانے کی علم اصول میں اس قسم کے الفاظ کا استعمال عام تھا۔ امام صاحب نے نقل کیا ہے کہ "ابو حنظلہ ثمالی نے اپنی کتاب الاختصار میں روایت کیا ہے کہ ابو اسحاق رومی نے علم کلام کی روایت میں ابو مسعود مروزی کے روایت سے امام صاحب کے الفاظ سے ایک قول نقل کیا ہے

و فرماتے ہیں کہ میں نے امام و حلیف سے یہ کہا:

حافظوں فیما أحدث الناس من الکلام فی الاقران والاصحاب؟

آپ کا فرماتے ہیں اتفاق کے بارے میں جو لوگوں میں سے سے کیا ہے اور کچھ ہیں جیسے اعتراض یہ امام دہلیؒ؟

فصل مسائل الفلاسفة . علیک بالقر او طريقة السلف .

واہا ک و کل محدثا فاجبا بعدہ"

امام صاحب نے جواب دیا کہ یہ فلاسفہ کے الفاظ ہیں ان سے کیا جاتا ہے اور اور اصل اور طریقہ صحابہ پر امتداد کرنا چاہئے کیونکہ یہی ہے سے چاہا جاتا ہے اور یہی ہے

toobaalibrary.blogspot.com

دستِ عدلی ہے۔ (مجلسِ امجد، ج ۱۰ ص ۱۰۰)

تو آپ کے سامنے یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر یہ فقہاء استہلال کرتے ہوتے ہے تو امام صاحب نے انہیں استہلال کیا ہے؟ تو اس کے جواب میں میں انہوں کو ان کی اصل کو جاننے کی تعلیم کی فرض کیلئے اپنی تعلیم میں ایسے فقہاء استہلال کرنے پر اس وقت کے لوگوں کے سامنے میں دائیں درجہ اولیٰ امام اور ان کا استہلال عام دیکھ کر یہی اہلِ اہلِ اہلِ علم نے اسے تسلیم کیا۔

”کلمو القاسم بظہر حقو لہوم“

toobaa-elibrary.blogspot.com

قول فیصل

اب علماء کے سامنے یہ کارہ کرا ہوا کہ امام صاحب کی تحفیف ابنِ دونوں میں سے کوئی ہے تو انکے بارے میں صوفی مہدٰی صاحب سہلی حرمِ مقدس کبریٰ امامِ ہدایت اور حلیہ نے قاضی حیدر افندہ اعلیٰ شارحِ فتاویٰ کبریہ نے جو مکتبے سے پوچھا کہ آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ ان میں سے کوئی ہی کتاب ہے جو امام صاحب کی ہے اور کوئی ہی ہے جو امام صاحب کی نہیں ہے؟

اس کے جواب میں قاضی صاحب نے جواب دیا جو اس مسئلہ میں حتمی دامنہ اور قولِ لیل کا مجدد گنتی ہے۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس زمانے میں یہ بات مشہور ہے کہ فتاویٰ کبریہ جو حضورِ ہدایت کے ساتھ مروی ہے اور اس کی شرح بہت سارے خطائے امت نے کی ہے جیسے عالمی الکفری اور غیرتہ قرآن کے بارے میں آپ کی دامنہ کیا ہے کہ یہ کتاب امام صاحب کی آیت ہے یا وہ جس کی آپ نے شرح لکھی ہے اور امام صاحب کی کتاب ہے؟

جواب: اصنافِ کرام کے زمانے میں تاریخات کا طریقہ اس طرح تھا کہ اس کے نئے تصنیف ہوتے تھے اس طرح اس کتاب کے نئے تصنیف ہوں گے جیسا کہ امام کی کتاب تاریخ کے نئے اور امام جو جنت کی کتاب تاریخ کے نئے تصنیف ہیں اور جو امام صاحب تاریخ اور جو امام جو جنت کی کتاب تاریخ اور جس کتاب تاریخ کے نئے تصنیف ہیں اور جو امام صاحب امام جو حلیہ کے امام سے انہوں نے کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے امام صاحب امام جو حلیہ نے تاریخ امام صاحب کے نام سے اس کا کتب کیا ہے؟

اسی طرح فتاویٰ کبریہ کا نام ہے جس کو امام صاحب نے تصنیف کیا ہے اور اس کے ساتھ امام صاحب نے جس کا نام تصنیف کیا ہے اس کی شرح اور سے امام صاحب نے لکھی ہے۔ (علم

چوتھا حصہ

اُردو ترجمہ

الفقہ الاکبر

پس میں پچیس باب اور ایک سو پچیس احکام مختلف ہے

تالیف امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن حبان

۱۵۰ھ — ۲۴۰ھ

روایت ابن امام

حقیق بن ابی حنیفہ

تصحیح ۱۵۶ھ

تحقیق ڈاکٹر

ملفوظ رشید احمد اعطوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب اول

اہل السنۃ والجماعۃ کے اجمالی عقائد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہم قرین اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنا عقل عظیم کرتے ہوئے ہمیں اہل سنت و جماعہ کے راستے کی طرف راہنمائی فرمائی ہے اور یہ حد صاحب رسول و امام اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ کی سنت کا پیغام ہے۔ اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر جو ساری دنیا کے لئے سربراہان عظیم پر چلنے کے لئے مصلح تھے۔ آمین۔

ہم اعظم شہداء امام امام زین العابدین علیہ السلام بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے راستے ہیں کہ:

حقین و انبیاء:

توحید کی اصل اور بنی باقی کے چارے سے عقائد اور سب سے بڑے ہیں اور اہل ایمان کے لیے یہ کہہ کر اپنی اولیائے ایمان سے تفریق ہو سکتی ہے۔

اعتقاد باللہ، و ملتکبہ، و کتبہ، و رسالہ، و البعث بعد الموت، و القدر خیرہ و شرہ عن اللہ تعالیٰ، و الحساب، و میزان، و الجنة، و النار حق کلمتہ.

ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان کے فرشتوں پر ایمان کی تمام کتابوں پر ایمان کے سارے رسولوں پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد مصباح

کتاب

پہلا جلد

پہلا باب

پہلا باب

پہلا باب

پہلا باب

پہلا باب

پہلا باب

پہلا باب

پہلا باب

پہلا باب

حقیقہ نمبر (۱۳)

اور حقیقی معنوں میں حاصل اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور فعل اس کی امانی مسلمات میں سے ایک صفت ہے اور تمام حصول اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک مخلوق اور ان کی صورت کا تصور ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے تمام افعال غیر مخلوق اور غیر حادث ہیں۔

حقیقہ نمبر (۱۴)

اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ازل، غیر غائی، غیر صحت اور غیر مخلوق ہیں۔

حقیقہ نمبر (۱۵)

جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی مسلمات میں سے کوئی ایک صفت اس کی ساری مسلمات مخلوق یا حادث ہے، وہ اس کے بارے میں تو حقیقہ و ناموساً ہی اقرار کرنے کا ٹھکرہ دیکھے یعنی اس کے ساتھ صحت و امانت میں کوئی مانعہ قائم نہ کرے۔ واللہ کی مسلمات کے تقسیم و حادث ہونے کے بارے میں شک کرنا خود اللہ تعالیٰ کے ساتھ ٹھکر کرنا ہے۔

باب سوم

اللہ تعالیٰ کے کلام کے بارے میں عقائد

حقیقہ نمبر (۱۶)

قرآن کریم جو صحیفہ کی شکل میں لکھا ہوا ہے اور زبان دانے لوگوں کے دلوں میں محفوظ ہے اور انسانی زبانوں سے بچ سکا ہے اور یہ ہے اور ہی اصل اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

حقیقہ نمبر (۱۷)

اور ہمارے الفاظ جو ہم قرآن پڑھنے کے دوران نکلے کرتے ہیں وہ مخلوق ہے اور حادث ہے اور یہ ہے قرآن کریم کی کھینچی کرنا مخلوق ہے اور حادث ہے اور ہمارا پڑھنا مخلوق اور حادث ہے۔ لہذا قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے غیر مخلوق اور غیر حادث ہے۔

حقیقہ نمبر (۱۸)

جو قرآن کریم میں سہی اور دوسرے الفاظ کے واقعات ذکر کئے گئے ہیں اور انی طرح ازمنہ ابلیس کے حقیقی قرآن کریم میں جو کچھ آیا ہے وہ تمام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سوال کی ضرورت سے کئے ان واقعات کا ذکر کیا ہے نہ کہ ازمنہ ابلیس کی غیبت کی وجہ سے ان کا بیان کیا ہے۔

حقیقہ نمبر (۱۹)

اور اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق اور حادث نہیں ہے بلکہ سہی علی السلام کا کلام دوسری مخلوقات کی طرح مخلوق اور حادث ہے۔

عتیقہ نمبر (۲۰)

اور قرآن کریم میں تعالیٰ کا کلام ہر قسم ہے اور یہ لوگوں کے کلام کی طرح نہیں ہے

عتیقہ نمبر (۲۱)

اور موسیٰ نے کہا ہر پادشاه تعالیٰ کا کلام ہے اور جسے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَقُلِّمْنَا مَوْسَىٰ تَكْوِيْمًا

یعنی موسیٰ کے ساتھ تعالیٰ نے تہذیب کا کام کیا۔

عتیقہ نمبر (۲۲)

اور اس وقت بھی تعالیٰ کا کام کرنے کی مصلحت کے ساتھ ہے بجز موسیٰ کا کام کرنے والے تھے

عتیقہ نمبر (۲۳)

تعالیٰ اپنے کلام کی تخلیق سے پہلے بھی مائل تھوڑے

لیس کلمہ طیبی، وهو السمیع العظیم

تعالیٰ کی زبان کوئی چیز نہیں اور ہی شے اور اسے سمجھنے والا ہے

عتیقہ نمبر (۲۴)

اور جب اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تو یہ کلام وہی تھا جو تعالیٰ کی انسانی مصلحت میں ہے۔

نوٹ: کلام کی وہ قسمیں ہیں جنکی قسم یہ ہے کہ وہ کلام حقیق ہوگا اور ساری قسم یہ کہ وہ کلام خالی ہوگا اور ایچ کو موسیٰ علیہ السلام کا کلام حدیث کے پردے میں چھپا ہوا ہے اور ان کو کہا ہے کہ وہ اپنے کلام کا بجز تعالیٰ نے اپنے کلام پر وہ کام ہی چھوڑا ہوا ہوتا ہے اور اس لئے کہا ہے کہ کلام تو تعالیٰ ہی کرنے والا ہے حضرت موسیٰ نے کلمہ طیبی اپنے ہر دو میں لے لے کر دیا ہوتا ہے۔

باب چھٹا ہے

اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں عقائد

عتیقہ نمبر (۲۵)

اور بات معلوم ہوتی ہے کہ تعالیٰ کی صفات اس کی مخلوقات کی صفات کی طرح نہیں بلکہ اس سے بڑا ہے اور اسے غائب ہے۔

عتیقہ نمبر (۲۶)

تعالیٰ (۱) تمام مخلوق کی کلیات و جزئیات اور ان کے کار و بار میں اپنے ذہنی مادی و مادی علم کے ساتھ کام کرتے ہیں مگر ہر شے ہائے کی طرح نہیں اس لئے کہ وہ اپنے تمام اسباب کے ساتھ ہیں اور وہی ہے جو تعالیٰ کا ہاتھ نہیں اس سے

عتیقہ نمبر (۲۷)

اور تعالیٰ اپنے اس کام کو ہر شے کی حرکت کے بغیر ہر وقت اور ہر وقت میں خود سے کرتے ہیں اور آپ کی قدرت کاملہ ہوتی قدرت کی طرح نہیں ہوتی (کیونکہ ہوتی قدرت بعض اشیاء پر ہوتی ہے بعض پر نہیں ہوتی اور ہوتی قدرت اس وقت اور اس وقت کے کائنات ہوتی ہے)

عتیقہ نمبر (۲۸)

تعالیٰ ہر چیز کو سمجھتے ہیں مگر آپ کا دیکھنا اس سے سمجھنے کی طرح نہیں کیونکہ وہاں دیکھنا سمجھنا ہے اور یہ عقل تک نہیں سمجھنا ہے اور تعالیٰ تمام امور میں اس کی توجہ سے ہوتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں ہونے کی طرف سے بھی اس کا تدارک نہیں ہونے اور معلوم ہونا چاہئے کہ کیوں لا
 Computers) پر انھام چاہنے میں کی (Key bored) کے ساتھ
 پر ایک (programming) یا (Down) لود کرنے کے لئے (Up) لود کرنے میں (operator)
 (driver) کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برعکس اس جسم کی طرف سے بھی بلڈ اور پائپ
 ہے۔

عقوبت گاہ نمبر (۲۱):

اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔

عقوبت گاہ نمبر (۲۰):

اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔

عقوبت گاہ نمبر (۱۹):

اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔

عقوبت گاہ نمبر (۱۸):

اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔

عقوبت گاہ نمبر (۱۷):

اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔

اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔
 اس کے برعکس کام کرنے میں جسم کا کام کرنے اور اس کے لئے کی طرف سے ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب پنجم

مکاتبہات میں اللہ تعالیٰ کی طرف تقویٰ کا بیان

مقیدہ نمبر (۳۳):

اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ اور اللہ پروردگار میں جسکی صفات بھی اللہ ہی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اصحاب و عباد کا ذکر کیا ہے، مکتوبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

ثُمَّ خَلَقْنَا حَرْفًا مِّمَّا كَفَرْنَا مِنْهُ
يُرْسَلُ بِاللِّغَامِ يَلْعَلُ يُجَاهِلُ لَمَّا جَاءَهُ
مِنْ آيَاتِنَا لَمَّا كَذَّبَ وَتَوَلَّى
يَذُكَّرُ فَزَادْ لَهُ حَرًا إِنَّ
اللَّهَ لَظَوُّرٌ لِلْغُيُُوبِ
اور جس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

تَلْعَلُ خَاوِرٌ يَغِيظُ الْمَلَائِكَةَ وَاللَّهُ
مُسْمِعٌ مِمَّنْ يَلْعَلُ لَمَّا سَمِعَتْ
بِالْحَمْدِ مِنْ حَمْدٍ لَمَّا سَمِعَتْ
بِالْحَمْدِ مِنْ حَمْدٍ لَمَّا سَمِعَتْ

یہ جو کہ لگی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے اصحاب یعنی اللہ اور اللہ پروردگار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کی انکی صفات ہیں، جو قابلیت ہیں۔

مقیدہ نمبر (۳۴):

اللہ تعالیٰ کے اصحاب و عباد کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے

toobaqa-elibrary.blogspot.com

میں وہ اس کا دست قدرت پرست ہوتے ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ڈال کر ہٹائے گی۔

پرست سے مراد وہ قدرت پرست ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے قریب قدر پروردگار اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ قدرت پرست ہوتے ہیں، لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جو وہ ایک ہے:

مقیدہ نمبر (۳۵):

لغیب اور نہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے وہ مستحق ہیں اور یہ وہ اس اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کی طرح ہے کیفیت ہیں۔

مقیدہ نمبر (۳۶):

اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کو اپنی صفات میں سے وہ مستحق ہیں اور یہ وہ اس اللہ تعالیٰ کی

مقیدہ نمبر (۳۷):

اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کو اپنی صفات میں سے وہ مستحق ہیں اور یہ وہ اس اللہ تعالیٰ کی

عقیدہ نمبر (۳۳)

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ سے اس کے وجود کا وہی اعتبار کرنے سے پہلے اور وہ جس
انے کی صورت میں اس کے لئے اس کے ہونے کی حالت کا کہہ کر اس کا وہی
کا کیسے ہوگی اس سب کو ان کے تمام احوال سے جانتے ہیں۔

عقیدہ نمبر (۳۴)

اور اللہ تعالیٰ ہر کام کو نکلنے کی حالت میں آئے سے پہلے ہی جانتے ہیں۔

عقیدہ نمبر (۳۵)

اور یہی کام سب جانتے ہیں اس کے جڑ جانے کا وقت اور پختے کے بعد کامل طور
سابقہ علم کے احوال جانتے ہیں کہ ان کے پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، بلکہ وہ تجربہ
اور اللہ تعالیٰ کی اہمیت کے علم میں ہے۔

اور یہ تجربہ ہی اور عقائد اصول یا ایک سال سے دوسرے سال میں ہوا یہ تجربہ اس کی
مناجحت میں سے ہے اور تجربہ اس کے ساتھ ہی طرح تجربہ ہوا ہے اور اس سے
لغت: صحیح سے مراد وہ تجربہ ہے جو تمام امور کا (experiences) کی نظر اور علم
میں صحیح ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی نظر اور علم میں اس کا اس کی کوئی چیز صحیح نہیں ہے، اس کا اور علم کا کام
کہ ہے۔

واللعموم ایس یعنی

یعنی صحیح کی اپنی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اس عقیدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے سے مطلب یہ ہے کہ صحیح ہے اور صحیح ہے اور
ہے، جو اس کی تعریف میں نہیں آسکتا اس لئے اس کا اور علم کا نام لے سکتے ہیں اس نام میں
لگائی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ششم

اللہ تعالیٰ کی تقدیر، مشیت اور تخلیق کا بیان

عقیدہ نمبر (۳۶)

اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو کائنات کی برائے کی تدبیر (Programming)
اور اس کا پختہ (planing) کرتی ہے۔

عقیدہ نمبر (۳۷)

اور وہ ذات ہے جس میں کوئی چیز نہیں ہے اس کی مشیت اس کے علم اور اس کے فیصلے،
اور اس کی تدبیر اور اس کا پختہ کرنے جانتے ہے اس کے تجربہ میں اور اس کے تجربہ میں
ہر چیز کو اس کی تمام احوال (Qualities) کے ساتھ متبہ کر کے اس کا پختہ میں لگتا ہے۔
کو صرف اس کا علم ہی ان کے کھانا ہے۔

عقیدہ نمبر (۳۸)

اور اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی تدبیر اور اللہ تعالیٰ کی اسکی مناجحت میں جو اس کی
ہونے کے ساتھ وہ کائنات کا پختہ ہے۔

عقیدہ نمبر (۳۹)

کوئی صحیح سب صحیح کے ہر میں میں صحیح ہے اور اس کا اور علم میں صحیح ہے اور
ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، اس پر بھی جانتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور اس کے لئے کہ اس
کا رنگ وہی اعتبار کر سکا۔

باب دوم اور باب سوم میں ہے کہ اپنے سارے عمل کو اپنی گواہی کی طرح ہی
تعمیر کرنا اس کی مثال ذات پائی تھی ہے۔

میں نے اس شخص کو اس سے مراد نکالتے کے باقی تمام سوچا ہے جس میں اس سے مراد
اور جو اس میں ہے وہاں جو اس کو عالم نہ کہ جس میں ہیں بلکہ ان کا جو باقی رہتے ہیں کسی
اور اس کی مستقل صورت ہے۔

میں نے اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے سارے عمل کی گواہی
نہ کہے۔

اور اگر ہم کی ابتدا سے مراد اس کی طرف کی جائے تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ ہم اس کی
گواہی نہ کہ ہم سے مراد اس کی طرف سے نہ کہے اور تعالیٰ اعلم

toobaqa-elibrary.blogspot.com

باب ہفتم

ایمان اور کفر کی حقیقت اور انسانوں کی تخلیق

فقہی نمبر (۳۶)

ہر ایک انسان کو اللہ تعالیٰ نے کلمہ پڑھانے سے پہلے پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے
میں ان سب کو ایک ہی اور میں کو کلمہ پڑھانے سے پہلے پانچ دنوں سے پہلے پیدا کیا ہے
اور کلمہ پڑھانے کے بعد اس نے اپنے قول میں اور میں کو کلمہ پڑھانے سے پہلے پانچ دنوں سے پہلے
اور اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کو ایمان دہرے کی تخلیق نہ ہوگی جو سے
ہے۔

اور ایمان لانے والا شخص اپنے عمل کو اپنی گواہی سے مراد ہے اور اپنے دل کی تصریح
سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کلمہ پڑھانے سے پہلے پانچ دنوں سے پہلے پانچ دنوں سے پہلے

فقہی نمبر (۳۷)

اللہ تعالیٰ نے آدم کی پشت سے اس کی اصل میں ان کی ساری نسلوں کو پیدا کیا اور
اس کی پشت سے نوازا اور ان کا پتہ مسواست ہر تکم (کہا میں نے ہاں اب اس کے
میں ۱۲ کا لقب پڑھا اور ان کو ایمان لانے کا حکم صادر فرمایا اور ان کو اختیار کرنے سے پہلے
فرمایا اور اس وقت سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ سے کفر کیا اور یہ وہ راستہ میں ان
کلمہ کا آغاز اس میں ایمان نہ تھا۔

فقہی نمبر (۳۸)

میں سب انسانوں کو ان کے کلمہ پڑھانے سے پہلے پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

باعتدافہ ہشیشیل اشعافہ کوہستان مطبوعہ

ہم نے اس بیان کو سب سے راستے کی طرف دیکھا ہے، بعض ان میں شکر گزار اور
کچھ نادم ہو گئے!

تقدیرہ نمبر (۳۹)

اور امر جسٹس برہنہ کے بعد اس نے اسی نظر میں دیکھا راستہ اختیار کیا اس نے
انہی کی طرف سے مدد کر کے حضرت میں توجہ کی اور جو شخص ایمان لایا اس نے انہی کی طرف
سے مدد کر کے حضرت کی تقدیر کی اور دوسرے پر ثابت قدم رہا اور باقی اختیار کر کے
صاحب ایمان بنا۔

تقدیرہ نمبر (۵۰)

انہی نے اس بیان کو کھل کر ایمان کے اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا اور ان پر
ازم کیا گیا کہ وہ دیکھنا اور صورت میں صاف صاف ان کو اختیار کریں۔

تقدیرہ نمبر (۵۱)

اور وہی ان کی لغت کو ایمان و کفر حقیقی کیا گیا ہے، بہت انہی نے ہر ایک کی
حقیقی مثال و عمل غیبات کے انداز میں کی ہے۔

تقدیرہ نمبر (۵۲)

تو کھل کر ایمان کا اختیار کرنا انہوں کے اپنے احوال ہیں، وہ انہوں نے سب عمل
کے راستے اختیار کئے ہوتے ہیں۔

تقدیرہ نمبر (۵۳)

گھر انہی نے کمال علم کی جان کا کفر اختیار کرنے کو پہلے ہی سے جانتے ہیں
کہ یہ کافر ہیں، ان کے بعد جب وہ شخص ایمان لایا تو انہی نے ان کے ایمان پر
ہونے اور اس کے ایمان کو دیکھ کر مروتی ہی جانتے ہیں کہ وہ شخص کافر نہیں ہوگا، سب

کہ انہی نے علم میں کوئی کفر اور توجہ کی داغ بیل نہیں جوتی۔

نوٹ: اسلام کی لغت ہے یہاں کہنے کا مطلب ہے کہ وہ شخص اصل لغت میں مسلمان
ہونے کی کمال اہلیت رکھتا ہے، کیونکہ ہر آدمی کے اندر وہی اصل نظر اور توجہ سے نیچے کا نام
اسم ہے اور اگر وہ توجہ کی صورت میں دوسری قسم کی اختیار نہیں کرتا تو اس کو وہ اسم سے
جدا ہی ہے، اور اصل کے اثرات سے نشان میں پھرتا ہی نہیں اور اصل کے اثرات کے
انداز میں بھی، تاہم ان اصل، رسم، زبان، لہجہ اور انداز فکر سے دیگر اسم، رسم، زبان، لہجہ
اور انداز تفہیم اور لغت سے جدا ہونے کا نام ہے، جیسا کہ اصل انہی میں نظر
پر علم لایا گیا۔

المنطق من علوم المسلمون من اسلافہ وبعادہ

کی لغتوں میں مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ سے لکھیے والی اہلیت اور زبان سے
لکھیے والی اہلیت سے وہ مسلمان ٹھہرتا ہے۔

ایک حد تک حضرت امام صاحب نے ان الفاظ میں عمل فرمائی:

ان اولادکم و اولادکم علی الفطراء، فلا بدوہم بالغیر ولا بدوہم
تہماری اولاد میں کافر لغت ہے یہاں کیا گیا ہے لہذا ان کو شراب نہ پلاؤ، وہی اور نہ پلاؤ،
خدا اور ان کو۔

ایک اور حد تک اس کا اشارہ ہی دیا ہے کہ:

لا صوفی من لا یافک ولا یافک

اپنے شخص میں کوئی نہیں، جس شخص میں اس کے اپنے دل میں اللہ نہیں رکھتا، اور
اس کی زبان میں ہے، سوائے انہی میں سے اللہ اور محبت کا نام نہیں لہرتا، لہذا ہر مسلمان کو
انہی کے انہی لغت کے ساتھ ہی پڑا گیا ہے، جیسا کہ انہی نے اپنی لغت میں لکھا ہے:

باعتدافہ ہشیشیل اشعافہ کوہستان مطبوعہ

ہر زبان کو ہم نے دیکھا ہے، لہذا ہم نے اسے لکھا ہے، وہ کفر کو لکھی کہ اس کو ایمان لایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب پنجم

انجیبا اور اولیاء اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

عقیدہ نبیرہ (۵۸):

ہر کلام نبوی، عظیم الہیہ اور اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق کے معنی اور کبریا کا نام ہے۔ پاک اور عزا ہوتے ہیں، اس طرح کلمہ اور فقہ ہدایت اور حقیقت کلمات و مکاتبات سے اہل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق ہوتے ہیں۔

عقیدہ نبیرہ (۵۹):

پہلی سگی کھادوں سے بھول چک اور نہ ہادی کاسوں میں معمولی خطا نہیں سرزد ہوتی ہیں ان کی سوا سگی میں ہی قدر ہوتی ہے جو آپ نے خود فرمایا، رخ من احنی العظاہ و المشاہدین یعنی میری امت سے بھول چک عطا کر دی گئی ہے۔

عقیدہ نبیرہ (۶۰):

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دست میں کے دست میں کے رسول اور اس کے ہی ان کے و نکرہ اور اس کے چنے ہوئے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی میں کئی ایسوں کی پر جانگی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک جھجکے کی عبادت کے برابر صلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئی تیرہ کلمہ کلمات کی اور نہ ہی آپ نے اپنی ساری زندگی میں کئی کئی معنیوں کو نہ کہا اور اللہ آپ کی ہے۔

عقیدہ نبیرہ (۶۱):

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

(عقیدہ اول) حضرت سیدنا محمد اکرم اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عقائد

(عقیدہ دوم) حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے بارے میں عقائد

(عقیدہ سوم) حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے بارے میں عقائد

(عقیدہ چہارم) حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے بارے میں عقائد

عقیدہ نبیرہ (۶۲):

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

عقیدہ نبیرہ (۶۳):

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

ہر کلام نبوی عظیم الہیہ اور صحابہ کرام کے بارے میں عقائد

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب دہم

مسلمانوں پر اور ان کے گناہوں کے اثرات کا بیان

فقہیہ نمبر (۶۳)

ہم کی مسلمانوں کی اس کے کسی بھی گناہ کی وجہ سے جگہ نہیں کرتے یا اگرچہ وہ گناہوں کی
فی کس نہ ہو تاہم گناہ اور گناہ گاروں کو گناہوں سے بچانا گناہ گاروں کے لئے ہے۔

اور ہم یہی کہ مسلمانوں سے اس کے ایمان کے زائل ہونے اور کفر میں مبتلا ہونے
کا خیال ہے ہیں بلکہ یہاں آج کل مسلمانوں میں تو کفر نہیں ہے۔

فقہیہ نمبر (۶۴)

۱۱۔ سے لے کر ایک بڑے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص تو اس کو ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی ہر
بکر چھٹی ہو سکتا کہ اس کا چاہا یہاں کے ہوتے ہوئے کافر کی ہو جائے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے کسی بھی امر کو ترک کرنا یا اس کی نافرمانی کرنا، یا
ممنوعات میں سے کسی بھی راجح کی عبادت کی گناہ گاروں کی ہے۔ اور ایمان اور اہل ایمان کی اس
کے گناہوں کے اثرات کی وجہ سے چار اقسام ہیں۔

پہلی قسم: ہم جتنے مرضی گناہ کرتے ہیں اس سے عداوت سے ایمان میں کوئی عملی راجح
نہیں ہوتا بلکہ ایمان ہی ہے، جتنے بڑے جتنے بڑے گناہ کرتے ہیں۔

دوسری قسم: گناہ کی وجہ سے گناہ گاروں کو عبادت سے روکا جاتا ہے اور ایمان نہ کرے۔
تیسری قسم: گناہ کرنے سے عداوت گناہ گاروں اور کفر کے لئے بھی ہوتا ہے یعنی عداوت

کفر میں شامل ہوتا ہے اور یہی وہ اسلام سے لگتا ہے جو عداوت سے عداوت سے عداوت کی ہے
چوتھی قسم: اصل راجح سے اہل ایمان اور ایمان کی راجح سے عداوت ہے کہ گناہ گاروں

احوت سے عداوت مانگے سے سوال اور جانتے ہیں اور عداوت مانگے سے عداوت عداوت
انہوں کو کفر کے نتیجے میں ہے۔

باب ہزار و نچھ

میزوں پر بیگ اور رمضان میں تراویح کے بارے میں عقائد

فقہیہ نمبر (۶۶)

ان طرح اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں سے ہے کہ رمضان میں عداوت
کفر کا ہونا نہیں۔

فقہیہ نمبر (۶۷)

اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ رمضان کی تمام باتوں
میں سنت کے لئے اور تراویح کا کرنا ہے۔

اہم ترین نوٹ: ہم اہل سنت والجماعت کے نزدیک علم حدیث کے اصول، یا اصول
اصول اللہ ہی کی کتابوں میں ہے۔

(۱) کتاب اللہ کی آیت کلمہ (۲) اصول رسول اللہ صلوٰۃ اور

(۳) تاریخ اسلام ۱۶ اور

(۴) یہ اصول: اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حکم آیت میں سے ہے یا اللہ ہی جو ہے جو ہے
دوسری مسلمانوں کے عقیدے کی بنیاد ہیں یعنی یہ ایمان اس میں اللہ تعالیٰ محبت میں ہے کہ ان

میں سے آیت صحیفہات عقیدہ سے کی بنیاد نہیں ہے، لیکن ایمان کے عقیدہ ہے کہ وہ
ماحق میں سے ہے یا راجح عقیدہ کا ہونا ہے۔

پہلا نوٹ: اہل سنت والجماعت کے عقیدہ میں تراویح کا کرنا ہے۔

فقہیہ عقائد کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں عداوت کے عقیدہ کو اللہ تعالیٰ
کے پروردگار کا ہے اور اہل کفر کے عقیدہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی اور عقائد کے عقائد میں ایمان کی

toobaalibrary.blogspot.com

باب دوازدهم

اہل ایمان پر ان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان

فقہیہ نمبر (۶۸)

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

فقہیہ نمبر (۶۹)

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

فقہیہ نمبر (۷۰)

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

فقہیہ نمبر (۷۱)

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

فقہیہ نمبر (۷۲)

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

فقہیہ نمبر (۷۳)

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔ اہل ایمان کے ایمان اور گناہوں کے اثرات کا بیان ہے۔

toobaqa-elibrary.blogspot.com

تمام کتاب سے نکال دو۔ اور اس شخص کے گھر جانے کو سے بھی ایسا اعلان کرنا جس نے
کبھی نہ سنا ہو۔ اس میں حال میں نہ پانے سے نہ نصیب ہو گا تو وہ نہیں ہے۔ اٹھ اٹھالیس اس کے عمل
کو نفاذ میں لیں کہ اسے باطن میں قبول کرے گا اور اس کو پھر پانے اور نہ آب لائے کہ اسے کاغذ میں
قراب اٹھ اٹھالیس کے نقل کر کے جو سے ہے نہ کہ اس میں اس کے عقار ہونے کی وجہ سے لیکن
اس نے اسے اٹھ اٹھالیس مرتبہ پانے کے وہ اس اثر کا عقار قرار دیا کہ اس کو پھر پانے کا
چاہئے۔

قراب کچھ جملہ امانت میں رہا اور کچھ اس کے ہضم کے نام سے توہم کیا جاتا ہے اور
ریا نام ہے امانت کے لئے کے لئے کی عمل پر نہ پانے کا نام حاصل کرنا اس لئے نام ہے
امانت کا نام اس (قراب) ۳۳۵ اور اس کے عقار اس امانت کے کہلاتے ہیں۔

الربوا ذر اذنا العبد العباد يعقل الاممرا

ریا نام ہے بندہ اٹھ اٹھالیس کی امانت جانے کا نام سے لیکن کی زبان اور عقار
حاصل کرے گا اور یہ اٹھالیس کی خدمت ہے اور پانے کا نام اس میں امانت کی عبادت سے
لوگوں کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس علاج کو جو گناہ گاران میں اور اس کا علاج ہے کہ اس کی خدمت
لیکن اٹھالیس کو حاصل کرنے کی ہر چیز کو نقل اور اٹھالیس کے حصول کی عمل اٹھالیس کی خدمت
اور پانے کا نام کے عقار کے پھر پانے بھی ہمارے ہے۔

کیونکہ یہ ہضم کے لئے عقار اسمی ہے۔

حصول اٹھالیس کا طریقہ:

اس کے حاصل کرنے کے طریقہ میں یہ طریقہ صحت ہے اور وہ ہے:

(۱) یا اگر انسان کے ہاتھ سے اٹھ اٹھالیس کے عقار کو پانے کی پکاوت

(۲) یا لہ الا اللہ ، لا مقصود من الا اللہ

(۳) یا اگر اٹھ اٹھالیس کے عقار پھر پانے کو پانے کی پکاوت

(۴) یا لہ الا اللہ ، لا مقصود من الا اللہ

(۳) یا اگر اٹھ اٹھالیس کے عقار کی سر کی خدمت میں گرفتار ہو چکا ہو

(۴) یا لہ الا اللہ ، لا مقصود من الا اللہ

(۵) یا اگر بندہ سے عقار ہے جس میں عیوب میں یک سوئی رہتے

(۶) یا لہ الا اللہ ، لا مقصود من الا اللہ

(۷) یا اگر انسان کے سبب ایجاوات سے بہت متاثر ہو

(۸) یا اگر اس کا اور کلمہ ہے کہ

۳۳۵ ہر طریقہ عمل ہے اور وہ ہے کہ کسی اٹھ اٹھالیس کے ہضم کے لئے یہ خدمت میں

ہے اور اس سے اگر کوئی شخص بھتر ہے اور یہی عقار ہے کہ ان اگر ہم میں اٹھ اٹھالیس کے
میں کا کہ

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

یعنی اے ایمان والو! تم کوئی عقیدہ کرو اور صادق لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور

(یہ طریقہ) لیکن قرآن کریم کی آیت

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ذکرا کثیرا

یعنی اے ایمان والو! کلمہ سے اٹھ اٹھالیس کا ذکر کرو

اور ہر سے عقار پر ارشاد ہے:

والذہ الاسماء الحسنی فاصومہ بہا

اور اٹھ اٹھالیس کے کسی بھی نام میں سے کہار ہے اٹھ اٹھالیس سے دعا کیا کہ وہ میں

اصد سے علوم بہ نام ہے

اور اس طریقہ

(۱) اور ہر طریقہ ایسی اٹھ اٹھالیس کے عقار اور مرضی کے لیکن عقار ہے ایجاوات اور اس کی

ہے

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ کہتا ہے کہ یہاں بالفاظِ تعالیٰ سے اس کا راجعہ خلق مراد نہیں بلکہ ظاہر و باطن کے کلام سے ہے لوگوں سے برا ظہور پورا رکھنا چاہئے کہ انھیں سے ہی کسی عمل کی پانگاہ نہ پہنچے۔ میں اس بات پر متفق ہوں کہ انھیں یہ ظاہر ہے کہ تو میں اصل میں اس کی جوت سے کفر نہیں چاہتا ہے۔
 سبحانک اللہ بر کل لہمہ العین

باب سببِ ششم

معجزات کرامات اور استدراجات

فقیرہ نمبر (۷۳):

انبیاء کرام سے کلمات کا ظاہر ہونا اور اصلِ ظہیر سے عبارت ہے، انھیں اولیاء کرام کے لئے کرامات کہتے ہیں۔

فقیرہ نمبر (۷۵):

اور استدراج لوگوں کا جو لفظ تعالیٰ کے دشمن ہیں جیسے انھیں فرعون اور چاہل لوگوں نے ظہور پہنچانے کے بارے میں جیسا کہ انھیں بت گمراہی بنا دیا ہے اور یہ بھی ہوا ہے کہ وہ لوگوں میں ان کلمات اور کرامات لکھنے لکھنے اور ان کا ہم ہضم ہونے کی حاجت برآئی اور ضرورت چلی ہو، لیکن یہ ظہور یہ سب کچھ اس جو سے ہے جو لفظ تعالیٰ سب کی حاجت اور ضرورت چینی کرتے ہیں اور کفار کی حاجت برآئی استدراج کی چاہی ہے اور اس حالت کے ان کو دیکھنے سے انھیں وہاں کو ہر دو یا ۱۰۰ ہے کہ سے وہ اور زیادہ ہوسکے جس ۱۰۰ ہوتے ہی ہر دو یا ہر گز اور کفر میں ۱۰۰ ہو جاتے ہیں اور اصل استدراج اور حاجت کے لئے یہ سب لفظ تعالیٰ کے ہاں چاہئے اور ممکن ہے۔

فقیرہ نمبر (۷۶):

اور لفظ تعالیٰ برحق کے حقائق ہیں، ان کے کہ کسی بھی لفظ کی حقیقت کی چاہئے اور اس کو

اور ایک اور اہم نقطہ ہے کہ یہ کہتا ہے کہ ہم خدا تو ہمیں بلکہ خدا کے اعضاء و جوارح میں
پہنچے ہیں بلکہ ایک شہسوار اپنے ہتھیار اپنے ہتھیار کا حصہ سمجھ کر سوار کو ہر دم پہنچا کر نے لگا اور اس معاملے میں خدا
اور انسانی کے واسطے پر عمل چلا اس وقت تک نظر انداز نہیں کیا جاتا کہ اس موضوع کی بلکہ
تفصیلی بحث کرنی۔

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے کاوشی لیسر اسلام فرماتے ہیں:

”تھیو انیسم (pantheism) اصل میں یونانی لفظ Theos اور pan سے
مربط ہے جس میں pan کے معنی ہیں اللہ یعنی تھیو اور Theos کے معنی ہیں خدا کے
ہیں یعنی سب کو خدا ہے تو اس نظریے کی راہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ سب کو خدا ہے
اور خدا سب کو ہے۔ خدا کو ذات کا ذات کے معنی میں قرار دیا جاتا ہے جس کی حقیقت سے
ان کا کیا جاتا ہے۔ ذات کے معنی کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ جو ایک چیز یا کائنات
ہے وہ نظریوں خدا کو کائناتی عمل میں نہیں سمجھتی اس کی حیثیت سے دیکھتا ہے اور اس سے ان کا
کہتا ہے کہ وہ ذات سے جدا ہے، لہذا یہ نظریہ بال پرستی کے خلاف نظریہ ہے کیونکہ
پرستی خدا کی بار باریت میں عقیدہ رکھتا ہے۔“

یہ نظریہ دنیا کے صرف خدا کا سب کو نظریہ ہے

یا انوکھ لفظ (Flare) ہے کہ

”یہاں کہیں بھی کسی آواز یا شہ سے متعلق نظریات ملتے ہیں وہاں میں نظریہ وحدت
اور خدا کا بھی پتہ چلتا ہے“

اس نظریہ وحدت اور خدا کو یونانی اور ہندوستانی فلسفہ نے فروغ دیا ہے، لیکن
(shelly)، کارنیکل (Carlyle) اور امریکن (Emerson) نے وحدت اور خدا کے
تواضع کو اپنی راہی کر رہا ہے۔ خدا کے فروغ اور وہ جس کی نظریوں کی اور اللہ کو اپنی وحدت
کے متعلق لکھتا ہے کہ لکھتے ہیں: ”سوج (Spinoza) کی وحدت اور خدا ہے“

”سوج (Spinoza) نے ہماری کار جوئی قرینہ (Cartesianism)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہا کہ ”یہ ایک خود بخود موجود ذات خدا ہے“ عقیدہ کیا ہے اس کا کہنا ہے کہ یہ اپنے وجود
کے لئے کسی اور شے کی محتاج نہیں ہے اس طرح کا کوئی ایک ہی جو ہر خصوصیت کا حامل ہے
سوج (Spinoza) کہتا ہے کہ یہ جوہر (Substance) خدا ہے اور انسانی عقل
ایک حقیقت ہے اور دوسری تمام اشیاء اور ذاتیں (خدا) کی مخلوقات ہیں، یا اگر اس کے شیون
(Modes) میں انشاء (بند اور محدود) ان خدا کی مخلوقات ہیں۔ چنانچہ جوہر عقل
میں عقل نہیں ہے، خدا اپنے آپ کو خدا وحدت میں انشاء کرتا ہے جس میں خدا اور
شعور میں وحدت ہے۔ خدا کو جوہر اور ذات (عقل) ایک اور ذات ہے تمام وجود
ذرات اور مظاہر خدا اس کے گرد گھومتے ہیں کہ یہ خدا کے شیون (Modes) ہیں، شیون سے
اس کی مراد ہے اس میں تو اپنے معنی میں اس میں خدا اور وجود خدا ہے جوہر کے واسطے
خدا پر اپنی ذات کے ساتھ خدا کو خدا ہے۔

کائنات اور خدا اور اس کا ذات یا اپنی کوئی حقیقت نہیں رکھتے، بلکہ یہ صرف خدا کے
شیون (Modes) یا مخلوقات ہیں۔ خدا جوہر اور خدا جوہر ہے۔ خدا جوہر اور خدا جوہر ہے اس میں
کوئی توہم یا ذہنی یا فکری یا عقلی یا حسی یا ذہنی غیر عقلی ہے، حقیقت یہ کہ خدا اس میں
کسی ارتقا کی کچھ نہیں رکھتا، یہاں تک کہ انسانی اور انسانی عقلی خدا کی ہی شیون
(Modes) ہیں، اس کا کیا کوئی جداگانہ وجود نہیں ہے، اس کا کوئی آزاد وجود نہیں ہے تمام
انسانی قدرت اور انسانی عقلی اس طرف سے پہلے سے شیون کوئی ہیں، خدا جوہر عقلی ہے، جوہر
عقل اور خدا سے خدا ہے۔

”سوج (Spinoza) کہتا ہے:

”کہہ دو کہ ہے وہ خدا کے اندر ہے، خدا کے اندر جوہر جوہر کہ تصور کیا جا سکتا ہے اور وہی
اس کے اندر جوہر جوہر جوہر ہے، خدا کی بار باریت اور وحدت ہے کہ خدا کو خدا اور خدا کو خدا
ہے اور ہے خدا کی بار باریت کی ضرورت کے اعتبار سے ہے، خدا سے عقل کرتا ہے تمام
اشیاء کے عالم کی آزاد وحدت ہے اور تمام اشیاء خدا کے اندر ہی اپنا وجود رکھتی ہیں، خدا اور سب

باب شانزدهم

اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس سے متعلق عقائد کا بیان

تقریب نمبر (۸۴):

ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت یعنی اللہ تعالیٰ کی آخری حد تک پہنچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات خود اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہیں اور ان تمام صفات کے مطابق ہی معرفت حاصل کر سکتے ہیں۔

تقریب نمبر (۸۵):

کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق اور اسے کر سکا اور وہی کوئی شخص اس کی عبادت کر سکا ہے جس کا حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ ہی ہو لیکن ہم اس کی عبادت صرف اس کے احکامات کی تعمیل کے لئے کرتے ہیں جو اس اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی سنت کے ذریعے جاری فرمائی ہے۔

تقریب نمبر (۸۶):

تمام سبب معرفت الہی، یعنی ہلال، آفتاب، قمر، ارض، سمیت ہادی، اللہ تعالیٰ کی رضا، غلبہ اور اللہ تعالیٰ سے وابستگی ہونے میں رہا ہے، انجانہ ایمان لانے کے بعد باقی تمام فریاض شرعیہ کی ادائیگی چاہی کر کے کھانا سے ان میں فریق مراد ہے۔

تقریب نمبر (۸۷):

اللہ تعالیٰ ہمیں چاہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مل سکیں اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو اپنی مرضی سے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی حکم سے تمہارے عمل پر اپنے

عمل کی وجہ سے زیادہ اور سزا دیتے ہیں اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کے فضل کی جہت سے ہے اور جس اللہ تعالیٰ اپنے حال کے بغیر نظر کرنا وہ گاہوں کو سزا دیتے ہیں اور کبھی ان کے فضل اور مہربانی فرماتے ہیں ان کو عاف فرمادیتے ہیں۔

نوٹ: یہ عمل بہ لازم ہے کہ غلبہ، منافات کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے اور ان میں فریق کرے ان صفات میں اگر کسی شخص کی حالت ایسا ایک ہی رہتی ہے تو وہ ظلمت میں ہے بلکہ ان مسائل شرعیہ کے پتہ چلا جائے اور ان میں کوئی تمام نہیں جہاں اتفاق کرے کھانا پانے کی ادائیگی چاہی ہوگی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے احکامات پر اصرار کرنے کے بعد ادائیگی ساقط ہو جاتی ہے۔ اور یہ ایمان کے بعد وہ احکام کے تابع ہی احکامات سے عمل رکھتے ہیں جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، عبادت اللہ کے احکامات میں کوئی شخص غریب ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا نہیں ہے جبکہ پھر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے یہی طرح ہر بات پر روزہ ادا نہیں سمجھتا ہے یہ لازم ہے:

ان کا یہ کہ یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص اپنے فقہی اہمیت کے حکامات میں فریق کرنا چاہے تو ہر بات میں ملتا ہے ان کے روزہ ہے ان عبادت میں تمام صاحب کا یہ عقیدہ نہیں اور ان قسم کی باتوں کو چاہت ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان صفات میں آگے بڑھنا ایمان حکامات کا ایمان کے ذریعہ ہے، وہ صحت مند ہو یا بیمار، بالغ ہو یا غریب، پادشاہ ہو یا فقیر، بزرگی کے ذریعہ ان صفات کے حصول کی کوشش کرنا ہے اور باقی اعمال کے چاہنے میں فریق سے ایمان کے مراد ہے کھانا سے فریق چاہنا ہے۔

باب ہفتم :

انبیاء اور صلحاء کی شفاعت کا بیان

عقیدہ نمبر (۸۸)

انوارِ کرام پیغم اسلام کا قسمت کے ہیں اللہ کی ہدایت میں اپنی قسمت کے کارکن ہیں کی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

عقیدہ نمبر (۸۹)

انہوں نے کی سلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت میں اپنی قسمت کے لئے کوشش کرتے ہوئے رہے اور انہوں نے اللہ کی ہدایت میں اپنی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

عقیدہ نمبر (۹۰)

قسمت کے ہیں اللہ کے اعمال کا وہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان کی قسمت کا وہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

عقیدہ نمبر (۹۱)

انہوں نے اللہ کی ہدایت میں اپنی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

عقیدہ نمبر (۹۲)

انہوں نے اللہ کی ہدایت میں اپنی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

ان کی ہدایت میں اپنی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

عقیدہ نمبر (۹۳)

انہوں نے اللہ کی ہدایت میں اپنی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

انہوں نے اللہ کی ہدایت میں اپنی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

اور جی ہے

انہوں نے اللہ کی ہدایت میں اپنی قسمت کے ساتھ رہتی اور جی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ہشتم:

جنت اور دوزخ کے دوام کا بیان

فقیدہ نمبر (۹۳)

جنت اور دوزخ امتدادی سے پہلے سے یہاں تک جلی ہیں جہاں تک جلی سے دور ہیں اور یہاں تک
تاکثر ہیں ہوگی۔

فقیدہ نمبر (۹۵)

علم پر یہ ہے کہ اس کوئی امر لکھتے ہیں اور وہی حق ہے اور اس وقت تک ہی موجود ہے:
اور جنت کی طرف اس کو بھی سمت دینے کی اور یہ جنت اور جہنم کی

فقیدہ نمبر (۹۶)

اور اللہ تعالیٰ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے جہنم میں لے گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے
وہ شخص یا اس کا ثواب و عقاب بھی ناکھین ہوگا بلکہ وہاں کا ثواب و عقاب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
دانت میں ہے گا۔

نوٹ: بعض اعتراضات کا جواب ہے کہ جنت اور دوزخ میں وہ امور داخل نہیں ہے بلکہ ہر ایک
وقت ثواب اور عذاب میں اور یہاں کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح ایک وقت آئے گا
یہاں کا حکم کر دیا جائے گا۔

اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لئے فقہاء میں وہ ضلع علی کے سوال نمبر ۱۶۸ اور سوال
نمبر ۱۶۹ میں مقررہ امام اعظم کا جواب دیکھا جائے۔

باب نوزدہم:

انسانوں کی ہدایت اور ان کی گمراہی کا بیان

فقیدہ نمبر (۹۷)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہیں اس کو اپنا فضل فرماتے ہوئے اس کو ہدایت عطا فرماتے
ہیں اور جس کو چاہے ہیں اس کے لئے اپنے عمل کا لپیٹ کر دے ہوئے اس کو گمراہ کر دیتے
ہیں۔

فقیدہ نمبر (۹۸)

اور کہی بھی گمراہی کا گمراہ ہے جس وقت تک اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ سے گمراہی
دکھاتا اور اس کا ہاتھ بندھتا ہے۔

فقیدہ نمبر (۹۹)

اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کسی بندے سے چلی جائے گا مطلب یہ ہے کہ
بندے سے عطا ہونے والے کام اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی مرضی کے خلاف
ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عمل کی جو سے عطا ہے اور اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کی
مدد سے گمراہ ہو گا تو وہ اس کا عقاب کرنا ہوگا اور وہی اللہ تعالیٰ کے عمل کی جو سے ہر ایک
مشق ہو گا ہے۔

فقیدہ نمبر (۱۰۰)

اللہ اسلئے دیکھا امت کے لئے کہ ایک جہنم پر ہدایت کرنا چاہتا ہے کہ وہ جہنم سے فرار
دانت آسانی کرتے ہوئے بندے سے عطا ہوا ہے جہنم سے فرار ہونے کے لئے

تعلیمی کی ترغیب شامل حال نہ ہونے کی وجہ سے بدعت نے ایران پکڑا اور یہاں شیطان نے اس بدعت سے انہیں سلب کر لیا۔

نوعت: شیطان کے پاس از خود اہل ایمان کے ایمان سلب کر سکتی کیفیت ہرگز نہیں ہے، اور نہ ہی وہ اس قافلہ سے کہ بدعت سے اس کا ایمان بچھن سکے، سو ایمان کیلئے تمہیں کا نام ہے، جس نے شیطان کو کوئی دوسرا گھس دیا، مگر یہ ہاتھیگنہ ایمان نہ خود پکڑا دے، مگر اس اور ہمسہ کی لئے شیطان کی مرضی چھٹی کر دی، انسان کے ایمان پکڑنے کی وجہ سے ہی کیا اور شیطان بدعت کے ایمان سلب کرنے کی وجہ سے کیا۔

باب ہفتم

قبیر اور اس کے لوازمات کا بیان

فقیدہ نمبر (۱۰۱):

قبور میں مردہ دفنانے کے بعد اظہارِ تعالیٰ کے دوازوئے سطر کبیر کا آداب اور انسان سے سوال اس کی تو حیدر اور سادہ کے بارے میں حال کرنا حق اور مکہ ہے۔

فقیدہ نمبر (۱۰۲):

انسان کے مرنے کے بعد اس کی مدعا کا قبور میں ہمہ کی طرف اظہارِ حیات درست اور صحیح حیثیت پہنچا دیتا ہے۔

فقیدہ نمبر (۱۰۳):

مردہ کو کھڑکے کے لئے اور بعض کھڑکے مسلمانوں کے لئے قبور میں بھی دفن اس کا مذاب نام کہہ کر وہ اپنے جسدِ باطنی مسلمان کا بگاڑوں کو پہنچانا حق اور درست ہے۔

نوعت نمبر: امام احمدیہ میں آداب قبور میں بدعت سے تمہیں ۱۰۲۰ حد لکھا جاتا ہے۔

(۱) اہل دینک کھلی قبر سب کون ہے؟ (۲) مادیہ تک کھلی قبر وہی کیا ہے؟

(۳) اہل دینک کھلی قبر ان کی کون ہے؟

مردہ ۱۰۲۰ حد سے صحابہ دینے کا کہنا اور اظہارِ حیات اور اب اظہارِ حیات کا اظہارِ حیات

اور مردہ ہی اسلام ہے (۱۰۳) حد کی گونہ سے ہی ہیں انہی کا کبیر بر سوال کے صحابہ میں

جب ہے، ان کے دیکھ کر کبیر کوئی صحابہ نہ دے سکے اور یہ سادہ مادیہ ہی وہ پہلی قبر

میں لائی آئے گا، کبیر صحابہ میں دفن ہو جاتی ہے، اور اس میں مردہ کو کھانا پاتا ہے۔

(۱) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کے تمام اشیاء اور مخلوق کے موجد اور خالق ہے۔
اس کو ماننے والوں کو اللہ کے ساتھ شریعت اور احکام کی ضرورت ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عالم ہستی کا بنیادی منبع ہے۔

انسان کو چتر کی طرح دیکھنا ہے اس کو مذہب دینے جانے کے کوئی عمل نہیں ہیں اور ایک سرتو
دوسرے اصل منطقیہ و علم میں ہیں۔ وہ میں کو کار کی بیخوش کے پاس جا کر دوسرے اصل منطقیہ
علم نے یہ پیمانہ اور حد مقرر ہو سکے حقا کیا تم نے اپنے مذہب کا وجود یہاں سے کیا
ہوگا؟

ترجمہ کرتے تو جب سے یہ چھوڑا کہ اسے اللہ کے نبی کہا یہ آپ کی آواز تھی ہے؟
ترجمہ کر کے اصل منطقیہ علم پر لانا اور ایک قسم فصیح معنیوں میں وہ تم سے زیادہ سکتے
ہیں۔ سزا ہو چکی کہ اب ان میں شعور اور احساس پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ تم ان کو کون سا تعلق
دے گا۔

عقلی زندگی کی ایک اور مثال:

انسان کے کام کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے کام میں عقل ہی ہے۔ ایک بار کی استعمال
ہوتی ہے۔ عقلی انسانی زبان سے استعمال ہونے والے الفاظ دوسری عقلی کی زبان کی
دوسری عقلی میں لیا گیا ہے۔ استعمال ہونے والا اور پختہ ہو گیا۔ انسانی دوسرے انسان
کے ہاتھ میں عقل (transfer) کرتے ہیں۔ انسان کو اس بات کا انکار ہوسا
نہیں ہوتا ہے جو ہے۔ ایک لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی باتیں سنانے سے عقلی ایمان اور دل
میں سکون ہے۔ اور بعض لوگوں کی بات سنانے سے طبیعت میں ارتعاش
(disturbance) ہوتی ہے۔ اس اور حالت کا ہاتھ میں پھانسی چلا دینا مرنے کے بعد
اس کی حقیقت انسان پر عمل ہوتی ہے۔ اس طرف بات کی حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس
الفاظ کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ اِنَّا نَسْمِعُ نَسْنِ لِقَاءِ وَنَسْمِعُ نَسْنِ لِقَاءِ
لِقَاءِ نَسْمِعُ (اسی طرح) لیکن اللہ تعالیٰ مردوں کو بتاتا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو یہ کہ
انسان کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا اس میں نظام رکھتا ہے۔ آپ نے جو صرف اللہ تعالیٰ
کے علم اور مرضی کے تابع ہے، کسی ذمہ نہیں رکھتا۔ اس کی حقیقت لفظاً معلوم نہیں کہ کیا اور یا
ہے۔ اس ساری بات کا نام عقلی کی کلمہ میں آیا ہے لیکن جس قدر عقلی شہ ہے۔ اس کے اللہ

تعالیٰ نے موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں فرمایا ہے کہ لوگوں کو اللہ میں اپنی حقیقت سے
شعور کی سزا دی وہیں تک نہیں پہنچا۔ امام آدمی کے شعور کی اس تمام کلمہ سزا دی گئی تھی
یہ میں نہیں ہے کوئی شخص اپنے شعور کو بند کر کے اس کو مرنے کے بعد کی زندگی کو معلوم
ہونے لگے۔ یہیہ کہ بعض لوگ کلف اللہ کے بارے میں عقلی باتیں سنانے میں لگتے ہیں۔ مگر یہ
تو ہے شعور حاصل نہیں۔ اور اس کے حاصل کرنے اور اس کی تک ویر کرنے سے حاصل حاصل
کیونکہ جس کو اللہ ہی نے قبر میں خواب دیا۔ انسانی روح کا اس قبر میں لونا دیا جائے۔ اسی قبر کا
انسان کی پہلی بارہ واقعہ ہے۔

نوٹ: اس کو لکھنا ہے جانے سے مراد یہ ہے کہ انسان کی موت کے ساتھ انسانی نظام میں
تبدیلی کر دی گئی ہے۔ خواب و سزا اور اس میں لگا گیا ہے۔ وہ اس کو زندہ کیا جاتا ہے۔ کہ اور
کر دیا جاتا ہے کہ یا نہیں کیا کرتا۔ اور اس کا نتیجہ کیا لگے گا ہے۔ یہ شعور بیان ہے جو اللہ
تعالیٰ نے اس حیرت پر کھولنا ہے۔ اصل حقیقت اللہ کے ساتھ کوئی نہیں چاہتا اس کا عقلی علم
مرنے کے بعد ہوگا۔

نوٹ: یہ منطقیہ اور شعور اور اس کے وہاں بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شعور اس کو دیکھ کر لفظ
کرتے ہیں۔ دیگر شعور کے پاس ظاہر کے ساتھ اس کے ہاتھ کو بھی دیکھ کر رکھا جاتا ہے۔ اس
دعا کے ذریعہ عقل میں چلنے کی جگہ ہے۔ اپنی قسمت کی جاری میں حرکت کرتی چاہتے ہیں اس کی
کامیابی اصل کامیابی اور اس کی اصل کامیابی ہے۔ اور اللہ سے ایسا کرتے رہنا چاہتے
کہ اللہ اس کی کامیابی سے سزا دینا لے اور اس کی سے کھول دینا لے۔

toobaalibrary.blogspot.com

باب است ویکم

عربی زبان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وصفت کا بیان

عقیدہ نمبر (۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات جو طے قاری نے بیان کی ہیں جو اس بارے میں اللہ تعالیٰ
عالی کے بارے میں ہیں ان تمام کا اپنی زبان سے اقرار کرنا درست ہے۔ سوائے
یہ (درست) کہ قاری زبان میں استعمال کرنے کے لئے (اللہ) کو اسے (درست) ہے مگر اس
میں بھی کبھی اور کسی کیفیت کا استعمال نہ ہوگا۔

عقیدہ نمبر (۱۰۵)

اللہ تعالیٰ کا کسی چیز سے قرب اور دوری سے اس وقت اور واسطے کے بغیر سے مراد وہی ہوتی ہے

عقیدہ نمبر (۱۰۶)

بگدا اس سے مراد ذات اور جزات یا قدر و محلات ہوتی ہے۔ لہذا مطلع اور اللہ تعالیٰ
کا قرب و دوری بلکہ جتنی طور پر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہے مگر یہ قرب ہے کیفیت ہے اور
بازمان اور گونا گونا گوں جس بات کی کیفیت کے اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور پہنچنے کا قرب اور
بازمان کی دوری یا کیفیت اور با کھینچ ہوتی ہے اور چہ جس امر میں یا دوری کے حصوں میں مراد
نہیں لیا جاسکتی۔

عقیدہ نمبر (۱۰۷)

اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کا دوری کسی کی طرف سمتیہ ہونا یہ ماننا ہے کہ اسے یہ
دور سے وہی کہا جاتا ہے جس سے ایک کیفیت کے علاوہ میں دور ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ

کی ہرمانگی اور جہد میں اس کے ساتھ طرہ عملی اللہ تعالیٰ کی ہے کیفیت صفات میں
سے ایک صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قاری یا کسی اور زبان میں جو صفات اس کی ہیں اس کی وہ نہیں ہیں
(۱) اگر کسی صفت کے بارے میں اس بارے میں اللہ تعالیٰ میں جس میں وہ دور دور آئے تو وہ صفت اللہ
تعالیٰ کی ذات کے لئے استعمال کرنا درست نہیں ہے (۲) اس کے علاوہ وہ تمام صفات جس
سے اس بارے میں اللہ تعالیٰ میں جس میں وہ صحت لازم آتا ہے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا
درست ہوگی جیسے قاری زبان میں یہ اللہ کا جہد درست ہے لکن اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال
کرنا درست نہیں، لہذا یہاں کہہ سکتے ہیں کہ خدا سے تعالیٰ کے سامنے جہد ماننا یا کھینچنا اور
یا کیفیت جہد (درست) یا (اللہ کا جہد) اور جہد جہد اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا
درست اور جائز نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حقیقت قرآن اور آیات کی فضیلت کا بیان

فقہیہ نمبر (۱۰۹)

قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ پر نازل ہوا ہے سب سے بڑی قرآن کریم ہے اور ایک شخص کی عقل میں لکھا گیا اور وہ اسے ماننے والا ہے۔

فقہیہ نمبر (۱۰۹)

اور قرآنی آیات کا کام ہونے کے علاوہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور علمت فضیلت کے علاوہ سب سے بڑی قرآنی آیات ہے۔

فقہیہ نمبر (۱۱۰)

اور اس میں بعض آیات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذکر کے علاوہ فضیلت ہے اور بعض آیات کا اس آیت میں ذکر کے لئے حضور کی وجہ سے فضیلت ہے۔

چنانچہ یہ لکھیں کہ جن میں سے کئی آیات میں فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر آیا گیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی آیات کی وجہ سے فضیلت و عظمت ہے اور اس کی صفات کا بیان ہے اس لئے اس آیت میں سے فضیلتیں خارج ہو گئی ہیں لہذا ذکر کی فضیلت اور ہر آیت کا ذکر اللہ تعالیٰ کی فضیلت۔

دوسرا عام آیات میں سے بعض میں صرف ذکر کی فضیلت ہوتی ہے اور ذکر و نصیحت کی فضیلت باقی نہیں ہوتی؛ جنہاں کے طور پر قرآن کریم میں بعض مقامات پر ذکر کا ذکر ہے اور اس میں صرف ذکر کی فضیلت ہے اور اس میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرانی ہیں اس میں ذکر و نصیحت کوئی فضیلت اور مرتبہ نہیں کیونکہ وہ ایک ہی چیز ہے اور اس سے ہے۔

فقہیہ نمبر (۱۱۱)

اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم عام اور اس کی تمام صفات، عظمت اور فضیلت میں برابر ہیں اور ان میں کوئی تفاوت اور فرق نہیں ہے اور وہی کسی میں کئی بار تہی پائی جاتی ہے۔

لہذا اس میں اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ عقل کی وجہ سے تمام صفات ایک حکم اور مرتبہ کی مثال ہیں لہذا ان آیات کے علاوہ عقل کا اس میں بعض صفات کی فضیلت زیادہ ہے اور عقل کی کم جاتی ہے۔

اس طرح آیات قرآن میں بھی بعض آیات کی فضیلت اپنے ذکر و حضور کے علاوہ ہے کہ بعض کی فضیلت زیادہ جاتی ہے۔

باب بیست و سوم :

رسول اللہ کے والدین اور اولاد کا بیان

فقید نمبر ۱۱۱:

مفسر اکرم علی بن ابی طالب علم کے والدین کی کئی حالتیں ہیں بلکہ ایمان کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔

فقید نمبر ۱۱۲:

اور آپ کے چچا حضرت علی اطرفی کے والدین صاحب کی وفات کفر ہوئی ہے اور انہوں نے اشد تکفیر میں ہال نہیں کیا تھا۔

فقید نمبر ۱۱۳:

آپ کے کھالہ بڑا اور اکرم رضوان اللہ علیہ علیہ۔

فقید نمبر ۱۱۵:

اور حضرت فاطمہ زہرا کا مہر منہب یا نام آپ علی بن ابی طالب کی بیویاں تھیں۔
نوٹ: یاد رہتا ہے کہ امام صاحب سے فقہ کبیر میں اس مسئلہ پر مختلف تفسیریں ہیں (۱) ایک دہائی کے بعد کہ والدین کی علی بن ابی طالب علم ایمان کی حالت میں آس دیا سے رحمت ہوئے تھے اور ان دہائی میں نہ کوئی تکفیر اور نہ ہی اس پر کوئی ایسا اعتراض کہ اس کا جواب دہو ایک کتاب کی ادارت سے منہل ہو کر فوت ہوئے اگر وہ اپنے قبیلہ و قوم کی طرف ہجرت کئے گئے یا ایمان نہ لائے تھے تو انہیں داکٹر تک شبہ تو نہیں کہا جائے گا۔

(۲) دوسری دہائی کے بعد کہ والدین کی علی بن ابی طالب علم کی موت حضرت پر ہوئی
حضرت کی دہائی سے امام اعظم بن حنفیہ شہداء کے ہیں۔

۲۱: کل مولود یولد علی فطرۃ

عربی اللہ تعالیٰ الخلق مسلمین الذکر و الامیان ۱ تم حاجتکم

و امرهم و نہادهم

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو اسلام اور کلمے مسلمین سے پیدا کیا ہے اور انہوں کو
امروا انہی کے انکشاف دئے اور گویا حضرت امام ہے کہ اگر انہی سے نہ ہوتے تو انہی
بپ کہ اسلام نے انہوں کو فطرۃ کا نام ہے ایسا اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے باہر مولود
پر عمل کرے یا انہی اطرف سے ہوا تو وہ مسلمین ہی کہا جائے گا، کیونکہ ان دہائی کے لئے
یا کھالہ کوئی سوال نہیں کیا تھا اور قبیلہ و قوم کی طرف سے ہی پیدا کیا اس دہائی کے
تو ان کا اس پر ایمان نہ تھا تو ان کے ایمان دہائی کی دلیل تھی، جیسے کہ یہ تفسیر ہے
ہے مکمل مولود یولد علی فطرۃ یعنی یہ ہونے والوں کی فطرۃ ہے یہ ہوا ہے
پھر اصل اس کا تعلق انہوں سے کہ وہ ایمان نہ لائے اور نہ ہی انہوں نے ایمان لیا
لہذا ہے اس ساری بات کے معنی انہوں کے بارے میں اسلام کی دہائی قابل قبول اور
قابل عمل ہے۔

(۱) وہی النسخۃ " ووالدا رسول اللہ صاتا علی الفطرۃ"
والفطرۃ هو الاسلام من الشر والاستعداد للشر ایضاً صاتا
علی الاسلام کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود
یولد علی فطرۃ الاسلام والنسبۃ بین الامیان و الاسلام عموم
وخصوص من وجہ ۱ وگو کہ امر اہم ہو سنا کہ المسلمین من
قبل ولی هذا واور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مؤمنین علی
فہن الحدیث وهو فیہ المستوح حتی عن ابن النبی فی امر

مکتبہ اہل اہم معتمدین بین النساء و العین

یعنی سب آدمی اپنی اور اپنی ہی عقل میں سمجھتے ہیں اس وقت بھی یہی قیادہ اہل حق نہیں یا فعلیات سے ہرگز کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اولیٰ حضرت ایشیہ کے پاس دوسری سہ فعلیات قابل کا تھا سے کلام آتا ہے، ان کے ان کے نزدیک سارے صحابہ کو راہ گمراہ سمجھ کر اس فعلیات حضرت علیؑ کی ہے، اسی طرح انہوں نے اصل فعلیات کو فاطمہ کے پاس دیکھ کر یہاں سے انہوں نے انہوں کی سہ سے دوسروں سے ان کا گردنہ پھیر دیا، اور یہی کی گمراہی ہے، وہ کہتی کہ فاطمہ کی ایک وقت میں ایک دوسرے یہ فعلیات ہو سکتی ہے، اگر اس کو اسی تسلیم کر لیا جائے تو جھگڑا سرت سے لگتا رہے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب بست و چھارم:

عقائد میں تقویٰ یعنی کار راستہ اختیار کرنے کا بیان

عقیدہ نمبر (۱۱۶):

اگر کسی شخص نے علم نہ ہو یا علم غلط ہو یا دیکھوں میں سے کوئی بات سمجھ مشکل ہو جائے یا کوئی اور مسئلہ جسے سمجھنا ہادی کا مسئلہ سمجھ نہ آ رہا ہو تو اس کو جاننے کی اپیل جو بات درست طریقے سے سمجھیں آئی ہو اس کو مان لے اور یہ عقیدہ رکھے کہ جو بات غلط عقلی کے پاس سمجھ اور درست ہے اس پر عمل کرنا ہے اور وہی عقیدہ ہے اور پھر بھی جب کوئی اور عالم نے اس کی اپنی عقلی کہہ سکتا ہو تو اس سے بچ کر اپنی راستہ درست کر لے۔

عقیدہ نمبر (۱۱۷):

اس مسئلہ کے معلوم کرنے میں ہرگز نہ کہہ کر درست نہیں ہے، اور اگر کوئی شخص اس پر قیاس اختیار کر لے تو اس کا پتہ غلط عقلی کے پاس چھل قبول نہ ہوگا اور اس عقائد کے مسئلہ پر تکیہ کر لینے سے شرعیہ امور میں مسائل کے بارے میں گمراہی کا علم ہو جائے۔

نوٹ: یہی مشرقی مسائل کی حد ہے، لیکن صورتوں میں قیاسی عقائد کو درست ہے۔

(۱) اگر کسی مسئلہ میں چاہیں کہ اس کا حل دیا ہو

(۲) اگر کسی مسئلہ کو درست جواب معلوم نہ ہو سکا

(۳) اگر کسی مسئلہ میں اصول سے عقلی رائے لگتے ہوں تو ان مسائل کے جواب میں قرآنی

عقود پر چرکنا ہوتے کہ جسے عقل کے پاس درست بات ہے اس پر عمل کرنا ہے، لگتے ہیں اگر

جیسے ہی کوئی درست بات نہ ہو عالم نے اس سے بچ کر اپنی عقلی گمان کر لیا جانی چاہئے، سمجھا

کہ تو امام صاحب سے بارہ مسائل میں قیاسی عقائد سے بچ کر اپنی عقلی گمان کرنے میں سے

معراج نبوی کا بیان

مقتبہ نمبر (۱۱۸)

معراج کی خبر اس نے وہی اور اس سے ہم تک پہنچی ہم اس کے بعد حج کرتے ہیں اور
 وہاں تک اور کبھی ہے اور وہ بھی اس کا بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے وہی ہے۔
 نوے سال پہلے کہ آیا معراج رسولی تو رسولی آج بھی اس میں کہ رسولی ہونے کے
 لوگ ہیں انگریز اور مسلمان ہے ہے معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولی تو رسول
 رسولی معراج تو کی دنیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی بارگاہ ہے اور آپ کا نام
 معراج رسولی ہے لیکن آپ نے اپنے ہم سفر سے ساتوں زمین اور ساتوں آسمانوں اور
 ہر جہت سے دعا گو کیا اور اپنے اللہ سے ہم کو کام ہونے اس کا نام معراج ہے
 سب معراج انہی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ اور اللہ سے بھی چنگ اس قدر زیادہ
 اور اللہ میں شکر ہے جو یہ دعا ان تک پہنچی ہوئی ہیں اس لئے امام اعظم نے اس کو بھی علم
 دعا کے نام اس میں ذکر فرمایا ہے۔

باب بست و ششم

علامات قیامت و نزول مسیح علیہ السلام

مقتبہ نمبر ۱۱۹ وہاں کا شرقی سے تھا ان اور کبھی ہے
 مقتبہ نمبر ۱۲۰ اور ماہرین ماہرین کا بیان ہے کہ ان کا زمانہ ہے اور کبھی ہے۔
 مقتبہ نمبر ۱۲۱ اور طرف کی طرف سے سورج معراج اور آپ سے ان اور کبھی ہے
 مقتبہ نمبر ۱۲۲ حضرت کا علی اللہ کا قیامت کے سبب آسمان سے اتر جائیں اور کبھی ہے
 مقتبہ نمبر ۱۲۳ اور کہ ان کو اللہ کی قیامت کے سبب آسمان سے اتر جائیں اور کبھی ہے
 ان اور کبھی ہے اور وہ سب قیامت سے پہلے ہی پہنچ جائیں گے اور کبھی ہے
 مقتبہ نمبر ۱۲۴ اور اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ سے جو کہہ دیتا ہے سو جسے دانت کی طرف
 جاتا ہے اور اتر جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے
 کئی برس معراج کا علیہ السلام ہوا ہے
 اس وقت کہ کئی کئی دن قیامت کی فراش سے تمہیں وصول شدہاں کہا جائے گا
 پہلا حصہ قرآن کریم میں قیامت کا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱) وان من اعلم الساعة الا لوط من به لعل موله يوم القيامة

يكون عليهم شهيدا (النساء: ۱۵۹)

اور اہل کتاب میں سے کوئی شخص نہیں ہے آپ کی موت سے پہلے آپ ہی ایمان لے

لے اور وہ قیامت کے دن ان کے گواہوں کے ساتھ ہوں گے۔

دوسرا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول کیا گیا احکام کے بارے میں پانچویں صحابہ نبی سے زیادہ افراد نے روایات نقل کر رکھی ہیں جن کے احکامات گرامی اصطلاح میں بیان کیے جاتے ہیں۔

لیسزلن ابن سیرم لیکنم حکمنا عدلا للیقطن الدجال و یلقطن
الحسریہ و لیکنسن العلیب و لیکنن سجدۃ واحدة للرب
العالمین

چوتھا حصہ میں عربی اصطلاح میں ذکر کیا گیا ہے جس کے بعد اہل کو عام کر دیے گئے ہیں۔
انگل کری کے نظریے کے شرعی احتمال کا نشانہ دہانے کا اور صلیب کی پرستش کی مذمت
جاننے کی اور پوری پانچوں میں ایک خطبہ عالمین کے لئے سب سے زیادہ جاننے والے کا۔

تیسرا حصہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں اجتماع الامم:

امم ابن حیان نے فرمایا:

واجمعت الامم علی ما قطعہ الاحادیث المعثرہ عن من عیسیٰ
فی السماء عن واقعہ یزل فی آخر الزمان (المفسر بحر المحیط)

اس بات پر امت کا اتفاق ہے اور اس پر حدیث معثرہ کی اس روایت کوئی ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں آسمانوں میں ہیں اور آخر زمان میں آپ کا نزول ہوگا اور
صاحب ہاتھ الیوان کا فرمان:

والاجتماع علین اللہ عن فی السماء . یزل . ویقتل الدجال .
و یقرئہ العین

اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمانوں میں زندہ ہیں اور آپ نزول ہوں گے
اور یہاں آنگن کری کے بعد یہی حکم ہوا ہے کہ

پانچواں حصہ

أروترجمہ

الفہم الابسط

تالیف:

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن حارثؒ

دہادی مسائل

ابو مطیع حکم بن عبداللہ تعالیٰ فی

ولادت: ۱۱۰ھ — وفات: ۱۹۹ھ

معدن شاہی مکتبہ

الشیخ علامہ زاہد الکونزری

ترجمہ و تخریج

مطلق رشید اسماعیل علیوی

مقدمہ مترجم

تمام ترغیبیں اس بات کے لئے ہیں جو غریبوں کا پیٹہ مارنے والا ہے اور یہ توغیبیں ہی
 بات ہے جس کے شروع ہو کر ہی ہمیں پتہ چلتی ہیں اور بے شمار مجتہدین اور برکتیں اس کی
 طرف سے بھیجے گئے آخری رسول کے لئے تھے، جو کمال دانا کے لئے آرام اور راحت
 کا باعث بنیں، جو اس عارضہ، پائیس، اس آتش کا دانی پیغام لے کر عارضہ پیغام کے لئے
 جان ہوئے، بنگر ایل، راجا کو دانی سرزوں، غریبوں، لداؤں کا درد خاکے، اور آپ کی
 پاکیزہ روح قسمت تک پہنچی، جسے قالی آل دنیا اور ایل دانا کے لئے پوری دنیا آپ کے
 اصحاب کرام اور دنیاوی ذریعہ راحت کا باعث آچکے ہیں، یہ آپ کی کئی زندگی کے سبب
 اور تمام لوگوں کے لئے زندگی میں عقیم و عجم کے گلہائے گویہ تھیں، امتیاز
 اور نبوت کی چوٹی کا کائنات میں ٹھہری ہوئی کونوں کا اپنے دامن میں اپنے ایل دنیا کی سارے
 اقدار سے غیر تیار بنانی کرنے والے ایل امتیاز ہیں، انہوں میں خاص طور امتیاز کے
 سرور مقام انتہا میں ہو گئے اور مصداق رسالت ہیں، انہوں نے حضرت امام امام اور امام امام
 اور بیٹے انہوں میں ثابت ہو گئی، انہوں کی ہر آنے کتاب اللہ تعالیٰ و صلوات ہو چکی انہوں
 جلالہ کے منوال ہے، چوٹی ایل ہی ہے، اور قسمت تک انہوں کے ساتھ آپ کی امتیاز
 کرنے والوں پر انہوں نے انہوں کی اس بات کی طرف سے غافل ہوں، انہوں کے انہوں میں
 اس ساری تجسیم کے ہر جگہ ہونے کے واسطے ہر ایک واقعہ میں ہوتی۔

امام اعظم اور بیٹے اپنے زمانے کے امام امام اور بیٹے انہوں کے منوال سرور
 ہے، آپ کی تصانیف کی تعداد اتنی ہے، زیادہ ہے، تمام اصحاب سے عقل کی کئی
 کتاب جلیلہ اور کتب کے ہر دماغ میں کئی نئے نئے نئے ہیں، انہوں نے ہر پاس ہر پاس
 اور مختلف کتابیں ہیں، مسودہ انہوں میں امام اعظم کے آثار و تصانیف میں ہیں، وہ عقلی کا عقل

علم فقہ کی اہمیت و عظمت کا بیان

(۱) میں طبع علی لڑاتے ہیں۔

میں نے امام ابو حنیفہ رحمہما کی وصیت سے پوچھا کہ فقہ کبیر کا مطلب کیا ہے اور یہ کس کو کہتے ہیں ؟
امام اعظم نے فرمایا

تمام قرعین اہل فقہی کے لئے ہیں خواہ وہ ائمہ ازہرین و ائمہ از کبار اور یا ائمہ اہل اہل و اقربہ کے ہوں یا وہ کسی عظمت کے لحاظ سے اور عقیدہ کے لحاظ سے یا حقیقت کے لحاظ سے یا تفریحی اصولوں کے لحاظ سے ہوں یہ سب کی سب قرعین صرف اور صرف اہل فقہی کا ہی مراد ہیں۔

اور انی تمام قرعین اہل فقہی کے لئے ہیں جو ہندوں کے تصور و خیال سے کسی پہلے قرعیت کا متعلق ہے اور امام اعظم میں ہمارے آگے ۱۵۰۰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی اتالی ہیں۔

اور لڑائی فقہ کبیرس کو کہتے ہیں کہ کفار کے ارتداد کی وجہ سے کسی شخص کو کفار کا پانچواں اور ذی ارتداد کو کہہ کر کسی شخص کے ساتھ ان کی اس سے لڑائی کی جائے گی۔

اور یہ کہ اہل فقہ اصول کا علم حاصل کرنے والوں سے وہ کفار کا ذمہ لگاتا ہے۔

اور اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ اگر کسی شخص کے صدر میں اہل فقہی کی طرف سے جو جگہ لکھی ہے وہ جگہ نہیں ہکتا (خدا نہیں ہوسکتا اور جو جگہ اہل فقہی کی طرف سے مسخ کر دیا جائے وہ بھی نہ لکھی جاسکتی۔

اور ہم صحابہ کبیر میں سے کسی سے بھی نہ لیتے اور ان کا اعلان نہیں کرتے اور ان سے بدلہ وہاں سے لیتے ہیں اور ذی ہم میں سے کسی ایک کو مارنے پر ترجیح نہیں دیتے۔
اور ہم حضرت عثمان زہد اور یوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا معاملہ اہل فقہی کے معاملے کرتے ہیں کہ اگر وہی ذلت ہے تو علی اور عثمان کا معاملہ کو چاہتی ہے۔

لیکن کوئی فرماتے ہیں یہاں فقہ سے مراد ایسا علم ہے جس کو علم اللہ کہتے ہیں اور وہ اللہ کوئی شخص کا اور یہ ہے جو ایسا علم ہے جو امام اعظم کے نزدیک افضل فقہ اور یا جائے گا، ورنہ فقہ سے مراد امام اعظم کے نزدیک ایسا علم ہے جو آپ سے فقہ کو سارے عمل اور فقہیات میں کوئی مثال دیتا ہے کسی لئے تو کوئی قرآن بہت خاص صورت ہونے میں یا ان فرمائی ہے۔

هو معرفة النفس مالهها وما عليها

علم نفس اور اولاد اس شخص کے کاموں کا نام ہے۔

فقہیت اور داناگی اور اس کی حقیقت

۱) وہ چیز جس سے لڑنا

کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے

(۱) وہ چیز جس سے لڑنا کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے

(۲) وہ چیز جس سے لڑنا کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے

اور ان میں سے ہر ایک کو لڑنا اور لڑنا کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے۔
کراچی پروردگار کی عبادت کیلئے کہہ کر اور اس کا قرب کیلئے حاصل کرے۔ جب کہ شریعت
کا علم زیادہ حاصل کرنے سے صرف زیادہ سطوح تک پہنچ سکتے ہیں۔

(۳) وہ چیز جس سے لڑنا

آپ پر لڑنا کہ سب سے زیادہ کلمہ حق ہے اور کلمہ حق کی طرف سے لڑنا ہے

۱) وہ چیز جس سے لڑنا

داناگی اور کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے کہ انسان صاحب ایمان (faithful) اور
مرد عالم داناگی میں ہو اور کلمہ حق کی طرف سے لڑنا کلمہ شریعت کا لازمی اور حتمی
شریعت میں بھی رہتا ہو اور اس کی شریعتی حدود سے کھلیا گیا ہو اور اس سے حال تمام
داناگی داناگی، پاک اور پاک سے آگاہ ہو جائے اور اس کی طرف سے لڑنا کلمہ حق
کے لئے کلمہ شریعت میں بھی ہے اس سے کلمہ آگاہ ہو تاکہ اس کو اس کی طرف سے لڑنا کرنے میں
کوئی اور داناگی نہ ہو اور کلمہ حق اور کلمہ حق کی طرف سے لڑنا کلمہ حق کی طرف سے لڑنا
ہو سکے۔

اور سب سے اہم بات یہ کہ ان کے ساتھ کے اختلافی مسائل کا علم بھی ان کو ہونا ہے کہ
اسی سے ان کی مدد ملے اور ان کے مسائل سے بچے اور ان کی مسائل کی جانچ لکھ جانے کے لئے ان
میں اختلافات کی وجہ سے ان کے بارے میں کسی قسم کی داناگی سے بچا جاسکے۔ کیونکہ
فرمایا گیا ہے۔

اصول الامارۃ

۱) وہ چیز جس سے لڑنا کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے

۱) وہ چیز جس سے لڑنا کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے
۲) وہ چیز جس سے لڑنا کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے
۳) وہ چیز جس سے لڑنا کفر اور کفر کی طرف سے لڑنا ہے

آپ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے ساتھ کلمہ حق لکھا ہے کہ میری طرف
سوال کی تھی اور ایک داناگی میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی۔
جب میں سولہ سال میں داخل ہوا اور میں نے ایک بہت بڑا انوکھا کا حلقہ دیکھا اور ایک
داناگی کے لکھنا ہے کہ میں نے ایک کلمہ کو دیکھا جس کے پاس بہت سے لوگ جمع
تھے۔

میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ میں نے کلمہ حق لکھا ہے

انہوں نے فرمایا کہ ایک ایسے شخص کا کلمہ حق ہے جو صحابی رسول کے خلاف سے آ

باب میں اور ان کا نام کلمہ حق ہے اور ان کا کلمہ حق ہے اور ان کا کلمہ حق ہے

میں نے پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے

انہوں نے جواب دیا کہ یہ کلمہ اسلام کی طرف سے لڑنا ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کلمہ حق لکھا ہے۔

میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں ان کے قرب کر رہا ہوں تاکہ میں ان سے

اصول الامارۃ

میرے والد نے کلمہ صحابی رسول کے قرب کرنا فرمایا ہے اور انہوں نے کلمہ

toobaalibrary.blogspot.com

آئے تھے ان کو جانتے تھے یہاں تک کہ میں ان کے پاس قریب نہ گیا۔

جب میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے ان کو پوچھا کہ وہ نے کیا ہوا ایک روایت میں
ہاں ہے کہ میں نے ان سے سنا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ کے دین میں شکر کا حصہ حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں میں اس کے
لئے کوئی حصہ نہیں دیتا اور اس کو وہاں سے نجات دیتے ہیں یہاں سے ان کو گناہ بھی نہیں
ہوتا۔ جامع المسانید

باب سوم

ایمان کی حقیقت اور اس کی علامات

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آپ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے بارے میں کہتا ہے؟

نہاں! اللہ نے فرمایا:

میں نے سنا ہے!

مجھے بتائے کہ میں نے کئی ایسی باتیں سنی ہیں کہ ان میں سے ایک بار حضرت

ابن عمرؓ نے کہا تھا:

مجھے یہ کہہ کے بارے میں پتہ نہیں چلے گا کہ کیا حقیقت ہے؟

ابن عمرؓ نے فرمایا: آپ یہاں سے جھٹکتے ہو اور یہاں تک کہ وہ دم ہے اور جب تم
ان کو دیکھو گے تو انہیں یہ کہنے کا کہہ دو اور ان کی کیا حقیقت ہے یا انہی کی اصل کیا
تھی یہ ہے؟

یعنی ان میں فرق کرتے ہیں میں نے تم یہاں ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

وہ فرماتے ہیں کہ انہی نے کہا کہ آپ کہتے ہیں سے پہلے میرا ہاتھ بکرا ہوا ایک

مرد ہے اور ایک آدمی کے پاس لے گیا اور مجھے ان کی ایک طرف بٹھارے۔

اور وہ ان سے کہنے لگے کہ یہ مجھے ایمان کی حقیقت کے بارے میں روایت کرتا

ہوتا ہے؟

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے لیکن ان کے لئے وہ وہاں سے ہے اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی ایک بات ہے کہ تمہارا یہ دیکھو اور یہاں یہاں سے تمہارا ہے؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے ان عمر سے طہرائی کے کپڑوں میں پائی تھے، یہاں تک کہ انہوں نے جہاں بھی پہنچا، وہاں سے انہیں ہٹا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے۔

تو انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے۔

تو انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے۔

تو انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں ہٹا دیا ہے۔

باب چہارم

عقائد سے لاعلمی، جہالت یا اس میں شک، تاویل کا قائل ہونا

(۱) تاویل یعنی تاویل

اگر کوئی شخص ایسا نہ ہو کہ کسی چیز کا کلمہ ہے، اس کی چیز کے جاننے والے کے بارے میں اس میں شک ہو، اسے کہہ کر میں نہیں جانتا اس کا تاویل کوئی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس کا حکم ہے کہ:

وہ شخص کا کلمہ ہے، تاویل کا قائل ہے۔

اللہ تعالیٰ تعالیٰ کو شہادہ (۱۱)

اللہ تعالیٰ کو شہادہ کرنے والے ہیں

اور اس شخص کی دینی کا مطلب ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی خالق ہے، اور یہ بات صحیح ہے، اور اس طرح کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم میں واضح طور پر بیان کی گئی باتوں کا کلمہ کہتا ہے۔

جیسا کہ سورہ بقرہ کے آیتوں سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی خالق ہے۔

اور اس طرح اس شخص کا حکم ہے کہ وہ یہ بات کہے کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے کیا کلمہ رکھا ہے، اور وہ بھی کلمہ رکھا ہے، اس لیے کہ میں نے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم میں بیان کرنے کے لیے جو کلمہ بھی دیا ہے، میں نے اس کا کلمہ رکھا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

فليصرو الصلوة و اتوا الخواص (البقرہ ص ۲۳۸)

تم سب نماز کا قائم کیا کرو اور خاص طور پر نماز کے بارے میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نماز کے بارے میں یاد رکھو ہے:

كتب عليكم الصلوة (البقرہ ص ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم سب لوگوں پر نماز فرض کئے گئے ہیں۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لقد خلقنا الانسان من عجين نسوفن و حين نصبون و له العيشة في

الستواء و الارض و العيشة و نحن نكفون (الرحم ص ۱۵)

و تم اللہ کی پاکیزگی بیان کیا کہ جب تمام کائنات پر اللہ کا وقت ہو گا تو اس کے

لئے مادی جو ہری ہے تمام آسمانوں اور تمام زمینوں میں اللہ ہی کے لئے تم قرآن مجید سنو

ہیں جب تمام کائنات پر اللہ ہے اور جب اللہ ہی ہوتی ہے

اور تم مجھ پر اپنی نمازوں کے فرض کرنے کے لئے (اللہ کی طرف سے) دعا دیں تاکہ وہ تم پر

اس کے واسطے ہے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا

انکر لھن فی صی کے کہ تم میں سے جو لوگ نماز پڑھنا چاہتے ہیں ان کو اللہ ہی کے لئے

تعمیر فرمائے گا اور اللہ ہی کے لئے نماز پڑھنے والوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

اللہ اعلم نے فرمایا:

ایسے لوگوں کا ذکر نہیں کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نماز پڑھنے کی طرف سے ہرگز

دور کیا ہے ان کو کتاب ہے مگر یہ ان کی ہرگز نہیں فرمائی گئی کہ ان کو پڑھنے سے

دور رکھو۔ اپنی نمازوں کا ذکر ان کی کتاب میں ہے مگر یہ صرف اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا ہے

تعمیر فرمائے گا ان کو اللہ ہی کے لئے ہے اور ایک آیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا ہے

چہ وہ اپنی نمازوں کے بارے میں وہی فرمائیے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حافظوا علی الصلوة و الصلوة و الصلوة (الفرقان ص ۲۴)

تم نمازوں کی حفاظت کرو اور ان میں خاص طور سے وہ نمازوں کی حفاظت کرو

اس آیت کے معنی اس کے بارے میں ہے کہ ان نمازوں کے بارے میں تم

پہلو میں بنائے جانے ضروری ہے

پہلو حفاظت: یہاں اللہ نے آیت میں اللہ (صلوۃ) کے معنی ہے اور یہ نمازوں میں نماز کا

مقام ہے نماز کے لئے ہے اور یہ آیت ہے اللہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ جو اللہ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ نمازوں میں نماز کی حفاظت

کام میں ہے

اور حفاظت: اسلئے اللہ تعالیٰ کے لئے ہر نماز کی ہر نماز کی طرف سے ہے اور یہ نمازوں میں

ہر حفاظت اور ہر نمازوں میں تقسیم ہوا کہ ہر نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور ہر نمازوں میں

کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ سے آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے

نمازوں میں نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

تعمیر فرمائے گا ان کو اللہ ہی کے لئے ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں تقسیم ہوا ہے اور یہ نمازوں میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا حضور راہیں۔

اصلاح مسعد اور پرہیزگاری سے اصلاح میں پہلی نذرانوں کی قربانی ہے۔ اس سے زیادہ
نراصل کا کوئی شخص نکال نہیں سکتا اور نہ ہی رحمت اللہ علیہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ نراصل
نذرانوں کی تاکید ملتی ہے۔

اصلاح: اگر یہ کہا جائے کہ یہاں جو اصلاح نذرانوں پہ میں (اصلاح کے لئے ہے؟

جواب: اس صورت میں جو اصلاح نذرانوں پہ کا مضمون واضح نہیں ہے اس کا یہ کہ مضمون واضح میں
سے ایک نذرانہ علی بھی مضمون ہو جاتی ہے اور وہ نہیں چاہا نذرانوں میں سے لگی ہو جاتی ہے
بابت یہاں (نذرانہ) کے لئے ہے اس صورت میں اس آیت کا مضمون واضح ہو جاتا ہے۔
یعنی جو اصلاح نذرانوں میں (علی کا) کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں جو اصلاح نذرانوں میں ہے
کا مضمون واضح نہ ہے گا اور یہی اس آیت میں (نذرانہ) کا مضمون اصلی ہے۔ اسی نذرانہ پہ کہا گیا کہ
پہلی نذرانوں کا نسخہ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب پنجم

دارالحرب یا دارالکفر میں ایمان لانے کا حکم

(۷) جو صلح علی نے ہو چھا

اگر کوئی شخص دارالحرب میں قیام رکھنے ہوئے ایسا ایسا کی تمام باتوں کا مقرر
کے ساتھ نراصل مقرر ہو اور انکافات شرعیہ سے باہل مخالفت ہو اور نہ ہی کتاب
اللہ کے احکامات میں سے جو کہ ہاتھ نہ دوت ہی ایمان کے لوازمات کو ہاتھ نہ دوت وہ لفظ
تعالیٰ کی توجیہ اس پر ایمان کا مقرر کرے۔ اور اگر وہ صلح مقرر جانے تو کیا وہ مومن ہو
ہو یا نہیں؟

جواب: اگر مضمون نراصل

ہاں وہ مومن ہی ہوگا کیونکہ اس سے قرار اور قصد ہی کی ہے۔

(۸) جو صلح علی نے ہو چھا

میں سے کہا کہ اسے مضمون حاصل کیا ہو نہ عمل کیا ہو اسے اس کے کہ ایمان کا قرار
کیا ہے اگر مقرر کیا گیا ہو تو مومن ہے؟

جواب: اگر مضمون نراصل ہاں وہ مومن ہے۔

ان اللہ لا یعجز عن بشرک بہ

یہاں اللہ تعالیٰ اس شخص کو معاف نہیں کرے گا جس نے اس کے ساتھ شریک کہا۔
 مراد اس آیت سے ہے کہ اس شخص کو بھی شریکوں اور اپنی بیگانی قوموں کا ہی گناہ ہے۔
 ایک میں اللہ تعالیٰ اور اپنی وحدانیت ہے اس کا مقابلہ کسی بھی جہل انہوں نہ ہوگا اور جہاں تک
 معنی انجام نہیں کا ہے اس کے بارے میں ہم یہ کہیں گے کہ جس شخص کو وہاد کا نام ملے ہے اس
 اس نے اگر ان کے سابق عمل نہ کیا وہ اس کی سزا کا مستحق ہے اور جس کو وہاد کا لفظ ملے ہے
 اس کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔

tooba-elibrary.blogspot.com

باب ششم

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور مشیت کا بیان

اللہ اعلم نے فرمایا:

تم اس بات کی کہانی وہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی کے پر نہیں لگا کر جو چاہا کرتے
 ہیں ان کوئی اس سے پر نہیں لگا سکتا۔ بلکہ وہ ان کے اپنی مشیت کی تعمیل میں لگے ہوئے
 ہیں اور وہ جس حکم کی طرف سے چاہی لگے گا یہ ان کو اس کے پر لگانے میں لگا دے گا۔

(۱۰) اور تالیخ علی نے یہ فرمایا:

اگر کوئی شخص اس تمام باتوں کا تقرار کرے لیکن وہ یہ کہے کہ مشیت اور پر نہیں لگائی
 جاتی ہے اور میں چاہوں انہیں انہوں اور اگر وہ چاہوں تو انہیں نہ لگاؤں اور وہ اپنے اس
 اور جسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا چاہنا ہی ہے کہ ہے:

لقد شاء الملوئین وتمر خذاء لقد كلفوا (المع ۱۳)

میں تم میں سے سے جسے چاہے اور انہوں نے اس سے چاہے لگوا دیا کہ ہے
 تو ہم اس شخص کے ساتھ اللہ کا کیا جواب دیں گے؟

اللہ اعلم نے فرمایا:

یہ شخص اپنی سزا میں لگوا دے گا۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ کا چاہنا ہی نہیں ہے۔
 لکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لگوا دیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لگوا دیا۔

(المع ۱۳)

یاد رکھو! اب یہ لکھ رہے ہیں کہ یہ بات ہے۔ اس پر جس نے چاہے اس سے صحبت حاصل
 کرے اور اس کا کہہ دے کہ وہ اس کو لگوا دے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کا حکم لگوا دیتے ہیں۔

اور یہی جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اللہ کے لئے ایک نکل دے گا اور اللہ اسے جس سے نہ سمجھتا ہے اس سے رزق دے گا۔

اس کا جواب ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو کون کو بھیجا اور
نہا اور کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا سے مستثنیٰ ہیں اس کو کسی کی کوئی پروا نہیں ہے اس
کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کون کو کفر اختیار کرنے کی اجازت دے دی ہے؟
اور اسی بنا پر اس مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو تو میں تم کو
آیت کو مانگوں گی اور تم اللہ کی تعظیم اور تواضع میں اس کو تقویٰ لگی ہے اور وہ اس سے ملہم تک
روائی حاصل نہیں کر سکتا۔

(۱۳) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھیجا

ان کوئی شخص یہ کہے کہ مجھ پر جو سمیت آتی ہے وہ میرے لئے خاص ہے اور اللہ کی طرف
سے ہوتی ہے اس کا اللہ کی طرف سے نہ لگا کوئی شخص نہیں ہے اور ہی اللہ نے مجھے اس
سے جدا کیا ہے تو اس قسم کی سوچ رکھنے والے شخص کو لڑکا کہا جائے گا یا نہیں؟
لہذا ہم نے فرمایا: اس کو لڑکا نہیں کہا جائے گا۔

(۱۴) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھیجا

اس کی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اس شخص کو جس کو سمیت آتی ہے وہ اللہ سے اپنے ہاتھوں کی کمانی کی طرف سے
بابتہ سے اپنے ہاتھوں کی کمان سے اعلان ہوتی ہے
اور یہی جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اللہ کے لئے ایک نکل دے گا اور اللہ اسے جس سے نہ سمجھتا ہے اس سے رزق دے گا۔
سمیت اور اللہ کی صورت میں ہوتی ہے اور اللہ سے اپنے ہاتھوں کی کمان سے اعلان ہوتی ہے اور اللہ
تعالیٰ کی طرف سے اللہ کے لئے اللہ کرنے کی صورت ہے۔

(۱۵) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھیجا

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اور اس کو چاہئے ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کو چاہئے ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔
اس کا کیا مطلب ہے؟

لہذا ہم نے فرمایا: یہ بات سنی جگہ سے ہے کہ تعظیم اور تواضع کی عقلی صورت
اور اس سے ملہم تک نہیں کر سکتا ہے۔

(۱۶) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھیجا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

toobaalibrary.blogspot.com

توہین: اس کا ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَا تَقْرَأُ لِلَّذِينَ أُشْرِكُوا بِرَبِّكَ

برائی کرنے والے کی طرف اس کی قرآنی دعوت چاہئے گی

یعنی کوئی اللہ تعالیٰ کی شہادت کے واسطے نہیں دیکھتا بلکہ وہی

دوست حکیم باخیر کا مشورہ چھٹکتی ہے کہ اس نے بدوں کو ان مقامات کے عمل کا اور

دراغموں سے جان میں ان کو آزاد چاہتے اور انھار کے ساتھ یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قرآنی

شہادت بھی ان افعال کو شامل ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ شہادت انکار اور یا تو اللہ تعالیٰ کے حکم

سے خارج نہیں کرتی اور دنیا کی حقیقت علی سر سے سے دل چاہتی اور یہاں تک تکلیف سے

اور اللہ تعالیٰ کی شہادت سے انکار ہے اور اللہ تعالیٰ کی شہادت کے ساتھ بد سے کسی

آزادی کو بھی بیان کرے یہی اور دنیا میں کوئی مانع نہیں ہے جیسا کہ قرآن میں بھی ہے

لَا تَكْفُلُ اللَّهُ فِعْلَهُمْ

نہیں ہر گھٹ چاہتا کسی انسان کو ان کی مخالفت سے نصرت کے مطابق

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

جو تم کوئی چاہتے ہو اللہ تعالیٰ کی چاہت ہے

اور یہ خصوصاً کوئی شخص کے ان کے مطابق عمل کرنے کا طریقہ ہے

اور اس طرح امام اعظم سے یہی عمل اس لئے کہا گیا تھا

سوال کیا اللہ تعالیٰ نے نبی سے اس لئے کہا اللہ تعالیٰ کا ہوا؟

جواب تو کیا کوئی انسان ہر اس کی کتاب کو کتاب کہہ سکتا ہے۔ لیکن کیا ہر اس کی کوئی

کتاب کو کتاب کہہ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس کی شہادت اور اس کا حکم میں سب کا احاطہ کے ہونے سے اور اس

میں بھی تقدیر اور شہادت ہی اللہ تعالیٰ کے حکم میں بند ہے اور ہوتا ہے۔

باب ہفتم

توفیقِ عمل، وقوعِ عمل میں توفیق

لہذا یہی منظور ہے کہ ان میں ہمارے ہیں عقل ہے۔

امام اعظم نے فرمایا

بے شک، وہ استطاعت اور طاقت جس کے ذریعے انسان کتاب کا کتاب کرتا ہے

یہ وہی استطاعت ہوتی ہے جس کو طاقت خدا کی تھا اور ہی کے لئے استعمال کیا جا سکتا

ہے اور وہی سے اللہ تعالیٰ ہی استطاعت کے استعمال پر یہ چھوڑ کر ہی کے کوئی اللہ تعالیٰ

نے یہ طاقت بدوں میں بھی دیا کہ اس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کو استعمال کرتے ہوئے اللہ

تعالیٰ کی طاقت اور اس کو اپنی طاقت سمجھ کر ہی کہہ کہ کتاب اور پڑھائی کے کام سر انجام

دیں اور ان کو کوئی انسان کتاب کے کام کہہ کہ ان کو اپنی طاقت ہی کے کرنے ہونے کا

مذکورہ کتاب کے عمل کو استطاعت کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ عمل کی انجام دہی کی طاقت عمل کے ساتھ ہی ہوتی ہے و عمل

سے پہلے اور ہی عمل کی انجام دہی کے بعد اس لئے کہ عمل کا یہی جو استطاعت کے ساتھ

ہوتا ہے وہ عمل کرنے کی طاقت عمل ہے انسان سے وہ عمل حاصل ہوتا ہے۔

لہذا یہی منظور ہے کہ ان میں حضور خدا امام اعظم سے ہمارے ہیں عقل ہے۔

ہر عمل کے لئے یہی طاقت ضروری ہے کہ عمل کے ساتھ ہونے کی توفیق انہوں طرف

سے رہا ہے و عمل سے پہلے یہ طاقت عمل کے ساتھ ہونے کے بعد اب ہر عمل یہ کہہ کہ

توفیق عمل، وقوعِ عمل سے پہلے ہوتی ہے اور ان میں سے عمل دیکھتا ہے اور یہی ہوتا ہے کہ

عمل کا ساتھ ہونے پہلے ہوتا ہے اور اس عمل کی توفیق بعد میں حاصل ہوتی ہے اور ان میں یہ

مخ کوڑی کا اس بار سے میں یہ کہتا ہے کہ

کہ استقامت کو کسی سے لیکن لیا جا اس کا مطلب یہ ہے کہ استقامت اصل میں
 اس سے کہ مختلف جگہ میں اصل دار اور جو ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے استقامت سے بڑے سے کے
 ہاتھ میں سے وہی ہے لہذا اس کے بعد ہم یہ بات کہنے کے لیا کہ میں کہیں کہ بڑے اور میں
 جانا کہا ہے اس لئے کہ اس کو استقامت اصل میں ہم آ کر لاتے ہیں۔

باب ہشتم

اللہ تعالیٰ کی قدرت، مشیت کا بیان

(۱۸) وہ طبع علی نے یہ چاہا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ میں یہ بھولتا ہوں یا جانے تو میں

کہا کیا عتاب دیا جائے؟

ابا محمد نے فرمایا:

تو اسے کہہ کر کیا اللہ تعالیٰ یہ بھولتا ہوا کلام و اول جہاں کے لاف سے اللہ تعالیٰ یہ

یوسف ہے یا نہیں؟

(۱۹) وہ طبع علی نے یہ چاہا

اگر وہ شخص جواب دے کہ اس بڑے اللہ تعالیٰ یہ بڑی عزت کا کیا ہے۔

ابا محمد نے فرمایا:

سوال: تو اس سے یہ بھول کر آدم کو تہمید ہوا کہ اس نے یہ فرمایا؟

جواب: اگر وہ عتاب دے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

سوال: تو اس سے یہ بھول کر کیا عتاب لکھرایا کہ اس کا تہمید ہے اس کو اس کا بھولنا

ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر کہیں اس کا کام کی بات ہے۔

سوال: تو اس سے یہ بھول کر کہا یہ بھول کر کہ اس کو اس کا کام کرنے کی طاقت کو

دیتا ہے؟

جواب: اگر وہ شخص کہے کہ وہ اللہ تعالیٰ میں خود راہ میں اس کا کام میں لیا گیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ کیونکہ شرک اور کفر پر کلمات بھی روئے اور کام کرنے سے بچے ہوئے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو بولنے کی طاقت ہی نہ دے۔

(۲۰) اور علیؑ فرماتے ہیں:

اگر کوئی شخص میرے لیے کفر یا بدعتی مروجی ہے یا چاہے کوئی عمل کرے یا چاہے کوئی عمل بھی نہ کرے، میرا چاہنا ہے کہ کلمہ کا لفظ نہ لگے، نہ کہ کلمہ لگائے، نہ کہ چاہے یا نہ کہ چاہے؟

اور امام علیؑ نے فرمایا:

اپنے عمل سے بچنا چاہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبیؐ اور انہی کے بارے میں یہ لفظ کیا تھا کہ وہ مسخرہ پارہ جائے اور فرعون کے لئے یہ بات تھی کہ وہ لڑائی ہو جائے؟

(۲۱) اور علیؑ فرماتے ہیں:

میں کوئی انسان نہیں کہ اپنی طرفوں کی قدرت میں یہ قہار مومن علیؑ سلام کی مجال میں لگے اور اپنے ساتھیوں سے نفرت نہ ہو؟

اور امام علیؑ نے فرمایا:

اگر وہ لوگ کتاب پڑھیں، یہ کہ پڑھیں، اس کا یہاں بھی قہر ہے، لیکن خود اس کے ساتھی فریق ہونے سے بچنا چاہئے، تو اس طرح کلام کو اس کے وہاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا کر ہے۔

اور اگر وہ لوگ کتاب پڑھیں، یہ کہ پڑھیں، اس کا یہاں بھی قہر ہے، لیکن خود اس کے ساتھیوں کو فریق ہونے سے بچنا چاہئے، تو وہاں بھی بات کے خلاف بات کہہ کر ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غلطی کی قہر ہے، لیکن اگر لوگ کتاب پڑھیں، یہ کہ پڑھیں، اس کا یہاں بھی قہر ہے۔

اور امام علیؑ نے فرمایا:

اور علیؑ نے فرمایا:

کہ اللہ نے امام علیؑ کے لئے حضرت عمار سے انہوں نے اور امام علیؑ سے انہوں نے حضرت عمارؓ کو سزا سے روکا، یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے کسی بھی شخص کی گفتگو میں شرع ہوتی ہے کہ یہ انسان اس دنیا میں آئے سے پہلے دنیا میں ان تک اللہ میں مانا ہے، یہ ہے کہ اللہ نے انہوں سے اس عرصہ کی قدر رکھی (کوٹھڑا) دیتا ہے، اگر وہ اس قدر وقت کے بعد اللہ (مہم صورت) میں جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، جو اس کا (۱) رزاق (۲) عمر (۳) اور اس کا (۴) نعت (۵) اور فرشتہ ہوتا ہے، جو اللہ سے اس بات کی خبر کے لئے کوئی عیب نہیں آتی، لیکن جو اللہ کے کام کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ اس کے درمیان ایک کڑا کڑا صلہ دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی کتاب رحمت لے جاتی ہے، اور وہ اللہ رحمت دینا کوئی کام کرتے ہوئے سرچا ہے، اور رحمت کا حق داری ہوتی ہے، اور وہ اللہ رحمت دینا کوئی کام کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے بعد رحمت کے درمیان ایک کڑا کڑا صلہ دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی کتاب رحمت لے جاتی ہے، اور وہ اللہ رحمت دینا کوئی کام کرتے ہوئے سرچا ہے، اور وہ اللہ رحمت لے جاتی ہے۔

تخریج:

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے امام صاحب سے انہوں نے اپنے آپ میں امام ابن سنی سے انہوں نے حضرت عمارؓ کی سزا سے روکا، یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پہلیس دنوں تک اللہ دیتا ہے، اگر اس کے بعد پہلیس دنوں تک اللہ دیتا ہے، اس کے بعد پہلیس دنوں تک اللہ دیتا ہے، اس کے بعد پہلیس دنوں تک اللہ دیتا ہے، اس کے بعد پہلیس دنوں تک اللہ دیتا ہے۔

اس دوران ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کے پاس آکر سوال کرتا ہے کہ اسے اللہ نے کیا دیا؟

مناصب اور عواض ملتے ہوگا اور بدعات ہوگا اس کی صورت کیسے ہوگی اس کا راز تو کیسے ہو گا تو اس کا
 راز کی کھوج تو ہوگی اور عواض تو ملے گا اور عواض کا حکم یہ ہے اس کو کھانا دیا ہے

اور فرمایا: لوگوں! اللہ وہ ہے جو تمہاروں سے نصیحت حاصل کرے اور وہ نصیحت تو اپنی
 بدعتوں میں سے لگتا ہے اور ایک روایت میں لکھا ہے کہ میں نے فرمایا: اللہ وہ
 ہے جو اپنی زبان کے وسیلے سے وہ نصیحت لے کر دیکھے اور لوگوں! اللہ وہ ہے جو تمہاروں سے
 نصیحت حاصل کرتا ہے۔

اس باب میں ایک روایت امام شافعی سے بھی منقول ہے لیکن وہ مرسل ہے لیکن اس
 حدیث کی اسناد صحیحہ ہے۔

اس حدیث کو امام ابوہنی نے منقول حدیث میں اور بخاری نے مسلم نے اور ابوداؤد نے
 ترمذی نے دارقطنی نے اور ابن ماجہ نے اور عیاضی نے بھی من زید بن اسلم سے من حدیث صحیحہ
 کے طریق سے اور بخاری نے بھی کہا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب پنجم

تقدیر باری اور امر معروف ونہی منکر

(۱۳) ابن مطیع علی نے یہ فرمایا

آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو پہلے دوسرا معروف و نہی میں
 ہنکر کرے پھر اس میں سے اور یہ لوگ اس پر اکتفا کرتے ہیں اور وہ شخص لوگوں میں اکتفا
 کرتا ہے اور وہاں کے لوگوں کو اس نعمت کے حصول کے خلاف روکتا ہے یا اسے لگے
 اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ اس کا یہ عمل پتھر ہے؟
 امام مسلم: فرمایا کہ اس کا یہ عمل افضل ہے انھیں۔

(۱۴) ابن مطیع علی نے یہ فرمایا

آپ اس کی کیا رائے ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل
 کافروں کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور یہی ہے دعا کا ہے اور یہ ایک ایسی دعا ہے جو
 ہر شخص کو اور اس کی راہ ہے؟

امام مسلم: ہاں تو آپ کی بات درست ہے لیکن اس امر المعروف کے ذریعے جو لوگوں
 کو روک دیا کرتا ہے جو وہ ان کی اصلاح و اصلاح کی کوشش سے کہیں زیادہ نقصان دہ
 ہے یا ایک بے شمار دیا گیا جائے گا تو اس میں ٹھون پھیل جائے گا اور تمام کھول
 دیا جائے گا۔

اس مسئلہ میں ایک طرف تو وہ واجب کی دعا لگائی کی کوشش کر رہے ہیں جس کی تادیب
 ان کی قرابت کی چاہی جائے اور دوسری طرف وہ معاشرہ میں ایسا لگا رہے ہیں جس
 پر ان کی دعا لگائی کی چاہی جائے۔

(۱) جو شخص تباہی سے کسی کا خون بہائے اس پر قصاص لازم نہیں ہوگا۔
(۲) جو شخص تباہی کرتے ہوئے کسی عورت کے ساتھ زنا کرے اس پر شریعت سے تباہی نہیں کی جائے گی۔

(۳) اگر کسی طرح جو شخص کسی کا مال تباہی سے جان بچائے ہوئے ہونے کے لئے اس پر اس مال بھرنے کے لازم کی حد تک قصاص کی جائے گی۔
پس اگر بھرنے والے کے پاس اصل مال نہ ہو تو اسے تو اس سے لے کر اصل مال تک کو دیا جائے گا۔

باب دوازدہم

کافر کے کفر کی کیا حدود ہیں؟

(۳۰) جو کفر کی حد سے تجاوز کرے وہ کافر ہے۔
اگر کوئی کفر سے بچے کہ کفر کا لفظ لڑکوں پر استعمال کیا گیا ہے تو وہ کافر نہیں ہے۔
اگر وہ کفر سے بچے کہ کفر کی حد سے تجاوز کرے تو وہ کافر ہے۔
(۳۱) جو کفر کی حد سے تجاوز کرے وہ کافر ہے۔
اگر کوئی کفر سے بچے کہ کفر کا لفظ لڑکوں پر استعمال کیا گیا ہے تو وہ کافر نہیں ہے۔
اگر وہ کفر سے بچے کہ کفر کی حد سے تجاوز کرے تو وہ کافر ہے۔
اگر کوئی کفر سے بچے کہ کفر کا لفظ لڑکوں پر استعمال کیا گیا ہے تو وہ کافر نہیں ہے۔
اگر وہ کفر سے بچے کہ کفر کی حد سے تجاوز کرے تو وہ کافر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب چہارم دہم :

اپنے یا کسی زندہ شخص بارے دعوائے جنت یا جہنم کرنا

نورسین میں بقول ہے:

انا ما علم نے فرمایا

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور وہ اس کو ٹھٹھکے گا کہ میں نے کہا میں اس سے

انا مؤمن ان شاء اللہ تعالیٰ

اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن رہوں اس پر حضرت ابن عباس نے جواب دیا:

تکلف تک التكف انما من بالله تعالیٰ وبتو جہاد من اللہ تعالیٰ

جوئی میں جوئی مسرت کا وہ جو اللہ سے اور میرے مرنے پر وہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ اور اس لہان کے بارے میں کہہ اپنے اللہ تعالیٰ کی طرف متناہی ہے؟

وہ شخص کہنے لگا کہ ہاں!

اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم یہ کہہ کر کہ میں ہاں مؤمن رہوں اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی:

يا ايها المؤمنون اتقوا الله ورسوله لعلكم ترحموا

(المائدہ: ۵۱)

سچے لوگ! تم میں وہ لوگ ہیں جو اللہ کے اللہ تعالیٰ پر اس کے رسولوں پر کھڑاں میں کسی قسم کے خلاف میں جھٹکے ہوئے

یعنی وہ ذوق اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی لطف میں جھٹکا ہوئے اور ان کے رسول

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے بارے میں کسی لطف میں جھٹکا ہے اور وہی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عین کی کیا بات میں لطف کیا کیونکہ کسی ایک بات کا استنباط ان کو اس کو بتا ہے لیکن وہ اسے انہوں میں سے ایک بات کا بھی نہیں لگا کر اس کو بارے میں ان کا یہ کہنا کہ وہ اس کے بارے میں

اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ

میں اللہ تعالیٰ کی سوسوں کی کا وہ ہے اور میں اللہ تعالیٰ نے چاہا

تو مسرت کا وہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزار لاکھ لاکھوں ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا

تو اسلئے اللہ تعالیٰ کے حکم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا

تو یہاں شخص ہاں کی تردید کے لئے کہ وہ چاہتا ہے کہ

اور ہم یہ کہتے ہیں جس طرح قرآنی زبان کے کسی لفظ میں استعارہ سے علم ہوتے ہیں تو یہ ایسی قرآنی میں کسی لفظ کے استعارہ سے علم ہوتا ہے۔

اور اس کی مثال تقریباً اللہ تعالیٰ میں ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کا جواب کرتے ہوئے کہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تجھے طلاق ہے اور اپنے لاکھ لاکھ ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میری طرف سے تو آزاد ہے اور کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں نے کھان کھیں کھا کرتے ہیں کا عرض میں ہاں کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں نے کھانا کھا میں نے کھانا کھا

تو اس قسم صورتوں میں یہ کہہ بھی لازم نہیں آئے گا کیونکہ لفظ میں استعارہ کی تہ سے بارے میں اس کا علم ہی ہوا ہے کہ وہ اس کے لیے یہ حالت ہے کہ استعارہ کی تہ سے اس میں سے علم ہوا ہے چاہے تو انہوں کا معاملہ اس سے زیادہ حساس ہے لیکن وہیں طریق اولیٰ استعارہ سے علم ہوا ہے کہ

انا ما علم نے فرمایا

یہ شخص کہہ چاہتا ہے کہ میں ہاں کہتا ہوں کہ میں ہاں کہتا ہوں کہ میں ہاں کہتا ہوں کہ میں ہاں کہتا ہوں

ایمان پر معاصی کے اثرات

ایسا عظیم اور عظیم سے بڑا اور

بے غش کسی کو حاصل کر کے ہر جہتی کرے یا اگر اسے ایسا کام کے کام کرے
 یا حق و ظلم کا رست اختیار کرے، یا اسے ہر شرب الہی کرے یا کوئی ایک شخص اور بی
 اشتغال کرے اس سے اس کو کوش ہوا ہو وہ اس کو ہوساں حاصل نہیں کے کا فرت نہیں کے
 اور اپنے غش کو اپنے حق کی طرف سے اس کے کاموں کی حد سے ختم کا خطاب دیا جائے گا
 اور اس پر ایمان کی نسبت غالب آجائے گا اور اس کو عظیم سے نکال دیا جائے گا۔

ایسا عظیم اور عظیم سے بڑا اور

بے غش اور عظیم سے بڑا اور ایمان رکھتا ہے اس پر اپنے حق کی طرف سے ایمان داتے گا
 عظیم اور ایسا ہے مگر اس کے ساتھ ہی وہ بھی کہتا ہے۔ جس شخص چنانہ کہ مومن اور عظیم طبقہ
 اسلام کا خطاب توئی کے سول لھے یا نہیں لھے تو وہ عظیم کا فر ہوگا

اور عظیم سے کہہ نہیں جائے گا کہ فرشتی ہیں یا نہیں ہیں؟

وہ اپنے حق سے کہہ نہیں گا کہ اسے کی حد سے عظیم کا فر ہے۔ کیسے اپنے اور اپنے

وَالَّذِينَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ لَا يُفْلِحُونَ وَلَا يُفْلِحُونَ عِلْمُهُمْ قِسْمُهُمْ قِسْمُهُمْ

(کا فر ۱۷)

اور وہ اس جنموں نے کفر کا رست اختیار کیا ہے ان کے لئے عظیم کا خطاب ہو جائے

کے بعد ہی کو دیا جائے گا

اور یہی جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَلْبَهُمْ غُلْفَةٌ نَسُوا اللَّهَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورہ بقرہ ۷۶)

ان لوگوں کے لئے عظیم کا خطاب ہو اور وہ اسے اپنے خطاب سمجھنے لگے ہیں
 ایک مقام پر اپنے حق کو یاد دلاتا ہے:

(لہم عذاب شدیدہ) (سورہ بقرہ ۷۷)

ان لوگوں کے لئے عظیم ترین عذاب ہے

ان آیات سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب اور ہر ان لوگوں کے لئے ہے۔

اور جو شخص ان آیات کے بارے میں شک کرتا ہے کہ وہ اپنے حق کی کام کی ان
 آیات میں شک کرنے کی بنا پر نہیں ہوا کہ اگر دیا جائے ہو گا کہ فرے۔

اس بات کی دلیل اور دلیل عظیم ہے اور عظیم نے عظیم کی عظیم سے نکل کر اپنے حق کے
 ان لوگوں کو دیا ہے:

لَا مَسَاسَةَ لَهُمْ

بھونکے عظیم سے عظیم کی عظیم سے یہ بات سچ ہے کہ جو شخص کا کفر کا فر نہ جانتے اور
 ان کے عظیم ہوئے گا ان کا کفر اور وہ اس کی طرف کا فر ہوگا۔

(سورہ بقرہ ۷۷) عظیم سے بڑا اور

آپ اس شخص کے بارے میں لکھے تاکہ وہ ایمان لائے اور وہ ہے مگر عظیم سے عظیم
 اور وہ عظیم اور وہ ہی عظیم اعمال میں سے کوئی عمل سر عظیم داتا ہے، کیا ایسے شخص

کو اس کا کفر اور وہ عظیم سے بڑا اور عظیم سے بڑا اور؟

ایسا عظیم سے بڑا اور

وہ شخص عظیم سے بڑا اور اس کی ان عظیم حق کی عظیم پر عظیم ہے، وہ اپنے حق میں
 کو خطاب دے گا اس کے حال پر عظیم فرماتے ہوئے اس کی عظیم فرماتے ہوئے عظیم

اور اپنے اور اپنے حق کی کتاب میں سے کسی چیز کا عظیم سے بڑا اور عظیم سے بڑا اور ان لوگوں میں
 سے کہا جائے گا۔

ایمان و عمل کا تعلق اور اس پر گناہ کے اثرات

حدیث ششم:

انام مسلم نے اپنی اس حدیث کے ساتھ ایک حدیث نقل فرمائی ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ کلمہ عمل بدل علم نے کہا کہ حضرت سجاد بن ابی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاب نام کے مشہور فرس میں شریف نے اپنے نبوت سے آگے آپ کی زیارت کے لئے حج ہو گئے تھے اور فریض میں سے ایک نماز میں نے حضرت سجاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند بات سنا لی تھی۔

سوال: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو روزانہ صلا پڑھتا ہے اور نماز میں کلمہ توحید پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی جہاد بھی کرتا ہے، عظام بھی آزار کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ میں زکوٰۃ بھی دیتا ہے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شک کرتا ہے کہ یہ لوگوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تھے یا نہیں؟

سوال: ابھی تو اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ایمان تو رکھتا ہے، لیکن عمل میں کوتاہی کرتا ہے اور روزانہ صلا پڑھتا ہے، لیکن حج کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان کا ذکر کرتا ہے؟

سوال: ابھی تو اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے حضرت کی امید کے ساتھ ساتھ خطاب کا خوف بھی ہے۔

سوال: اسے لاکھوں سالوں سے حضرت سجاد بن ابی ہاشم کی نبوت آپ کی بات کا فائدہ پہنچا ہے کہ

جیسے اس شخص کو اللہ کے ہوتے ہوئے کوئی عمل نہ کرنا ہوگا، یہ وہی طرح ایمان کے ہوتے ہوئے اس شخص کو کوئی گناہ اس کے ایمان کو نقصان نہیں دے سکتا، اور یہاں وہ بھی اللہ سے بچا گیا۔

سجاد بن ابی ہاشم اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کا ایمان اس حدیث کے خلاف ہو۔

حج کو فری فرماتے ہیں:

لا یضیع مع اللذک کا مطلب یہ ہے کہ یہاں تک عمل کی ایمان کے ساتھ ہونے سے لگی کی چوہی ہے اس کا ایک خاص تا کوہ ہے اور یہ کہ ایمان کے بعد وہ شخص جو اپنی پہلی ہونے سے بچ سکتا ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہر سوال اللہ کی رسالت کے بارے میں ہے، دل میں شک رکھتا ہے اس کو کوئی بھی ہونے سے نہیں بچا جاسکتا اس لئے حضرت سجاد کے بارے میں ایمان کا خطاب رکھنا ہونے کے لئے بھی ہونے کی گئی کہ وہی ہے اور یہاں بات میں شک کرتے ہیں اس کے لئے سجاد بن ابی ہاشم کے خطاب ہونے کی بھی گئی کہ وہی ہے۔

اور اس طرح اس طرح ایمان سے یہاں تک کہ ہم کو خبر حاصل ہے کہ حضور سے مراد یہ ضرور ہے جو اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اسے علم کرنے کا باعث ہے جیسا کہ ان میں میں کر چکا ہے، لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رسالت سے باخبر ہو اور اس سے سوائی کسی اور نہ سمجھتا ہو اس کے بارے میں تو حضور ہی حضور ہے اور جو لوگوں کے بارے میں بات کرتا ہے وہی اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے اور جو لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور اللہ کا خطاب ہے، لیکن اس کے بارے میں ایمان کی خبر سے کھینچ کر اور ایمان کی خبر سے خطاب کا خطاب رکھتا ہے اس کے کوئی بھی ہونے سے نہیں بچا جاسکتا اس لئے کہ اس کے ایمان کی خبر سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ استوی علی العرش کی حقیقت

ادہم علم نے فرمایا کہ
 اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ تعالیٰ آدمیوں میں ہے یا جنوں میں یا تو
 اسے اس قول کی تادیب کا اجر ہوا جائے گا کیونکہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا
 اور حسن علیٰ الطریق سمعی (۱۰۰)
 تعالیٰ عزوجل فرمائی ہو کہ
 تعالیٰ تعالیٰ کا عزوجل فرمایا آدمیوں سے ہے یا
 (۱۰۱) اور علیٰ علی نے فرمایا
 میں نے یہ کہا ہے کہ تعالیٰ عزوجل پرستی ہو گے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نہیں جانتا
 تعالیٰ کا عزوجل کہا ہے یا آدمیوں میں ہے یا جنوں میں ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟
 ادہم علم نے ارشاد فرمایا
 جب کوئی شخص عزوجل علیٰ کے آدمیوں میں ہو جائے گا تو اس کا حکم ہے کہ وہ اپنے کفار
 اور جنوں کے تعالیٰ کی طرف سے اول کردار آن کرے گا کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے
 کفار کے ان کریم میں سے تعالیٰ پر مشغول کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے ہم
 تعالیٰ کے لئے اس سے باطنی کا تسلیم ہوا چاہتے ہیں۔ نہ کہ باطنی کے لئے اس کا تسلیم ہوا
 چاہتے ہیں۔
 شیخ کوثری نے اس سے پہلے یہ کہانی مشغول مانتے ہوئے فرمایا ہے جو اس کی باطنی تعالیٰ سے
 کی شرع میں غلط فرمایا ہے

خالص حکمرانوں کے خلاف بغاوت اور انقلاب

ادہم علم نے فرمایا ہے کہ:

ہم انہوں کے ساتھ ان کے بغاوت کرنے کی وجہ سے جانتے ہیں نہ کہ ان کا فریاد
 کی وجہ سے بلکہ ہم ان کو تسلیم ہی جانتے ہیں اور ہم عمل پر قائم رہتے ہیں وہی حکومت کے
 ساتھ انہیں حلال قرار دیتے ہیں، اگرچہ ان کا سربراہ اور بادشاہ انصافی تو کہے سکتے ہیں ان کی
 عدو میں قائم ہے اور کوئی عدو میں نہ جانتے ہو چکا ہو:

اسی طرح ہم ایسے بانی کردہ کا ساتھ نہیں دیتے جو ہم جہاد کو نام کرنے
 میں ہوں اور وہ اصل طاقت والی حکومت میں ہے اور اس صورت میں حلال حکومت کی عدو
 کریں گے اور ان کے ساتھ انہیں حلال قرار دیتے ہیں جو ان کی مدد کریں گے اور جو حضرات
 ان پر قائم رہتے ہیں اور ان کا نام کرنے میں تہلیل نہ کرنے والے ہوں ان کے ساتھ انہیں حلال
 قرار دیتے ہیں گے:

اگر اصل طاقت والی حکومت کے لوگ بغاوت کا ارادہ اختیار کریں تو ہمیں سے عدو کی
 اختیار کرتے ہیں اور ان کی بجائے عدو بننے کے ساتھ انہیں حلال قرار دیتے ہیں گے۔
 اور یہ سب یا جس حد تک عدو بننے کی بات کی ہے جو ہے کہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
 علیہ الذکر اور علیٰ وسیعۃ فیہا عزوجل فیہا (۱۰۲) ہے
 کہ عدو بننے والے لوگ جو باطنی میں ان کا نام ان کی طرف سے کرتے ہیں
 اور عدو سے تادم رہتے ہوئے ہیں
 ان کو جس وسیعۃ فیہا عزوجل فیہا (۱۰۲) ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور تلك الذين اعم الله عليهم من النبيين والصدیقین والشهداء
والصالحین
یعنی کسی اللہ کی رحمت پر مشتمل ہے تمام ان لوگوں میں اللہ کی رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت
اور اللہ کی رحمت ہے اور اللہ کی رحمت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب نوز ہشم :

عذاب قبر اور اس کے ان کار کا حکم

وہا علم او متولد راستے ہیں
جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں عذاب قبر کا قائل ہوں ہوں وہ لاپاک عیوب اور پاک ہے
اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لڑائی کا کرنا ہے
اللہ تعالیٰ کا رزق و مبارک ہے

سنة ۱۰۱۱ھ (۱۶۰۱ء)

میں ان کو عذاب ہے

ایک اور فریضہ اور فریضہ اور فریضہ ہے۔

دوسری جگہ لکھی ہوئی ہے

وان الذين ظلموا عذاباً دون ذلك (المؤمنۃ)

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ ان کے لئے عذاب ہے اور اس عذاب کے
اور اس عذاب سے مراد عذاب قبر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا رزق و مبارک ہے

وللذين ظلموا من العذاب الا انهم دون العذاب الا انهم (المؤمنۃ)

اور ان لوگوں کے لئے عذاب ہے اور ان لوگوں کے لئے عذاب ہے
یہاں قرآنی عذاب سے مراد عذاب قبر ہے

(۱۶۰۱ء) میں لکھی گئی ہے

اگر کوئی یہ کہے کہ میں ان تمام آیت پر ایمان لگاتا ہوں لیکن میں ان کی تائید نہ

تعمیر پائی ہوگی لیکن کھانسی کے باعث کھانسی کا حکم ہے

۱) کھانسی کے لئے

اس کا کہنا ہے کہ کھانسی کے لئے قرآن کی آیتوں اور کھانسی کے لئے قرآن کی آیتوں میں
انہیں کھانسی کا کہنا ہے کہ قرآن کائنات کا کہنا ہے کہ قرآن کائنات کا کہنا ہے کہ

نوشہ میں یہ ہوا ہے کہ قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ

تو یہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک حکم بنا دیا ہے اس کے باعث ہر شخص کو کھانسی
اور اس سے بچنا چاہئے کہ اس کے لئے کھانسی کا حکم ہے کہ

(۱) یہ آیت ہے کہ قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ

(۲) قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ

تو یہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک حکم بنا دیا ہے اس کے باعث ہر شخص کو کھانسی

۱) کھانسی کے لئے

toobaalibrary.blogspot.com

(۳) قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ قرآن کائنات میں یہ ہوا ہے کہ

تو یہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک حکم بنا دیا ہے اس کے باعث ہر شخص کو کھانسی

۱) کھانسی کے لئے

۱) کھانسی کے لئے

بھرتے یا تو وہ کم

تمام مصلحت فرماتے ہیں کہ

میں نہیں دانت لیں لیکن اس سے روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ نہ کہا کہ اگر میری امت کے لٹاں اٹرو جسے میں اٹروں اور لٹاں اٹروں انہم میں ہیں۔ بلکہ
ان کا سوا اٹھ تعالیٰ کے ہوا کہ رسول کے فی سوا کے روز اٹھ تعالیٰ ان کے بارے میں فیصلہ
کرتے۔

بھرتے روزانہ کم

تمام صاحب نے فرمایا حضرت مسیح پھری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اٹھ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندوں کو جس سے روزانہ میں داخل کرنا کہ وہ اٹھ تعالیٰ نہ
کہا کہ وہ یہاں تک کہ فی سوا کے روز میں ان کے روز یہاں فیصلہ کر رہی ہے اور ہر ایک کو اس
کا حساب سب کے لٹاں سے روزانہ میں لگائی گئی ہے اس کا حساب تمام ہے اس کا حساب نہیں ان کو
کاٹھوں۔

نوٹ: آج کے روز میں یہ قدر عام ہو چاہے بعض لوگ تصوف کا مصلیٰ اپنا روزانہ کر رہی
کرتے پھرتے ہیں کہ ہم آپ کو بتاتے ہیں لٹاں جسے میں اٹروں انہم میں ہے اپنی
بہالت تو ان کی ہے ہی مگر ساتھ ہی تصوف بھی پاکیزہ خشک کو اپنا کاروبار کرانے کی
ان کا پکا پیش کردہ ہے جو اپنا کھانا پینے کی کھٹ کھور کے ادا ہے اگر کسی کو کچھ معلوم ہو تو یہ
وہ اس سے کم تر ہے جس پر کئی بات کی بنیاد رکھ کر دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات کھٹ کھور
کا عمل کرنے والے ان کا اپنا ہاں لکھتا ہے اس کی مستثنیٰ لگائی ہے جو سے میرے کے بارے
میں فیصلہ کرنا کہ وہ جسے یا انہم میں ہے اور اس وقت ان کو دعویٰ ہے۔

اور بعض اہل تصوف میں یہ لگ رہا دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی کی میرے کے ہوتے سے میں کوئی

tooba-elibrary.blogspot.com

بزرگ قابل ہو سکے تو ہر اس کی عقل کی ترقی ہو اور اگر وہ بزرگ کی قدر کی ہے جو سے قابل نہ ہو
تو ہر اس میرے کے لئے دشمنی لگ جاتی ہے۔ بلکہ میرے کے ایمان کے حال میں میرے
کے ہر کسی کو دیکھتا ہوں کہ میرے ہر وہ لکھتا ہے کہ میرے سے کھلا ہے یا چھو لگتا ہے کہ
اٹھ کھانا سے وہ کہہ میرے کے لئے دعا کرتے ہو اور ہرگز نہ اس کے بارے میں دعویٰ
کرتا کہ دعویٰ یا نہیں ہے کھلا رہا ہے اس لئے اس کو کوئی کیفیت معلوم ہو گئی چاہے
میں سے معلوم ہو کہ یہ کیفیت کبھی ہونے کی ہے یا تمام اٹھ تعالیٰ کے نئے حکام پر کسی
کو جسوں میں ہے اور انسان کے اس ایمان ہونے کی ہے جو سے کسی کو ایک کیفیت سے
تعلق معلوم ہوتی ہے اور میرے کا اس اپنی کیفیت سے متعلق معلوم ہوتی ہے لیکن انسان
اپنی کم لگائی اور بھی حکام سے اپنی طرح آگاہ ہونے کی ہے جو سے اپنی طرف سے کئی
فیصلہ کرتا ہے۔ ایک قسم کی گھر بھی ہے جس سے چہاں اس شخص کے لئے لازم ہے جو ہے جو
ان کا اس لٹاں اور طرف لٹاں میں سے ہوں یا میرے ہر طرف حقیقت سے اور ہر طرف ہے
اور ہر ایک اپنی میں بہت بہت اہم ہے اور وہاں ہر طرف دعویٰ میں ہر طرف حقیقت فرماتے
اور اس بات کی کہ ان کے اٹھ تعالیٰ ان کا ہر طرف میں نہ جاتا کہ کسی کو کھٹ کھور کے لئے یہ تمام
کھٹ کھور میں سے (آئیں)

باب بہت ویکم

اہل السنۃ والجماعت اور اہل بدعت کی امامت کا حکم

(۱۳۳) اور طبعی علی نے یہ کہا

کہ اہل السنۃ والجماعت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟
امام عظیم نے فرمایا:

امام ہے ایک۔ اور یہ اس کی اقتدار میں نماز پڑھتا ہے اور اس صورت میں
تمہارے نمازیوں کا عملی کاوشیں اور نئے کارنامے ہیں۔ کی ایستہ نہ ہونے کی وجہ سے امامت
کے لئے آگے بڑھنے کا امکان نہ ہو۔

(موسمینیہ منقول ہے)

امام عظیم نے فرمایا:

ہر شخص کے لئے نماز ہے کہ وہ اس میں اہل السنۃ اور اہل بدعت کے ساتھ نماز پڑھے۔
کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

صلوا معکم کل روزا صلو

روزانہ اور روزوں کے پچھلے نماز پڑھا کرنا

اس مسئلہ میں دو اہل کلمہ امامت کے ساتھ اختلاف ہے کیونکہ میں نے فرمایا کہ امامت
وہ ہے جو نماز اور سنت میں ہوتی اور عبادت اور ایک ہر گناہ گار آدمی کے پچھے
نماز پڑھے۔ بشرطیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ امام ہے اور ایک وہ جانتا ہے کہ پچھلے نماز پڑھتا ہے۔
اور جس کا حق وہ ہے اور اس کے پچھلے نماز کی ادائیگی کو ہوا نہیں کہتے اور جس کا حق وہ ہے



اس میں امام صاحب نے اپنی رائے کے ساتھ امام محمد بن حنفلی سے روایت نقل کی ہے کہ
اسیوں نے کہا پچھلے نمازوں کو فرض سے کہتے ہیں۔

چنانچہ اس میں جو میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کے ساتھ
آئی ہیں اور میں نے آپ تک تمہارے سامنے بیان نہیں کیں گے اگر آپ تک میں اس بات سے
چاہنے والا ہوں اس لئے آپ کے سامنے بیان کرنے لگتا ہوں جو کہ صحیحیوں سے
سنو اور پڑھو اور سوچو۔

(۱) اہل بدعت میں سے کئی شخص اگرچہ کلمہ پڑھتے اور کتاب کے ترجمے میں ان کا امامت
کہتے۔

(۲) امام اہل السنۃ سے اگر کوئی شخص غلو پڑھے کہہ کر کہتے ہوں اور اس پر نماز پڑھا
نہ ہو۔

(۳) امام عظیم کی اقتدار میں نماز پڑھا کر، خود اس سے عشق و شکر کا خطاب ہی
ہو۔

(۴) امام عظیم کو کلمہ کے ساتھ تمام قرآن کا پڑھنا کہتے ہوتے چنانچہ امامت سے
ان کے ساتھ قول کرنا کہ امام عظیم نہ ہوں۔

امام صاحب سے اس موسمینیہ میں بیان منقول ہے۔

تو اس کی ایسی باتیں تھیں کہ ان کے ساتھ نہیں کہ اہل السنۃ والجماعت کے سامنے
کی اختلاف بندی کرنے کیونکہ یہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

(۱) امیری امامت گراہی کے سامنے پڑھتی ہیں جو کئی ایسی باتیں تھیں کہ امام سے کہتے امام سے کہ تم
میرا امام کہتے کیا تمہارا کہو۔

(۲) اور جو شخص عام مسلمانوں سے اپنا امامت چاہتا ہے وہ حقیقی معنوں میں گمراہ
نہ رہتا ہے۔ کیونکہ امامت کے ساتھ جو سے ہے اور اس کی مخالفت کا حکم یہ علیہ السلام کی
طرف سے آیا گیا ہے اور یہ علیہ السلام کی ایسی باتوں کی مخالفت نہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

اور نیکوئی کی خاطر قرآنی آیتوں سے جس میں آپ دعا فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اطہر اللہ واطہر الرسول (مکرہ ۳۳)

اعانت کریم شرفی کی اور اس کے سوا کسی

اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اعانت اس کے ارادوں کے پورا کرنے سے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے آپ کی ستر کردہ باتوں کی تصدیق سے لازم ہے۔
اور اس سے مقام پر لکھا ہے کہ:

وما انکم الرسول فاعلوه وما کانکم عند القاصرہ (المشرق)

جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہیں ملے اسے لایا کرو اور جس بات
سے وہ تمہیں منع کریں اس سے منع نہ ہو۔

(۳۳) جو صحیح ہے لے لے لے لے لے لے

میں نے یہ دیکھا کہ جس حد کے باہر میں جاتی ہوں وہاں میرے کونوں کے
خلاف جہاد کرنے کا حکم لکھا ہے۔

لاہم

یہ لوگ خواہشات انسانی کے بندے اور اہل جہت میں سے ہیں۔ انہوں کی طرف
تلاش میں سب کے سب تھی۔

حدیث بیرونی

لاہم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو لایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے لایا

یہ امر اس لئے ہے کہ اس کی حد سے باہر میں جاتی ہوں وہاں میرے کونوں کے
خلاف جہاد کرنے کا حکم لکھا ہے۔

حدیث بیرونی

لاہم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو لایا کہ رسول

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اسلام میں لائی بات لکھے گا وہ اس سے نجات پائے گا۔ جو لوگ
اس کے ساتھ لکھیں گے وہ اس سے نجات پائیں گے۔

حدیث بیرونی

مخبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو لکھے گا وہ اس سے نجات پائے گا۔
جو لوگ اس کے ساتھ لکھیں گے وہ اس سے نجات پائیں گے۔

حدیث بیرونی

لاہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لکھے گا وہ اس سے نجات پائے گا۔
جو لوگ اس کے ساتھ لکھیں گے وہ اس سے نجات پائیں گے۔

حدیث بیرونی

لاہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لکھے گا وہ اس سے نجات پائے گا۔
جو لوگ اس کے ساتھ لکھیں گے وہ اس سے نجات پائیں گے۔

حدیث بیرونی

لاہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لکھے گا وہ اس سے نجات پائے گا۔
جو لوگ اس کے ساتھ لکھیں گے وہ اس سے نجات پائیں گے۔

حدیث بیرونی

لاہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لکھے گا وہ اس سے نجات پائے گا۔
جو لوگ اس کے ساتھ لکھیں گے وہ اس سے نجات پائیں گے۔

حدیث بیرونی

تھے ان کا کام تھا کہ گرامیوں کو اپنے لیے شراکتہ دہی نہ کرنے کی سہولت ملے ان پر ان میں
ہر اس کا کٹھن ٹھکانا ہوتا تھا۔

نوٹ: ایک ملک میں کے کاروبار کو نام کا مصمم میں لکھا ہونا ضروری ہے یہ اس لیے ہے ان کے
آفس واؤر کے بھی یہ کاروبار سے مراد ہوا ہے۔ جس کو گرامیوں کے کاروبار کے چنگ نام مصمم
ہوئے ہیں لہذا اس کو گرامیوں جانتے۔ لیکن کاروبار کے چنگ نام کا مصمم ہونا ضروری
نہیں۔

نوٹ: ہر اصل لکھنے والے میں جو اصل لکھنے والے میں پلا یا کسی نہ تو اصل میں لکھتے
ہیں اگر کسی ایک چیز کا نام لکھ کر اسے اصل لکھتے ہیں گے لیکن کاروبار کے لیے کمرش
داخل لکھتے ہوتے۔

خدماتِ اعلیٰ اسٹیمٹ اور جامعیت از مطلقہ اچھا ہے۔

ہر اس کی طرح، اصل لکھنے والے میں علم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جامعیت
دانت ہونے کی جامعیت کا یہاں میں ہر اصل اسٹیمٹ اور جامعیت میں بھی وہی لکھ ہیں جو ان جامعیت
انہوں کو اسٹیمٹ میں اور انہوں کو اسٹیمٹ اور اصل اسٹیمٹ اور جامعیت کی حد سے اہر ہو جاتے
ہیں۔

(۱) اعلیٰ قبیلہ پر گرامی شراکتہ کی کوئی نہیں ہے جو ان کو اسٹیمٹ میں پرتے گا ہری
جامعیت ہے۔

(۲) ان کے کاروبار کی پوشیدہ ناموں اور اصل اسٹیمٹ کو اسٹیمٹ کے لیے ہر کرتے ہیں
کہ وہ جامعیت ان کے ساتھ ساتھ لکھتے۔

(۳) اعلیٰ قبیلہ میں سے کسی کے گرامیوں کے ناموں کی کاروبار ہوتا ہے۔

(۴) اپنے کاروبار میں جامعیت کے ساتھ ساتھ ہر ایک اور نام کے کاروبار میں پرتے

(۵) ہر ایک اور لکھنے والے میں اسٹیمٹ کو اسٹیمٹ ہونے والے میں کے ساتھ ساتھ لکھنے کے

کے ساتھ ساتھ ہر کرتے ہیں۔

(۶) اپنے گرامیوں میں اعلیٰ قبیلہ کے خلاف کاروبار کے اور ہر جامعیت لکھنے کے اور پرتے
علم کرنے کی جامعیت اختیار کریں ہر اصل لکھنے والے میں اس کی جامعیت اور جامعیت کی حد سے
سامنے لکھنا جامعیت کے اسٹیمٹ کی طرف جامعیت ہے جس میں انہوں نے لکھے جامعیت لکھنے کے
ہیں ان کی جامعیت اور جامعیت سے انہوں میں جامعیت لکھتے۔

(۷) اور جم کی جامعیت لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا

گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا

گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
گرامیوں اور جم میں جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا

(۱) جامعیت کو اسٹیمٹ لکھنے والے میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا
اعلیٰ جامعیت اور جامعیت میں لکھنا جامعیت اور جامعیت میں لکھنا

نوٹ: ہر ایک اور لکھنے والے میں اسٹیمٹ کو اسٹیمٹ ہونے والے میں کے ساتھ ساتھ لکھنے کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

جاننے کی طرف سے رہتا ہے اگرچہ ان کے اکثر مسائل ایک جیسے ہوتے ہیں مگر ایک دو مسائل کے اختلاف کی وجہ سے ایک کی عامت صرف دوسروں میں آجاتی ہے۔ فقہاء میں یہ اختلاف اس بنا پر ہے کہ ایک اہمیت کے ساتھ دوسرا فرض کو اولیٰ المکرر کا کہہ دیتے ہیں مگر سربراہ کے اس انا سے رخصت ہونے کے بعد تو کسی ایک ہی فرقہ میں جاتا ہے جس کو پر بھی معلوم نہیں ہے کہ جاری فرض و عبادت اور عقیدہ عقلی کی حق پر گروہ کے اجاب صرف ہی تو رہتا ہے جس کو جاری عبادت میں لگن و کافر مشترک منافی و اہم اولیٰ المکرر ہی تو گناہ گار ضرور ہے۔ اگر یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ کچھ نے سوائے عقل و مشاہدات کو بھی ہی دیکھا ہے تو اپنی لگن میں جاتا ہے اور نہ ہی ایک ایک فرقہ میں جاتا ہے۔

(۲) یہ کہ کسی سمجھتی کو سب و عظیم نہ کرے اور ان کی زندگیوں میں ہو چکی ہوئی اہول چوک کو چاہے کہ کے اور ضمنی و عقیدہ نہ جانے اور خاص طور پر ان کے بارے میں اختلاف نہ ہو لہذا

واللہک الملین منعم اللہ القویوم لطیف الہدیٰ معرفہ و اسیر عظیم
 یعنی اس عامت کو اظہارے تقویٰ کا ایسا ہی جاننے کے لئے آزادانہ کامیاب پایا جاسکے ان کو اگر عظیم کا نظام ثابت کر لیا تو گروہ دور کے پر حقین اختلاف میں موجود رہت اور ان کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک عامت کو اظہار تقویٰ کی کسی کام اور عقیدہ کو بھی سرور ضمنی دیکھتے ہیں اور یہ جانتا کہ یہ جاری آزادانہ لائق ہے چاہے ان کو اپنے کہ اظہار تقویٰ نے برحقان کے لئے کہ وہ دور اور عقیدہ پر مبنی ہیں جس پر کام رہتا ہے انسانی عقیدہ کامل عقیدہ ہے اور اس میں کامیابی ہے۔ وہ نہ جانے مشرین وہ ان میں اور سرور ضمنی ان کی سے دیکھتے ہیں۔

(۳) اس عامت کے کسی فرقہ یا عامت پر اپنی حکمرانے کہ عبادت وہ نہ ہوں نہ ہی اس پر عامت سازی کی ہے۔

(۴) اگر دوسری ذیلی شکر کے اظہار تقویٰ ہی کی طرف سے ہونے کو نہ جانے کی ایک ہی اور ایسی کو اور برقی کو پیدا کرنے والی عامت ہے جس میں اس کی امام صاحب کی ذیلی ہی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کتاب میں لکھی ہیں مگر یہ بھی ہے۔

(۵) اگرچہ ان میں کسی طرح ایک جیسا نہ ہو نہ ہی انہوں کے اختلاف کو عبادت پرانی کے ساتھ منسوخ کرے۔

نوٹ: اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ اپنے عقوبتی ایہاں کے ساتھ ہی نہ عبادت کی توجہ دے اور دوسرے یہ کہ سمجھتی لگا کی وجہ سے کلین اثر کا عقوبتی کام اور عقیدہ صادر کرے (۶) اور اظہار کے میں مشرک و شہادت ہے تو کہنے کی لگا:

واللہم علیٰ علوہم ذریعہ یومرین مخلصانہ منہ ایضاً اللہ

یعنی تم لوگوں کے دلوں میں اظہار کی طرف سے کسی اور ایوان میں پیدا کرو اور اپنا عبادت کی آیات میں بکھراؤ اور اپنی جیسا کرنے کے لئے مشرک یا توں اور مشرک و شہادت ہے کرتے ہیں۔

(۷) اصل فقہ میں سے اگر کوئی سرچاے اس پر لگا دتا ہے اور جہ ملاک نہیں کرتے تو وہ یہ کہ حق اور کفر کا یہی نہیں خود اس لئے کہ اس پر لگا دتا ہے چنانچہ اس کی مطرحت کی ہو چکی نہیں بلکہ مسلمانی لائق ہوا کرتا ہے۔

(۸) اظہار کے ساتھ اصل ایہاں کے کاموں کی کراہت کی وجہ سے ان کے کفر کے قابل نہیں ہوتے اگرچہ ان سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے انہیں۔ بلکہ ان کا اسلاف اظہار تقویٰ پر کھڑا اپنے ہیں۔

(۹) طرز و سفر میں اصولوں پر یکساں کہ شرعی طور پر نہیں کھڑا ہے اور ان کے عدم جواز کے قابل نہیں ہوتے ہیں اگرچہ شرعی اور میں پر یکساں کی جہاں وہ ان مشرعی اور باظہار میں ہو کہ عبادت مطہرین نہ ہوں اور یہاں سے کہ عبادت میں کراہت شرعی نہیں جانتے۔

(۱۰) اگر ایک ایسا کام کے پیچھے ناز چھوڑنا نہیں کھڑا ہے اور نہ جس میں ان میں سے ایک شخصیت یا چند شخصیتوں کو کھڑا ہے وہ اصل عامت کے ساتھ سے ہی تو وہ جاتا ہے۔ عام اصل میں ہی اصل ایہاں سے ہی اصل عامت میں ہی باقی باقی ہیں ان میں

مجاہد کرام کے بارے میں سبہ رحمہم ذکر کیا تاکہ لوگ بھی کیا ہے
نوٹ: احادیث اہل سنت میں کسی بھی کتاب کا اٹھا جانا ہے۔ اس وقت اس کا مصنف اور اس
محل کرہ میں کا مصنفین جانتے پڑھنے احادیث اور روایت میں تمام خصوصیات سے نکل کر روایت
احادیث ہے مگر یہ احادیث نہ صرف نہیں ہے۔ انہیں صحیح صحیح کہا جا

باب ہست و سوم

کتاب اللہ اور کلام اللہ کی حقیقت

لٹوسیچ میں متوال ہے:

قرآن کا نزول اور اس کی حقیقت:

ہم اہل علم نے فرمایا کہ جو شخص کو چاہیے کہ وہ جان لے کہ جو کچھ صحیفہ میں لکھا جا
چکا ہے وہی حقیقت میں قرآن ہے اور جو شخص کو چاہیے کہ جو کچھ صحیفہ میں لکھا جا ہے وہی
تسلی کا قرآن نہیں ہے۔ اصل وہ شخص نزول قرآن کا نہیں کار کرتا ہے

کیونکہ

(۱) کلام اللہ تعالیٰ کا ارتداد ہے:

اللہ رب العالمین نزل العرفان علی عبدہ (القرآن: ۱)

وہ احادیث پاک ہے جس نے اپنے بارے میں فرکان یعنی ان اور اس کے وہاں فرق

کے لئے اپنی کتاب نازل فرمائی ہے

(۲) کبریٰ جگہ ارتداد ہوئی ہے:

لما نزلناہ فو آنا عربیاً (سورۃ: ۲)

ہم نے قرآن کریم کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے

(۳) ایک جگہ ارتداد ہوئی ہے:

فخصمنا لکما والاکم وانا لکما لطفکون (البرۃ: ۲)

قرآن کریم کو ہم نے نازل کیا ہے۔ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

(۴) کلام اللہ تعالیٰ کا ارتداد ہے:

toobaa-elibrary.blogspot.com

آلہ ذالک الکتاب لاریب فیہ (المائدہ: ۶۴)

اللہ اعلم بسرہ وذلک

یہ کتاب ہے اس میں کوئی لطف نہیں ہے

(۵) اور سہری جگہ لکھا ہوا ہے

انما نحن نزلنا علیک القرآن انزلنا ولا (المائدہ: ۵۳)

ہم نے قرآن کریم کو ایک خاص طریقے سے نازل کیا ہے

(۶) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قد صعدنا علیک القرآن لشعفی (۵۵)

اسم نے قرآن پر شعفی کے لئے نازل کیا ہے

(۷) اور ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے

نزل بہ الروح الامین (الشوریہ: ۱۷۳)

ہم نے روح الامین کو نازل کر دیا ہے۔

اگر کوئی شخص اس بات کا گمان کرے کہ یہ صرف میں ہے تو قرآن نہیں ہے تو وہ نہیں

قرآن کریم کے جن جانب اللہ نازل ہوئے ان کا ذکر ہے اور یہ نازل قرآن کاں کا

کہ سب سے اولیٰ مقام آیات کاں کا ذکر ہے۔ یہ کہ لفظ کتاب اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم

ہی ہے اور آیت ہے اس پر آیات بھی لکھی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ان کا علم فرمایا کہ

قرآن کریم کو پڑھا کریں۔

(۸) اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ

فلو اصابکم من القرآن (المائدہ: ۶۴)

قرآن پر جو ہر قدر آسانی ہے چاہا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ صرف میں لکھا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا قرآن نہیں ہے تو سوال

یہ ہے کہ اس میں کوئی لطف ہے یا نہیں؟

اور سہری جگہ قرآن کریم کے استماع یعنی اس کی طرف دہریں رکھنے کا حکم دیا ہوا ہے

(۹) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

والا قرآن العزیز العظیم العزیز العظیم (المائدہ: ۶۴)

یہ قرآن ہے عظیم ہے اس کو دہریں سے سنو اس کی طرف متوجہ ہو

تو اگر یہ اللہ کی کتاب ہی نہیں تو حکم کی بات کے استماع کا کیا ہوا ہے؟

کلام اللہ کی حقیقت اور اس کی اقسام

قرآن کا حکم مشہور ہے اور سننے کا طریقہ بھی ظاہر ہے۔

اس کا حکم اس کے

میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ہی عملی عمل میں علم پر حکم نہیں

کام نازل فرمائے بلکہ حکم میں اس کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی عمل نہیں ہو سکتا بلکہ

یہ صرف اللہ تعالیٰ کا طریقہ حکم ہے۔

اور جو عمل نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کو بھی حکم ہی کا طریقہ حکم

نہیں ہے اس لئے وہ بھی حکم ہے اور اس میں سے ایک اللہ تعالیٰ ہی اور اللہ تعالیٰ کا حکم

کرنے کا وہی طریقہ ہے اور اس میں سے جو عمل نہیں ہے وہ اس کے ساتھ ہی ہے اور اس کے

کام کو بھی طریقہ ہے۔ اس کا بھی حکم ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے

اسی لئے اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے جو حکم نہیں ہے اس کا بھی حکم ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے

طریقہ حکم کے اس آئے ہیں کہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے

اور حکم نہیں کی مثال ایسے ہے جیسے طالب انسانی میں روح کی مثال ہوتی ہے اور

انسانی جسم میں حیات اور شعور ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے

یہ حکم نہیں ہے جیسے طالب اور جسم میں روح کی مثال ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے

حکومت میں سے ایک اللہ تعالیٰ ہے جو حکم نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی صفحہ آٹھ تین نہیں کہاں کہتا بلکہ یہ آٹھ اور سات کی صورت ہے۔

اسی دونوں آیتوں اور سورج سے بننے میں محفوظ ہیں، یہاں تو انہوں نے کہا ہے
 ہذا آیت اور اسے جانتے ہیں اور ان کے مصاحف میں لکھنے والا ہے۔

اور یہی طرح آٹھ تالی نے اپنے نبی پر اس کی آیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
 ولقد آتيناك سبعين المائتين وظهر ان العظيم (المومنین)

اور یہ ایک ستم نے آئیگناست آیت اور ہذا آیت ان عظیم ہیں

اب اگر سورۃ فرقان آن تا آیت آٹھ تالی اس آیت کا کلام اس میں ذکر کرے
 ہے اس کا کوئی فرقہ نہ ہے۔

اور دوسری آیت یہ کہ عظیم تالی ہے کہ صحف کو پھر طہارت کے نہ پکارنا ہے جسے
 اس طرح پکارا۔

لايسنة الا العظيرون (المومنین)

آٹھ تالی کی کتاب کو نہ پکارا مگر صرف پاک ہونے کی صورت میں

اگر مصاحف میں صحف اور آیتوں سے ۷۰ سال بعد ۷۰۰ ہے کہ اس میں کیا ذکر کرنے کا
 حکم اور پاک ہونے کی صورت میں اس کو پھرنے سے منع کیا گیا تھا ہے؟

سوال: اگر کیا جائے کہ قرآن صرف ہی کا نام ہے آٹھ تالی نے فرمایا ہے

یٰٰٓا تَالِيَةُ كِتَابِ هٰذَا هِيَ حُرُوفُ الْقُرْآنِ لَمْ يَرَوْا كِتَابًا عَلَيْهِ

یٰٰٓا تَالِيَةُ كِتَابِ هٰذَا هِيَ حُرُوفُ الْقُرْآنِ لَمْ يَرَوْا كِتَابًا عَلَيْهِ

قرآن ہے؟

یٰٰٓا تَالِيَةُ كِتَابِ هٰذَا هِيَ حُرُوفُ الْقُرْآنِ لَمْ يَرَوْا كِتَابًا عَلَيْهِ

یٰٰٓا تَالِيَةُ كِتَابِ هٰذَا هِيَ حُرُوفُ الْقُرْآنِ لَمْ يَرَوْا كِتَابًا عَلَيْهِ

یٰٰٓا تَالِيَةُ كِتَابِ هٰذَا هِيَ حُرُوفُ الْقُرْآنِ لَمْ يَرَوْا كِتَابًا عَلَيْهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اور اس طرح کا کلام آٹھ تالی کی سنت سے بھی سے ایک صفت ہے اور سنت اور رسول
 ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔

لہذا آیت اور آٹھ تالی جڑت ہیں اور اسے صحف بھی کہہ سکتے ہیں؟

امام عظیم صحابہ میں ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ

اس سوال میں صحابہ صحابہ ہے کہ آٹھ تالی کا قول یہ صرف ہذا آیت اور یہ ضرورت
 صرف ہے۔

لیکن فرمایا نے اس کو آٹھ تالی کی طرف سے صرف آیت اور صحابہ کے وہی
 میں تھا کیا ایک ہی کی جہت تھی۔

اور فرمایا نے اسے اس کی عملی اصطلاح یہ علم تک آٹھ تالی کا حکم پورا کرتے ہوئے اس
 طرح بڑھا کر لکھا۔

اور حضور اکرم نے صحابہ کرام کے لئے وہی فرمایا اور اس کے ساتھ بڑھا کر لکھا۔

پھر اس کے بعد صحابہ کرام نے اس کو نہ صرف تمام اس کی کوڑائی پورا کرنے اور صحیح
 کرنے پر اتفاق کیا اور اس میں سے بکھرا صحابہ کرام جنہوں نے یہ کیا صحیح کیا ان کے نام وہ

تالی بن سہولت میں سے صحف اور صحابہ کی وہی فرمیں رضی اللہ عنہم بائیسین وغیرہ ہیں ان
 سب نے قرآن کو صحاف میں لکھا۔

اور یہ قرآن ان مختلف کیا جائے اور جگہ جگہ میں سے ۷۰۰ جگہ جگہ قرآن سے صحیح

قرآن تک اور ہونے ان تمام اصحاب کے مختلف ہونے کے ساتھ یہ قرآن مختلف نہیں
 تھا بلکہ تمام جگہ جگہ میں قرآن کریم ایک ہی رہا ہے۔

لہذا آٹھ تالی نے فرمایا اور اس کی علیہ اسلواہ اسلام نے فرمایا اور یہ آٹھ تالی نے

فرمایا لیکن کوڑائی اور فرمایا نے صحابہ میں فرمایا نے قرآن کریم کی اصل میں ہی علیہ

اسلواہہ اسلام کی طرف بڑھا کر لکھا ہے کہ اسے وہی علیہ اسلواہہ اسلام کے ساتھ

اور فرمایا کے ساتھ اس کی قرآن نہیں ہے اور یہی عملی اصطلاح علم کے لکھنے اور صحابہ کے صحیح

کرتے ہیں اور ہمارے چہرے میں بدبو بھرنے کے لئے ان اپنی اصل کے علاوہ
ایک ہی ہے اس ساری کلیات کے بدلنے کے بعد جس قرآن میں کوئی فرق نہیں
چند صدیوں کیلیات کے بدل جانے سے حادث اور قلم کا حکم اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں
کلیا جاسکتا۔

سوال: کیا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا قول ہے؟

جواب: جی ہاں یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے!

سوال: اگر یہ چھاپا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟

جواب: اس کا کلام نہیں ہوتا کہ اب اس کی صورت سے ہے۔

سوال: اگر یہ چھاپا جائے کہ یہ قرآن کریم کا کلام ہے؟

جواب: اس کا کلام نہیں ہوتا کہ اب اس کی صورت سے ہے۔

سوال: اگر یہ چھاپا جائے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام ہے؟

جواب: اس کا کلام نہیں ہوتا کہ اب اس کی صورت سے ہے۔

سوال: اگر یہ چھاپا جائے کہ قرآن کلمہ اللہ تعالیٰ سے ہے؟

جواب: اس کا کلام نہیں ہوتا کہ اب اس کی صورت سے ہے۔

اور اللہ تعالیٰ سے ہے۔

سوال: اگر یہ چھاپا جائے کہ اس کا کلام نہیں ہوتا اور یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟

جواب: تو جاننا کہ قرآن کریم کا کلام نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے کسی

قسم کا اختلاف کلمہ سے بڑھ کر نہ چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے ہونے کی طرف اشارہ کرنے

والے ہیں۔

نوٹ: قرآن سے اختلاف میں امام شافعی، امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام احمد

کوئی فرق اس طرح ہے اور چنانچہ امام شافعی، امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں اور امام قرآن کا کلام نہیں ہے اس کے مطابق ترجمہ کا لفظ کی طرف سے اور
اللہ کے اس کا نازل فرمایا ہے۔

نوٹ: آج کے دور میں بعض لوگوں نے یہ عقیدہ پھیلایا ہے کہ جیسے لیٹریں ہیں اس کے

ایک طرف ایک آبی ہوا ہے اور دوسری طرف وہ سخت ہے۔ یہاں میں (Electrocity) یا

تخلی بلور فریٹن کام کرتی ہے اس طرح کی لڑائی بائیں کرتے ہیں اس طرح کہ بائیں

عمل کے مطابق ہے۔ دراصل فریٹن میں اس کی کوئی مثال یا نمونہ نہیں ہوتا۔ لیکن فریٹن لفظ کی

دو لفظوں سے جوڑا گیا ہے۔ پہلے لفظ فریٹن ہے اور دوسرا لفظ کی

رنگے گا اور جوڑا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کو دیکھیں تو یہ چلنے کا یہ رنگ اس حالت سے ہے۔ پہلے

نئے یا کلام کا کلمہ ہے اور پہلے یہ کلام نہ تھا تو ان کا جوڑا گیا ہے۔ اس سے

کوئی فرق نہیں کہ کلمہ کیلئے یہ کلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور اس کی مطابق ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

لا یصونون اللہ ما صرعہ ویطعون ما یطعون

یعنی جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وہ اس کی راہ اور ہدیٰ کرتے اور اس کے حکم کی تعمیل

میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے مطابق اس کے

آقا اور پیغمبر سے اختلاف نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

حکم کی تعمیل میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

حکم کی تعمیل میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

حکم کی تعمیل میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

حکم کی تعمیل میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

حکم کی تعمیل میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

حکم کی تعمیل میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

حکم کی تعمیل میں مدد دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جانتے اور اس کے

باب بست و سوم

اللہ تعالیٰ کی مشیت، مرضاء اور اس کے امر کی حقیقت

امام اعظم نے فرمایا کہ

مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ ہے اور وہ اور اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ وہ
وہ کام کا سر ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے وہی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت
ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ
اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فالمشیت واللہ تعالیٰ هو اللہ تعالیٰ (الحشر: ۱۰)

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ

(۳۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کیا میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مرضی کی عقل کو نہیں دیکھتے اور میں ان کو اللہ تعالیٰ کے
میں آؤں گی اور اللہ تعالیٰ کے لئے میں ان کو اللہ تعالیٰ کے لئے میں ان کو اللہ تعالیٰ کے لئے میں ان کو

امام اعظم نے فرمایا کہ

(۳۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

امام اعظم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

(۳۷) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

کیا میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مرضی میں ان کو اللہ تعالیٰ کے لئے میں ان کو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

امام اعظم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

(۳۸) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

کیا میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مرضی میں ان کو اللہ تعالیٰ کے لئے میں ان کو

امام اعظم نے فرمایا کہ

(۳۹) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

آفرین کی کیا ہے؟

امام اعظم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

(۴۰) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ان کی مرضی کے خلاف ہے

امام اعظم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ان کی مرضی کے خلاف ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ہست و چتراب

عذاب کی وجہ مشیت باری ہے یا رضائے خداوندی

اہم نوٹ: یہ سوال جو طلحہ نے حضرت امام اعظم سے چار مرتبہ لکھی معلوم ہوا کہ پہلے یہاں امام فخر بن اس کے بعد امام فخر بن اس کے بعد حضرت فخر بن اس کے بعد ان نبیر سوال کیا ہے۔

(۵۱) جو طلحہ نقلی نے چہا

کیا عذاب تعالیٰ بدوں کو عذاب (اور سزا) کا لہذا ہے جو عذاب ہے اور یا اس کی جو عذاب ہے؟

امام اعظم: لکھا عذاب تعالیٰ بدوں کو عذاب اس بنا پر ہے کہ عذاب وہب عذاب تعالیٰ کی ناراضگی کا نام کہے کیونکہ عذاب تعالیٰ کا لڑکوں کے کوئی جو عذاب ہے اور اگر اس کے کوئی عمل سے عذاب نہیں ہوتے۔ اس طرح اللہ ان سے عذاب کہ عذاب تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے چار عذاب تعالیٰ ان سے عذاب نہیں ہوتے۔ اس بنا پر عذاب وہب عذاب کو عذاب ہے۔

(۵۲) جو طلحہ نقلی نے چہا

کیا عذاب تعالیٰ بدوں کو عذاب الیہ کا سواں کی جو عذاب ہے اور یا ان کی مشیت اور چاہت کے مطابق ہوں یا اپنے فعل کی جو عذاب ہے ان کی مشیت اور چاہت کے مطابق نہ ہوں؟

امام اعظم عذاب تعالیٰ ان کا سواں عذاب ہے اور ان کی مشیت اور چاہت کے مطابق ہوتے ہیں۔ کیونکہ عذاب تعالیٰ کے عذاب کی جو کوئی کہہ کے سواں کا عذاب ہے۔

اور اگر کے لئے کوئی اس طرح نہ ہوگی مشیت عذاب تعالیٰ کی مشیت کے میں مطابق ہوتی ہے۔

(۵۳) جو طلحہ نقلی نے چہا۔

کیا آپ یہ بات بھی کہہ سکتے کہ عذاب وہب عذاب تعالیٰ کی مشیت کی جو عذاب ہے اور یا اپنے فعل کی مشیت اس کی رضائے ہے جو عذاب ہے؟ امام اعظم: ہاں بات تو یہی ہے کہ مشیت باری تعالیٰ اس کا وعدہ اس کا ایجاب اور اس کے خلاف ہوتا ہے عذاب تعالیٰ کی مرضی کی جو عذاب وہب عذاب ہے۔

ہاں میں نہ سے سے عذاب وہب عذاب تعالیٰ کی مرضی اور مشیت وہب کی مخالفت کا عذاب کہ ہے عذاب تعالیٰ کہنے کے جانے والے امام فخر بن اس باری والے کام اور میں نہ سے سے عذاب وہب نے والے عذاب تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ کہ اس کی مرضی کے خلاف عذاب ہوتے ہیں جیسے ان سے عذاب وہب نے والے کہ عذاب وہب سے عذاب۔

(۵۴) جو طلحہ نقلی نے چہا

اس سے عذاب وہب چاہا عذاب تعالیٰ کا سواں اور اس کی مشیت وہب کا عذاب ہے اور یا عذاب الیہ ہی ہے عذاب وہب فرما گیا کہ عذاب تعالیٰ کی مشیت اس کے عذاب ہے؟ کیا عذاب وہب اس کی مشیت سے عذاب ہے؟

امام اعظم: اس کی مشیت اس کے عذاب ہے۔

(۵۵) جو طلحہ نقلی نے چہا۔

کیا عذاب تعالیٰ کی مشیت اس کی رضائے (مرضی کے مطابق ہونے) کی جو عذاب ہے اور یا عذاب تعالیٰ کی رضائے (مرضی کے مطابق ہونے) کی جو عذاب ہے؟

امام اعظم ہاں عذاب تعالیٰ کی رضائے (مرضی) کی جو عذاب ہے۔ اس عذاب کے بعد مشیت باری تعالیٰ کے عذاب ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ (۱) جو عذاب تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ہیں کہ ہے کوئی عذاب تعالیٰ کی رضائے میں

کہتا ہے۔

(۱۲) جو شخص اٹھ تھالی کی حیثیت ہو اس کی دعا مت، اور اس کے ہم کی قبول میں صل
۵۷۳۲۰ ہے۔ اٹھ تھالی کے عمل اور صف اور صف کے مطابق عمل کرنا ہے۔

(۱۳) جو شخص اٹھ تھالی کی حیثیت ہو اس کے گم کے خلاف عمل کرنا ہے۔ وہ اٹھ کی
دعا پر عمل نہیں کرتا بلکہ اٹھ تھالی کی ہفت تھالی اور مسیت پر عمل کرتا ہے۔ اور اٹھ تھالی کی
مسیت میں اس کی رفتار شامل نہیں ہے۔

(۱۴) جو شخص اٹھ تھالی سے پچھڑ گیا کسی سوال کو مطلع نے حضرت امام احمد سے پہلے وہ نذر
پر کیا اور اب وہ بارہ تھالیں مہموں میں لے کر آیا ہے۔

اٹھ تھالی تھالیوں کو خطاب اپنی رضا حسنی دلی باقرہ پوری کے: وادراصل وہی
باقرہ پوری کے؟

امام احمد نے کہا کہ اٹھ تھالی اپنے تھالیوں کا اپنی ہر اصل وہی باقرہ کی جو سے خطاب
وہی کے جسے مسیت کا امت اختیار کرنا ضروری ہے۔ لیکن مسیت کے عمل سے اور مسیت
اٹھ تھالی کی صلوات ہے۔ اور اٹھ تھالی کی صلوات اس کی ذات کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

(۱۵) جو شخص اٹھ تھالی سے پچھڑ گیا (کسی سوال کو مطلع نے حضرت امام احمد سے پہلے وہ
نذر پر کیا اور اب وہ بارہ تھالیں مہموں میں لے کر آیا ہے۔)

میں نے پچھڑ گیا کہ اٹھ تھالی تھالیوں کو اس خط پر خطاب دیتے ہیں کہ وہ ان سے عرض
ہوتے ہیں وہ اس خط پر خطاب دیتے ہیں کہ وہ ان سے دعا مانگ رہے ہیں؟

امام احمد: بلکہ اٹھ تھالی تھالیوں کو اپنے کاموں پر خطاب دیتے ہیں۔ اور اٹھ تھالی کی
رضاعا حسنی کی جو اسے دعا مانگ رہے ہیں۔ لیکن اگر اختیار کرنا ضروری ہے لیکن اٹھ تھالی اس
بابت پر تو راضی ہوتے ہیں کہ ان کو خطاب دیا جائے۔ ان سے دعا مانگنا ہے اور ان کی دعا مانگنے والے
کام کو مانگنے کے لیے جو سے ان کا کام دیا جائے۔ ان سے دعا مانگنے کے خطاب کی جو سے دعا مانگنا
کیا جائے۔

(۱۶) جو شخص اٹھ تھالی سے پچھڑ گیا

اٹھ تھالی کی حیثیت سے اس بات کی دعا ہے۔ اچھے ہے کہ کوئی سو سو تھالیوں کی
اختیار کرے وہ نہیں؟
لام احمد: ہرگز نہیں۔

بلکہ اٹھ تھالی کی سو سو کے لئے ان دن چاہتے ہیں جسے کسی کا لڑکے سے کھریا ہے
کی۔

اور جسے دعا کے لئے دعا چاہتے ہیں۔

اور جسے پھر کے لئے پھر ہی عمل کرنا چاہتے ہیں۔

اور جسے اٹھ تھالی کے لئے حصول علم۔

اور صحابہ فرماتے ہیں کہ پھر اچھی کے اختیار کر کے دعا چاہتے ہیں۔

اور اٹھ تھالی کو کہہ کے لئے اس وقت سے کھریا ہے ہیں کہ ان کی کا کھریا ان کی نہیں
کیا کیا تھا۔ ان دن کے لئے بھی یہ چاہتے ہیں کہ کیا تھا کہ اس عمل میں سے ایک گرو
کالوں کا سو سو بار کرنا کہ وہ تو اس کا دعا۔

(۱۷) جو شخص اٹھ تھالی سے پچھڑ گیا (کسی سوال کو مطلع نے حضرت امام احمد سے پہلے
نذر پر کیا اور اب وہ بارہ تھالیں مہموں میں لے کر آیا ہے۔)

اٹھ تھالی کو خطاب دیتے ہیں اس جو سے کہ وہ اٹھ تھالی کی مرض پوری
کرتے ہیں وہ اس جو سے کہ وہ کھریا کہ اس کی مرض کے مطابق نہیں ہے؟

امام احمد: بلکہ اٹھ تھالی کو خطاب دیتا ہے اس جو سے کہ ان کا پھر ان کی
مرض کے مطابق ہے۔

(۱۸) جو شخص اٹھ تھالی سے پچھڑ گیا

آگ اس کی کیا ہے؟

لام احمد: کیونکہ اٹھ تھالی کو خطاب اور وہ ان کے کوئی جو سے دعا ہے

ہیں اور کھراٹھ فتالی کی سفیات میں سے ہیں ہے اگرچہ کھراٹھ فتالی اس بات پر راضی ہیں کہ کھراٹھوں کی کھلی گئی مچھلیوں خاص کر سے وہ راضی نہیں ہوتے وہی طرح خاص کھراٹھ فتالی کی سفیات میں نہیں ہیں۔ کیونکہ کھراٹھ فتالی نے اور شہداء

والا اور حسی العبادہ المتکفرون تشکر ویرجہ لکم (الترمذی)

اور کھراٹھ فتالی اپنے بدنوں کے کھراٹھ ہونے پر راضی نہیں ہوتے اور اگر تم کھراٹھ فتالی کا کھراٹھ کھو گے تو وہ تم سے راضی ہو جائے گا

(۶۱) یہ طبع کئی نے پوچھا

کہ آپ نے پتھن کہا کہ خاص کھراٹھ کھراٹھ فتالی کی حیثیت کی وجہ سے عرض و عذر میں آتے ہیں اور کہا اس کی حیثیت اس کی رضا کا اور تمام نہیں ہے؟

امام اعظمؒ فرمایا ہم نے اس سے پہلے کہا ہے کہ حیثیت ہادی فتالی اس کا اور وہ اس کا ایسا ہے اس کے علاوہ تمام سفیات کھراٹھ فتالی کی مرضی کی وجہ سے ہی عرض و عذر میں آتے ہیں۔

ابو بکرؓ نے کہا کہ اس سے عذر و شہادہ کھراٹھ فتالی کی مرضی کے ساتھ اس کی حیثیت کا بھی کھراٹھ ہے جبکہ کھراٹھ فتالی کے مچھلی اور مچھلیوں والے تمام

مچھلیوں سے عذر ہونے والے مچھلیوں صرف حیثیت ہادی فتالی کے ساتھ کھراٹھ فتالی کی مرضی کے خلاف عذر ہوتے ہیں جیسے انسان سے عذر ہونے والے گناہ اور کھراٹھ تہمید سے فتالی

اس کا وہاں میں ہوتا ہے کہ اسے کھراٹھ مچھلی ہوتا ہے۔

کیونکہ کھراٹھ فتالی نے خاص کھراٹھ کو کہا کہ وہ اس میں کوئی اختلاف ہادی ہوتے ہیں ہے جیسے مچھلی کھلی ہے جب کھراٹھ فتالی اس کی کھلی پر راضی ہے مچھلی اس کو کہہ کر کھراٹھ فتالی کھراٹھوں کے مچھلی پر روزگار راضی دے گا۔

وہی طرح شراب اور خمر کے پھانے کھراٹھ فتالی راضی تھے مگر خاص انہی

کو پھانے میں راضی نہ تھے وہی طرح کی صورت اصول ایمان سے آگے نہ بڑھ کر کھراٹھ فتالی میں کھلی ہوتے۔

(۶۲) یہ طبع کئی نے پوچھا آیا یہ کھراٹھ ہے؟

امام اعظمؒ کھراٹھ فتالی نے انہیں آگے پھانے کہا کہ اس کے پھانے سے وہ راضی نہیں تھے مگر اس کے مچھلیوں کو اور وہاں مچھلیوں کے پھانے کرنے کے مچھلی نہیں تھے۔

اسی طرح شراب اور خمر کو پھانے پر وہ راضی تھے مگر ان کے روئے شراب کی وجہ سے کھراٹھ فتالی خاص اس کی کھلی سے راضی نہیں تھے۔

(۶۳) یہ طبع کئی نے پوچھا

آگہاں کی کیا وجہ ہے اور کیا کھلی ہے؟

امام اعظمؒ اس نے کہا کہ کھراٹھ فتالی شراب کی کھلی سے راضی ہوتے تو کھراٹھ پینے والے سے بھی راضی ہوتے ہوتے تھے کیونکہ کھراٹھ مچھلیوں شراب خود ہی کی رضا ہے کہ ہادی مچھلی کھراٹھ فتالی شراب اور مچھلی سے ان کے فعل اور توجہ کی وجہ سے راضی نہیں ہے اور کھراٹھ مچھلی طبعی علم سے عذر ہونے والے تمام افعال سمیت راضی ہیں۔

نوٹ: ۱۵۳ اس کا بیان مچھلیوں سے ہیں کہ اگر کھراٹھ فتالی نے کہا کہ کھراٹھ کو پھانے کہا ہے اس میں کسی کا کوئی شک ہے اور اختلاف بھی نہیں اور کھراٹھ فتالی کا کھراٹھ سے راضی نہیں ہے اس طرح شراب اور خمر ان کے استعمال کرنے سے عذر ہونے والے تمام افعال سے کھراٹھ فتالی نے کھراٹھ سے راضی نہیں ہے اور یہاں سے کھراٹھ مچھلیوں کے کھراٹھ

اوریت ہے اس لئے اگر وہ چاہتا تو ہم سب کو جاہت سے دعا۔

اور اس سے سلامی ارادہ جاری تھائی ہے:

لو شاء لعلکم اعداء واصفاد ولكن لیسوا کم فی ما کانکم

(۳۸:۲۱)

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم سب کو ایک افسوس دہانچ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر جاہت سے تم کو ایسی ہی بنا دیا، اللہ تعالیٰ تم سب کو اتار دیتے ہیں۔
سوال: اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اللہ کو کھیلنے کی طرح تم کو رہا اور کھیلنے والے کی مخالفت نہ کئے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر وہ جواب نہیں دیتے تو کہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کی قدرت نہیں رکھتے تو انہوں نے اپنی بات کا خود رد کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کلمہ بھی سناتے گا، کیا کرنا؟

سوال: اگر کوئی شخص یہ پتہ لگے کہ جو شخص زندہ کرتا ہے وہی مری کرتا ہے تو اس پاک باز شخصیت پر تمہارا کیا ہے؟ تو کیا اس کا عمل اللہ تعالیٰ کی مشیت کی جوت ہے نہیں؟

جواب: ہاں یہ سب کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کی جوت سے ہی ہوتا ہے۔

سوال: تو کہیں پر خدا کے کلمہ پر یہ کون چاہی کی چاہی ہے؟

جواب: اس کا کیا جانے گا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کے امر کی تعمیل کے لئے چاہی کی چاہی ہے، کیونکہ ہمیں یہ پتہ چاری کرتے گا کلمہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے لہذا اس کے کلمہ کی تعمیل اس کی مشیت کی تعمیل کے لئے کی جائے گی کیونکہ اگر کلام کا چوری کی جوت سے ہاتھ اٹھا جائے تو یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی جوت ہے۔

(ایک آدمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی ہے)

(اور اس شخص نے کہا کہ میں نے حق کی کوئی اور بھی طرح دریافت ہو سکے۔

اب اگر ایک کلم کے جرم کو سمجھ کر ہی نہیں کھاتا تو کہہ کر ہی توں کا سامنا

toobaah-elibrary.blogspot.com

کرنا جس کا عمل قرینہ ہوگا۔

ہم یہ بتائیں کام یقین چھوڑنا چھوڑی کہہ دو اس جرم میں اور ہر جرم اس کا چاہو گا، چاہنا ہوں گا کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کی جوت سے ہیں، لیکن کلمہ اللہ تعالیٰ سے اس کا کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کی جوت سے صادر ہوا، اور اس جرم پر یہ چاہی جوت بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی کرنے کے لئے کافی گی، مگر یہ ایک کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مثال سے اور دوسرے کام میں رضا مثال نہیں ہے لہذا اتنا کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ضمن مخالفت ہونے کے باوجود اس کی رضا کی جوت سے ہمارا عمل کاروبار ہیں اور یہاں ہم اپنے اس جرم کے تضاد میں راہ عدلی کی جوت سے راہ ظلم اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اگر یہ بات واضح ہوگئی ہے تو اب یہ سوال کرنا کہ کلمہ پر یہ کون چاہی کی چاہی ہے؟ یہ سوال کا سوا یہ سہی ہو گیا ہے، کیونکہ یہ سوال کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے کلمہ کے کلمہ میں اس کی مشیت کا جوت نہیں کرتے، بلکہ اس کے کلمہ کے جوت سارے کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے کلمہ ہی صادر ہوتے ہیں لہذا اس کے کلمہ کی جوت سے کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے کلمہ صادر ہوں ہیں یہ پتہ چاری نہیں ہوتی چاہئے۔

مثلاً اگر کوئی شخص شراب نوشی کرتا ہے تو اس کے پیٹے سماں میں وہ سارے کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کی جوت سے ہیں، لیکن یہ جوت بھی چاہی نہ ہوئی چاہئے، لیکن کلمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں سے کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کی جوت سے کیا کیا عمل اس کی مشیت کی جوت سے ہے، لیکن اس کی مشیت سے کیا کیا عمل اس کی مشیت کی جوت سے نہیں جس کا اس کی مشیت کی جوت سے ہوا۔

نوٹ: اور جو کلمہ اللہ تعالیٰ نے تم انسانوں کو یہاں فرماتے ہوئے کلمہ اللہ تعالیٰ سے سالم رکھا ہے، ہم چاہے تمام لوگوں کو اسے لے کر چاہے کلمہ اللہ تعالیٰ کو لے کر چاہے، لیکن اس سے کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں رکھو، اور اس سے انہما ہمارے لوگوں کے کلمہ اللہ تعالیٰ کو لے کر چاہئے، کلمہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں رکھو، اور اس سے انہما ہمارے لوگوں کے کلمہ اللہ تعالیٰ

کے جام بچکانے میں عمل واقع ہو جائے اور بعض بھولنے لوگ بچکانے سے بولتے کرتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہی لئے بھلائی آدمی بولتے کی اہلیت سے مراد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اپنی چیز اور چیزوں کے لئے ممتاز اور خصوصی اہول چوک بشری طاقتوں کے لئے نظر پاتا رہی گئی ہے تاکہ عام انسانوں کو باطنی طاقتوں سے متعلق نہ سمجھا شروع کر دیں کہ لوگ اس سے بولتے کا اصل مصداق ہے یہ ہوتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب بست وشم

ایمان اور گناہ کا تعلق اور مؤمنین کی تکفیر

سورہ میں متحول ہے:

وَمَا ظَنَّمْنَا لَكُمْ

ہاں لو اگر کسی مومن کو گناہ کی وجہ سے توبہ کا فرمایا جائے گا اور توبہ ہی اس کو ایمان سے خارج نہیں کر اس کے بارے میں کفر کا کوئی اور بیان ہے گا اس مسئلہ کا لینے کھولنے کی بات کرنے والی اس آیت کی باتوں کے ذریعہ تفسیر کرتے ہیں کہ ایمان میں داخل نہیں ہو سکتا ہے بلکہ ایمان سے ایمان نہ ہونے کے لئے اس طرح کوئی مومن نہ ہے جتنا بھی گناہ کر رہے ہو اس وقت تک وہ توبہ کر لیں ایمان میں ہو سکتا ہے تک وہ توبہ کر لیں ایمان ہونے کا باعث ہوتا ہے کہ لے

(۱) اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الحجرات ۱۰)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔

اب اس آیت میں ایمان والوں کے ایمان ہونے کا ذکر نہیں ہے اور نہ ایمان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کا حکم بھی ہے اگرچہ اس سے زیادہ شراہ عسوی اور غیرہ جیسے ہر قسم کے گناہوں کا ارتکاب ہو یہ لوگ۔

(۲) اسی طرح قصہ آدم علیہ السلام میں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جمل بچکانے سے منع کیا گیا تھا اور وہ بپ گنہگار سے آدم نے اس وقت سے پورا کا جمل بچکانے کو اپنے ہاتھوں سے لیا تو اس میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

و بعضی اہم روایت فقہی (۱۶۱)

آدم نے اپنے رب تعالیٰ کی مہربانی کی اس مقام پر آدم پہلی بار علی السلام کے بارے میں یہ نہیں کہا گیا کہ آدم، شیخ آدم نے اپنے ہمہ گیرانہ کفر کیا۔

(۳) اور اسی طرح باہت اور بدعت سے جب شراب پی لی اور نہ ناکارہ اور کپڑا تو طہری طرف سے انہوں نے وہ پانی خطاب کا ٹرسٹ کے خطاب پر توجیجی اور ان کے اس عمل پر کفر کا فیصلہ نہیں دیا کی صورت ہی انہیں کا لڑکا کیا ہے اس طرح جو شخص گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہے اس کی عجزت کی جانے لگی۔

(۴) اور اسی طرح ایک روایت رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے اس الفاظ میں مروی ہے آپ صلی علیہ وسلم نے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے وقت ہونے کی سات گناہوں میں سے کسی ایک گناہ سے اجتناب کرے اور اس گناہ میں سے چلی جائے اس کے خلاف عمل کرنا مقید اور کتبہ ہے وہ اس کی اصل اسنت و الجہت کے ساتھ اور ہے اور سات گناہوں میں سے چھ لیں۔

اصل اسنت و الجہت کی سات گناہیں:

- (۱) اول لہذا شیخ جو حضور صلی علیہ وسلم کے گناہ ہوتے ہیں یہ چار کی طرف توجہ لیا گیا ہے کہ ہر گناہ میں کفر، شرک، سب، لعنت، کفر توڑی اور گنہی نہیں ہے:
- (۲) لوگوں کے دلوں میں نہیں لگیں جوئی باتوں کو کرنے کی جگہ ان کا ساتھ اور فیصلہ طہرانی کے پروردگار ہے:
- (۳) اصل ایک میں سے کوئی مراد سے اس کی امانت و توجہ شریک ہوتے ہیں:
- (۴) پہلی گناہی اور جس پر ایک بدنامی کے الفاظ میں باعناصت دیا کرتے ہیں:
- (۵) بدنامی اور اس مقام کے خلاف جہاد کرنے کے لئے بڑے بڑے وہ طریقہ اور سبکی باعناصت کرتے ہیں۔
- (۶) مسلمانوں کے کسی نام پر عقائد کے خلاف سب باعناصت نہیں کرتے اگرچہ وہ ہم

و ہم کا باز اور گرم رکھتے ہیں تاکہ اسے اصلاح اور سہارے سے حالت کی طرف توجہ سے دعا کرتے ہیں۔ یہ اس کی جتنی ضرورت ہے کہ اس کی بدعا میں کرتے:

(۷) اور انہوں نے کہانی کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے انسانی حال سے توجہ اصل پر توجہ لیں۔

(۱۵) اور شیخ علی نے یہ چھ

میں سے کہا جو گناہوں کا گناہوں کے گناہ کی وجہ سے کفر کیا گیا ہے کہ گناہ کی ایک

- ۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا
- والتون اللعاب معاصمنا العظمن ان لن نقدر علیہ لعلانی فی
- القلوب ان ۱۶۱ ۱۶۲ است سبحانک انی کنت من الظالمین

(۱۶۱) اور (۱۶۲)

(کہ جملہ وہ) (یونسؑ) جب غصہ کی وجہ سے اپنی قوم کو چھوڑنے کے لئے گیا کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اس کے قتل نامہ حالات پر قادر نہیں رکھتے۔ اور وہاری قوموں کے الفاظ ہونے پر اور یہاں میں پھارنے لگے کہ انے طہریت سے سو کوئی سمجھیں تو پاک ہے جس قدر ہیٹھ سے ہی نکالیں میں سے ہیں

ان آیات میں یونسؑ واقعہ ذکر کیا گیا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اس اپنی قوم کو چھوڑنے کے لئے جس میں آپ کوئی ناکر بھیجا گیا تھا اور اسے جس میں شیخ پر سوار تھے کہ وہ ان کو اپنی قوموں کے ساتھ نہیں لے گا ہم میں سے کوئی نہیں لے گا۔ یہاں تک سے بنا گا وہا ہے نہ وہ نہیں معلوم نہ ہونے پر انہوں نے قرآن کے ذریعے معلوم کیا کہ انہوں کی شریعت میں چار گناہ اور ہرگز قرآن میں ان کا نام لگانا تھا۔ جس پر انہوں نے لوگوں کے کلمہ پر اپنی مرضی سے سمجھ میں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص جگہ کو حکم دیا جس نے توجہ لگائی کہ جب یونسؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس نے

میں جو کھلی کے پیچھے اور سید کی تہ پر اور کالی رات میں تھوڑے کھس علیہ السلام حضرت علی کی طرف متوجہ ہوتے اور یہ دعا پڑھی اور قرآن کریم کی آیت کو پڑھ کر رکعت ہوتے پڑھنے کے اور میں ہوں اور کلام میں کہا گیا ہے کہ اگر باطن میں کہا گیا ہے:

(۱) اور اسی طرح حضرت علیہ السلام کے ہا میں نے:

قلو انا ابانا اسطر لانا قلوبنا انا کما ساطعین (پوست تہا)

کہہ نہیں لے لے انا سے آپ انار سے لے لے حضرت علی سے استخوان کر کہ ہمارے گناہوں اور ان کے معاف ہوں۔

یہاں ہا میں کے ہوتے میں کی جو سے ان کو کھانا گوارا کیا گیا ہے کہ ان میں کہا گیا ہے:

(۲) اسی طرح حضرت رسول کریم صلی علیہ وسلم کو حضرت علی سے علم پڑھا:

لیطو لکک اللہ حافظہ من ذلیک وما ظنر (بخاری)

تاکہ حضرت علی آپ کے گناہوں کو لٹا کر گناہ معاف فرمائے

گناہ معاف کے جانے کا کیا گیا ہے، مگر میں دعا ہوتے یا ان کی معافی دینے جانے کا نہیں کیا گیا۔

(۳) اسی طرح جب سیدی علیہ السلام نے ایک نئی امرائی نکل کر کیا تو میں کہیں میں کی جو سے گناہوں کا کیا گیا ہے کہ ان سے:

لقد صدقہ واد بائیں سے معظم ہوا کہ انکے گناہ سے لٹا کر باطن میں ہر گنہ قرار دیا جا سکتا ہے، ان کی معافی جو سے ان کے بارے میں گنہگار کیلئے دعا دیا گیا ہے کہ:

لقد: اسی طرح حضرت علی سے علم پڑھا:

اسطر لککک و لعلو من و اللو منات (مرو)

(۴) اسی صلی علیہ وسلم نے ان کے نام میں ہر روز ہر وقتوں سے کہیں کے لئے حضرت علی سے دعا کیجئے:

اس میں اپنے گنہگاروں کے لئے دعا کرنے کا نہیں کیا گیا

باب بہت و مستحب

ایمان میں خشک کی حقیقت اور اس کا حکم

(۱) (۲۶) رسول صلی علیہ وسلم نے فرمایا:

ہب کوئی شخص کہیں نہا خط میں مؤمن ہوں تو اس کو جواب میں کہا جائے کہ:

انا محمد بن عبد اللہ، ان کو جواب میں کہا جائے کہ:

(۲) حضرت علی کا جواب ہے:

ان اللہ وعلیکہ یحقرن علی النبی، یا ایہذا اللین امرا صلوا علیہ

و صلوا علیہ (۱۶۶۱-۱۶۶۲)

یہ الفاظ حضرت علی صلی علیہ وسلم پر دست نازل فرماتے ہیں اور حضرت علی کے

قریشے نبی صلی علیہ وسلم کے لئے کلمات سے دعا ہے، دست کرتے ہیں، اسے ایمان

دادا تم بھی کلمات سے نبی صلی علیہ وسلم پر دعا نازل فرماتے ہیں، نبی صلی علیہ وسلم کی دعا کیا کہ:

اب آرم مؤمن ہوتی نبی صلی علیہ وسلم پر دعا پڑھو، اور اگر مؤمن نہیں تو دعا پڑھو۔

(۳) اور اسی طرح حضرت علی نے دعا پڑھا:

یا ایہذا اللین امرا افلا تودی للظلمین یوم الحساب، یا ایہذا اللین امرا

ذکر اللہ (الحدیث ۹)

اسے ایمان دلا ہے اور ہر گنہگار کے لئے دعا ہے کہ اللہ کے ذمہ کی طرف

پہنچا کر اللہ سے دعا ہے:

اب اگر آپ ایمان والے ہوتے تو اللہ ہر گنہگار کو ایمان دے گا، ایمان دے گا،

قرابت کی نعم دے گا، یہ ہے۔

ہر اس کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ:

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو یہ عظمت و نام:

حضرت سجاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کے بارے میں شک کرتا ہے اس کا میں ایک کرتا ہوں کی تمام نیکیوں کو داتا ہوں اور اللہ کرنے کا باعث بن جا تا ہے اور جو شخص ایمان لےتا ہے اور وہ کہتا ہوں سے چھوڑتی اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے عظمت کی سید کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا اور عتاب کا خوف لگتا ہے، دشمنی اللہ کا ہے تو اس کو سزا کر دے اور چاہے تو اس کے گناہوں کی وجہ سے اس کو سزا دے حضرت سجاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اسے سزا دلوائی۔

سوال: سزا دلوائے حضرت سجاد سے وضاحت چاہئے ہونے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جیسے شک کی وجہ سے ایمان اور اسلام ختم کیا جاتا ہے چنانچہ یہی وہی طرح ایمان لانے کی وجہ سے اللہ کے تمام گناہوں کو دیتا ہے؟

جواب: حضرت سجاد رضی اللہ عنہ نے جواب دینے کے لیے فرمایا تو لکھتے کرتے ہوئے کہا: قسم خدا میں نے اس آدمی سے زیادہ گھبرایا وہی نہیں دیکھا۔

(۶۷) (۶۷) مطبوعہ گل شاہ پور

اگر کسی شخص سے پوچھا جائے کہ تو سزا کی ہے یا نہیں تو وہ جواب دے کہ میں نہیں جانتا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حکم ہے۔

ایسے شخص کے بارے میں سوال وجواب کے ذریعے بات اچھی طرح واضح کر کے کہانی ہے اور اگر لاکھ

سوال: اس سے پوچھا جائے کہ تم نے کہا "میں نہیں جانتا" اصل کی وجہ سے ہے یا حکم کی وجہ سے یعنی تم پر چھوڑ دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اصل وضاحت کرنے میں مدد کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

پر عمل درآمد ہوتی نہیں کرتے تو اس کے بارے میں کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا ہے؟
جواب: اگر وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے حال کے نکل جانے کی وجہ سے یہ بات کہی ہے۔

سوال: تو اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ حال ہے؟ کیا؟ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے میں کوئی طریقہ نہیں ہے، حال یہ کہ اگر وہ کہیں کوئی اور طریقہ ہو جائے؟

جواب: اگر وہ کہیں میں جواب دے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اس سے کیا ہے۔

سوال: تو اس سے پوچھا کہ تم (۱) عذاب فرمادو (۲) عذر بخیر فرمادو (۳) برا بھلا اور نہ ہی شکور کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں؟

جواب: (۱) اگر وہ جواب دے کہ ہاں میں سب باتوں کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو سزا نہیں لگے گی۔

(۲) اگر وہ جواب میں بخیر فرمائیے کہ "میں نہیں جانتا"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو اللہ تعالیٰ میں کوئی عذر نہ دے سکتا ہے اور نہ ہی سزا دے سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ہے۔

باب بہت و ہشتم :

جنت اور روزخ کے بارے میں

(۶۸) ابو طلحہ علی نے فرمایا

جو شخص یہ کہے کہ جنت اور روزخ اللہ تعالیٰ کی چیز ہے، خدا تعالیٰ انہیں بلکہ دائمی اور نوری جوار سے ہے اور ان جنات کی جنتیں نہیں ہیں۔ یہ کہے کہ وہی انہیں ہو گا جن میں بلکہ جو جنت کے ہیں ان میں ان کا جانا ہے!

ابو طلحہ نے فرمایا میں سے جو کہتا کہ جنت اور جہنم جہاد سے نزدیک شے کی طرف تیار تھی جہاد کبھی؟
آگ وہ کہے کہ میں نے ان کی طرف سے جہاد آئی ہے۔

تو اس کو تھک کر

(۱) اللہ تعالیٰ کا روزگار ہے

اللہ تعالیٰ کا کل ضرور (۱۱۲) (۱۱۳)

اللہ تعالیٰ پر شہدے کے ساتھ ہیں

(۲) اللہ تعالیٰ کا روزگار ہے

اللہ تعالیٰ کا کل ضرور (۱۱۲) (۱۱۳)

ہم نے فرمایا کہ ایک (marrow) کھانے کے ساتھ تحقیق کیا ہے

اور اس کے ساتھ ہر ایک کی پہلے سے تحقیق شہدے کی ہے جو سے اللہ تعالیٰ کا دستہ ہوا ہے

فرمان ہے

(۳) اور فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا علیہ السلام اور غلبہ (۱۱۲) (۱۱۳)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے انہیں انہیں بلکہ دائمی اور نوری جوار سے ہے اور ان جنات کی جنتیں نہیں ہیں۔ یہ کہے کہ وہی انہیں ہو گا جن میں بلکہ جو جنت کے ہیں ان میں ان کا جانا ہے!

(۶۸) ابو طلحہ علی نے فرمایا

جو شخص یہ کہے کہ جنت اور جہنم جہاد سے نزدیک شے کی طرف تیار تھی جہاد کبھی؟

ابو طلحہ نے فرمایا

میں کو جواب دیتے ہوئے میں سے جو کہتا کہ جنت اور جہنم جہاد سے نزدیک شے کی طرف تیار تھی جہاد کبھی؟

ابو طلحہ نے فرمایا

لا تطغوا عن ان لا تصوموا (۱۱۲) (۱۱۳)

وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی روزگار ہے وہی ہے اور نہ ہی میں سے

شے میں کوئی چیز باقی ہو گی۔

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جنت میں اور جہنم جہاد سے نزدیک شے کی طرف تیار تھی جہاد کبھی؟

ابو طلحہ نے فرمایا

جو شخص اپنے اس قول کی بنا پر اللہ تعالیٰ سے کفر کر رہا ہے، کیا کفر وہ شخص

اللہ تعالیٰ کی جنتوں اور جہنم کے طالب کے دائمی ہونے کا ان کا کرنا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے

قرآن کریم میں جنتی لوگوں کے جنت اور جہنمی لوگوں کے جہنم (توہاب) میں انہیں

دائی ہونے کی قیود لگائی ہے، اور یہ شخص جنت اور جہنم کے طالب اور جہنم میں ان کی جنتی لوگوں کو

کرتے کی ہے، اللہ تعالیٰ سے کفر کر رہا ہے۔

ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ:

لقد ہرما طلحہ نے فرمایا کہ

علم کا وہ شخص ہے کہ اس سے اس کا جانے اور انہیں جہنم میں لے جاتا ہے اس

کا جنت اور جہنم میں اس کا طالب ہے، اور اس کے اس کا جہنم میں لے جاتا ہے۔

کیونکہ کسی کو جواب کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف انہیں

کہا جا رہا ہے یہ میرا تھیو، لیکن وہ کہا جا رہا ہے اور یہی میرا تھیو، لیکن وہ کہا جا رہا ہے اس طرف سے کام
 اختیار کریں، جسے خدا کی کام میں لایا گیا ہے اس طرف سے جانے۔

اور ایک بار سے نزدیک جنت اور جہنم سمندر ہیں اب اس کے بارے میں کسی
 کو جواب کہہ رہے ہیں کہ میں تو مشکل شروع ہے اور ہم باہر سے ہے کہ اس کو اپنے تھیو میں لایا گیا
 اس کے لیے جنت میں جانے والی ساری باتیں وہ خود بخود یاد دہانہ ہوتے ہیں۔

تو صیغہ میں ہے۔

مصر کے نام اعظم نے اس طرف لایا۔

اسی جہاں پر ہم روز قیامت کو لائے جائیں گے کہ جتنے ایک بار سے نزدیک تمام وہ
 سمندر میں ہے اور وہی اس کا تھیو کہا جا چکا ہے۔

لیکن سمندر کو کہہ سکتے ہیں کہ روز قیامت تھیو کہا جا چکا ہے اگرچہ زعمہ تو کون ہے وہ
 ظاہر نہیں ہوتا لیکن جب کسی زعمہ تھیو پر قسمت واضح ہوتی ہے تو اس کے لئے قیامت
 ظاہر ہوتی ہے۔

اس کی دلیل اس بات سے ہے۔

من دعوات فقد قسمت لہما

جو تھیو میں اس کی قیامت واضح ہوگی

جو کہ ہم یہ کہتے ہیں تھیو کا تھیو اور وہ اس کا تھیو ہونے کا قرار ہے
 اس لیے ہے۔ اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ

کلی باہر ہے کہ اس کے لئے سعادت و شکر کے حاملہ فرمیں ظاہر ہوگا کہ جب اس
 پر تکرر ہوگا اور اس کا دیا جائے گا اس کا پہلا جملہ کلمہ تھیو میں لایا۔

دوسری بات یہ کہ جب اس کی قرآنوں کے لئے جنت کا باغ یا جہنم کا باغ بنا دیا
 جائے تو انسان کی روح ایمان و کفر کے حامل میں نکالی جائے اس سے بھی اس کو اندازہ
 ہوتا ہے کہ یہ تھیو ہے یا جہنمی ہے۔

اور سزاوار لڑنے کے تو کون کو جواب کے طور پر ہم یہ کہیں گے کہ میں جہنمی تھیو
 قیامت کے قیام کو پہنچے ہو اور آسمانوں اور زمینوں میں کھڑی ہوتی ہے کہ ایک جگہ سمندر
 نہیں ہے اور کو سمندر ہوتی تو کسی نہ کسی جگہ اس کی سمندر کی کاغذ تو پتھر میں لایا گیا ہو تو کون ہے
 لہذا اس کا قیامت سمندر ہے اور اس میں ہے۔

تو صیغہ: اب یہ تھیو جنت کی حد میں سمندر ہونا چاہئے وہ تھیو میں ہی ہو سکتی ہے اور اس کا تھیو
 میں کوئی نہ کوئی تھیو ہے گا اور سمندر کو ایک طرف ہوں جیسے انسان، جنت اور باغ، خاک
 سمندر میں ایک ایک اس کی زندگی کی ابتداء ہے مگر اس میں نہیں ہے۔

دوسری طرف وہ تھیو ہے جس کی کوئی نہ کوئی تھیو ہے اور اس کی ابتداء میں ہے جیسے
 جہنم اور اس کا کہ تمام دوسری تھیو ہے کہ اس کی دونوں اطراف میں اس کا تھیو ہوتی
 ہے اور انسانی جنت اور باغ، کفر و ایمان ایک طرف تمام ہے دوسری طرف تمام ہے
 جیسے اور تھیو ہوتی ہے۔

حل الی علی الانسان حین من الشعر لم یکن شیئاً منہ کفورا

کی باتیں یہ ایک ہی بات تھیو آ رہی ہیں اور اس کا تھیو کون اس کا تھیو کہ اس کا
 جانے اس ہی اس کا تمام ہے اور اس کو جہنم اور جنت تھیو میں لایا گیا۔

انما خلقنا الانسان من طینا امشاج ولولہ فضلنا ہما سبیحاً و نحرأ

ہم نے انسان کو لکھنے کی سمندر اور ایک سے بنا دیا اور اس کو آسمان و جہنم کے تھیو
 جانے تھیو اس کے آسمان و جہنم ہونے جانے کی جنت تھیو ہے کہ اس میں یہ آسمان و جہنم
 تھیو آئے گا لیکن یہ جہنم کا تھیو کی زندگی اور تھیو کی جہنم اس کا ایک جملہ ہے تھیو
 اور اس میں یہ جہنم ہے کہ اس کی کفایت میں تھیو لائی ہے۔

تھیو کا نام: یہ کہ تھیو کی کفایت تھیو کی زندگی طرف میں سمندر ہونے کی جہنم سے اس
 کی تھیو کے ذریعہ میں شامل ہوتی ہیں اور تھیو میں اس میں تھیو میں لایا گیا ہے۔

toobaalibrary.blogspot.com

باب بست ونعم

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا بیان

الحمد لله رب العالمين

اللہ تعالیٰ کو بزرگ برکھوں کی صفات کے ساتھ وصف نہیں کیا جا سکتا۔
اللہ تعالیٰ جس سے ہیں۔ باقی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس کی طرف سے
بڑا ہے اور اس کا راضی ہونا اس کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ کا عتاب اس کا
بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ ذات خود اپنی
صفات کا ذکر فرماتے ہیں کہ

لَيْلٌ هُوَ اللَّيْلُ أَضْحَىٰ أَضْحَىٰ أَضْحَىٰ لَيْلٌ هُوَ لَيْلٌ وَلَيْلٌ هُوَ لَيْلٌ وَلَيْلٌ هُوَ لَيْلٌ
أَضْحَىٰ (۱۰۰)

اسے ہی سنی طرف سے علم آپ فرما دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اکیچے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہے
تیار ہیں۔ اس کی کوئی اور ہے۔ اس سے ہی وہ کسی کی طرف سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کوئی
بہتر نہیں ہے۔

وہ سب اسے زندگی ہیں۔ وہ خدا ہے۔ اللہ والے ہیں۔ وہ کمال والے ہیں۔ وہ مکمل
اور وہ کرنے والے اور خود بخود ہیں۔ وہ سب کو جو کچھ چاہے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا عباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۱۰۰)

اس کا اور سب کے نام کے نام ہے۔

نہیں اس کا اور اللہ تعالیٰ کے نام کی طرح نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ کا ہی نام ہے۔ جو اس کا نام لے گا، اللہ تعالیٰ سے ہو گا۔ لکھنے
تعالیٰ وہ کمال اور مکمل ذات ہیں۔ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پاک اور سب انہوں کو نہیں کر کے
دائے ہیں۔

(۱) اس کا پیر ہے۔ لیکن اس کا پیر ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس سے اس کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ وہ
ذات پروردگار ہے۔ اور اس کا نام ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا عباد ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

toobaah=elibrary.blogspot.com

ساتھ چاہتا ہے اور حیات کے چاہتا ہے؟

جواب: آپ اس کو پوچھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ چاہا تو اور اللہ تعالیٰ کا تو ہے اور اپنی ہی قدرت کے ساتھ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ عالم ہے اور وہ اپنے ہی علم کے ساتھ عالم ہے اور اللہ تعالیٰ ناک ہے اور اپنی ہی حکمت کے ساتھ ناک ہے۔

سوال: اگر چہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ چاہا اور حیات کے ساتھ ہی مختار رہا ہے تو کیا اس کی رحمت اس کے علم کے تابع ہے یا نہیں؟

جواب: آپ اس کا تصور نہ کریں اس کی رحمت اس کے علم کے تابع ہے۔

کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تابع ہے اور وہ ہر چیز قابل ہے۔

وہما شقون الا ان يشاء الله

اور تم کو نہیں چاہئے تمہارے تعلق کی چاہت کے بعد ہی تمہاری چاہت کا اعتبار کیا

جاتا ہے۔

باب بیسواں

ایمان کا مستقر کہاں ہے؟

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی مشیت میں ہی بنا کر آگاہ کیا ہے؟

وہا نعم نے فرمایا: اس کا مستقر ہر اصل فرما کر چکرا ہے جبکہ اللہ نے ہر شے میں اس کی بنا نہیں رکھی، ہر شے ہی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے چاہا

اگر اللہ نے چاہا کہ کیا میری اپنی مشیت میں ہی ایمان ہے؟

وہا نعم نے فرمایا: تم کہتے ہو کہ ہر شے ہی میں ہی ایمان ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے چاہا

اگر اللہ کو اللہ نے چاہا تو ایمان کہاں چاہتا ہے؟

وہا نعم نے فرمایا: تم کہتے ہو کہ اللہ کو اللہ نے چاہنے کی صورت میں ایمان دل کی طرف چاہتا ہے، اس کا اصل مرکز اللہ تعالیٰ ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے چاہا

ہر شے ہر جگہ ہے تو اس کا ایمان روح کے ساتھ ہوا کرتا ہے یا جسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے؟

وہا نعم نے فرمایا: ہم کہیں کے ایمان دونوں میں سے کسی کے ساتھ ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ پچھ سال میں ۲۰۰۰ سے کم شے میں ایمان کی اہلیت ہو کر اس کو اللہ کے اور ہی طریق میں سے زندگی میں اللہ تعالیٰ کی مہارت کہہ سکتے ہیں اس طریق سے ہونے کے بعد ہی اللہ تعالیٰ کی مہارت کے بل بوتے پر اس طریق میں ایمان اس کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

toobaah=elibrary.blogspot.com

قوت سے جس طرح سمت کے ہوا طوفانی نے ہمارے کے جسم کے زینے جانی اور چھوڑا
کیا کہ اس کا جلاز جلاز میں میں دکھنا پوجانے ہی طرح اس میں ہوا جس کی راہی منزل کی
طرف رہی وہیں ہوا پاتا ہے اور اس طرح روح بھی اپنے عالم ارواح کی طرف متوجہ
ہو جاتی ہے جس پر تعالٰیٰ فرمائی کہ ایسے حال میں نہیں ہونگے کہ ہمارے حال سے عمل طور پر
مستحق ہو جائیں بلکہ سب ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہتے ہیں ہر ایک دوسرے سے متعلق
ہرگز نہیں ہوتے بلکہ تمام کو لایعہ دلتے جاتے ہیں اور جس کو لایعہ تکلیف ہے اس طرح
روح کو دیکھ دیکھ جانتے ہیں تمام اور جس کو لایعہ تکلیف ہے اس طرح جس کو لایعہ دے
جاتے ہیں تمام روح کو لایعہ تکلیف ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو دیکھ کر
دیکھنے کے تمام اور اگر ہے اور یہ سب کے سب ہر ایک کو دیکھنے کے لئے اپنے گناہ کی گتھی ٹھکانی
کی

پہلے سے لایعہ تکلیف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو دیکھ کر
دیکھنے کے تمام اور اگر ہے اور یہ سب کے سب ہر ایک کو دیکھنے کے لئے اپنے گناہ کی گتھی ٹھکانی
کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب سہم ویکم

اللہ تعالیٰ پر بندوں کا اور بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق

(۴۴) اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا
کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی اس زندگی میں بندوں سے کسی چیز حاصل نہ ہو سکا کرتے ہیں؟
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اپنی اس زندگی میں کسی چیز کو
نہیں حاصل نہ ہو سکا کرتے۔

(۴۵) اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا
اپنا اللہ تعالیٰ کو اپنی اس زندگی میں بندوں پر کیا حق ہے؟
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی مہربانی کریں
یہ کہ اس کا شکر کریں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مہربانی کی وضاحت کرنے
لئے یہ کام کریں کہ اس پر حق ہے کہ وہ اپنے بندوں کی امانت میں مہربانی کرے اور اپنی
زندگی میں یہ کہ حق پر مہربانی کرے۔

اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ساتھ مہربانی بھی کرتے ہیں
چنانچہ کہ ارشاد ہدای تعالیٰ ہے

اللہ ورضی اللہ عن المؤمن الا یجور تک نعمت الشجرۃ (صحیح بخاری)
اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر مومن کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں

بہ اہل کتاب کا مطلب ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل اور مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی نئی عہدت قدم رکھا جائے۔ یہی ظاہر ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو عمل اللہ علیہ السلام سے راضی ہیں، انہیں اللہ سے راضی ہیں۔

(۱) کہ باوجود طبعی غیبی پر چہا

تو اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

اصطلاحاً اللہ تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

لاہم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

(۲) کہ باوجود طبعی غیبی پر چہا

اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

واللہ اعلم بالصواب (۱۲۰)

اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

لاہم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

(۳) کہ باوجود طبعی غیبی پر چہا

اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

واللہ اعلم بالصواب (۱۲۱)

ہم نے تو اس کو دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

لاہم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

سوال - اللہ تعالیٰ کے حضور میں قول کا کیا مطلب ہے؟

الحمد لله رب العالمين ومن شاء فليكتبه (۱۲۲)

جو اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

لاہم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

وہیہ کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

سوال - اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (۱۲۳)

ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے ہر ایک کو (۱۲۳) کے لئے پیدا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

مطابق زندگی گزارنے کے لئے پیدا کیا ہے؟

لاہم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

بہذا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

روحانی تعلق بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

روحانی طور پر ان کی حمد سے اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

لہذا کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

لاہم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کلمت میں طاب و یا جاہل ہے۔

اسلمیں ہونے کا دعویٰ کرے اور اس صورتوں میں ایک اس کو قیود اسلمیں کے طور پر حکیم کر لیں۔

(۳) ایسے قریب اگر انہوں سے گناہ زد ہو جائے تو ان سے قریب کا ایک طریقہ جس کے لئے کسی ایسا حق سے تصدیق کی جاتی ہے۔

(۴) ایسے طریقہ اصل میں کسی بھی سلسلہ تصوف میں دعویٰ تصور کرتے ہوئے اپنی دعویٰ ترقی کرنے کے لئے جو مضابطہ ہے اور اس طریقہ سے شروع ہوا ہے۔

(۵) ایسے ایسے اصحاب سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف کے نزول پر صحابہ کرام سے ہیں انکشاف کے اسے اس اصحاب سے کرنے پر توجہ دی جاتی کہ ان انکشاف کرتے رہیں

کے اور اس سے انہیں لگے کریں گے۔ مگر یہ تصدیق کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہانے مگر وہ لے جانے کے بعد تصدیق ہو گیا ہے۔

باب سی و دوم:

سب کچھ مشیت اور خدا کی مرضی سے ہوتا ہے

دعا اور کام باوجود اللہ تعالیٰ کی مرضی اس کی مشیت خدا ہی کی، خدا خدا ہی کی تھوڑے کے تصور کرنے سے مرضی، خود میں آتی ہیں اور اس چیز کی اجپائی اور ناپائی اس کا شیریں اور بیچ ہونا اور اس کا بیخ و بن خداوند اللہ تعالیٰ کی تھوڑے اور اس کی مشیت اور اس کی اجازت اور اس کی ارادگی سے پورا ہو جاتا ہے۔

یہ کام میں اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ان کی لازمی شمولیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۱) اور اللہ تعالیٰ ہے:

وَلَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَجَعَلْنَا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
فَلِمَ كَفَرَ الْقَوْمُ أَنْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
(۱۱۳:۲۳)

اور اگر ہم نے ان کی طرف فرشتے نازل کئے ہوتے تو ان کے ساتھ جنتوں سے ہم کام لیتے اور ان کے سامنے درج کو ہم دیا ہوتا کہ ان کے بیخ کر لیں تو انہیں میں سے کوئی شخص ایمان نہ لائے۔ اور انہیں ہم نے ان سے جس اللہ تعالیٰ کی پادشاهت ہو کہ وہ ایمان لیتے تھے۔

(۲) اور یہی بجا رہا اور پائی ہے:

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَّنَّا مِنْ فِئِ الْأَوْصِيَاءِ لَقَدْ جَعَلْنَا آيَاتِنَا أَنْكُرًا
لِلْغَافِلِينَ (۱۱۳:۲۳)

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو زمین پر آپ سارے لوگ ایمان لے آئے کیا جب تک سارے لوگ ایمان نہ لائیں تو آپ سب کو جہنم کرتے رہیں گے۔
 یہ کام کے پانچ عمل تک پہنچنے کے لئے ۱۱ (۱) ہجرت، اللہ تعالیٰ کے لازمی ضرر کا تذکرہ کرتے ہیں۔
 (۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمائی ہے:

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (پہاں ۱۰۰)

اور کسی جان کو یہ راستہ نہ پائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادے (۱) ہجرت کے بغیر ایمان لے لے۔
 (۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۗ وَاسْتَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (۱۵۹)

اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمام لوگوں کو ایک جماعت بنا دیتے مگر یہ آپس میں عداوت رکھتے رہیں گے سوائے ان کے جن پر اللہ تعالیٰ رحم اور مہربانی کرے وہی وہ راستہ ہی لے گا۔

اور (۱) اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ہیں اور اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی مشیت اور اپنی رضا سے پیدا کیا ہے، اور ہر ایک کو جہاد اور گمراہی بھی اللہ کی مشیت سے آئی ہے۔

جہاد اور گمراہی کا شیخ بھی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور جس کی کو جہاد آئی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جس کی آگے گمراہی آئی ہے وہ بھی اسی امانت ہادی تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ عَدُوَّتَهُمْ عَلَيكُمْ فَاحْرَبُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ وَالْمُشْرِكِينَ

حَقَّتْ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةُ (پہاں ۱۶۱)

یہ کہ سب صرف اللہ تعالیٰ کی امانت کو یاد رہو اور اپنی ہمدردی کا ثبوت سے سوئی انتظار کرو اور اپنی عمل کرنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے کوہلو کو جو جہاد سے دینے اور اس کے مطابق عمل نہ کرنے کی بنا پر عینوں کے عقوبت میں گرفتاری اور جہاد کی جانگی ہے۔
 مشیت کے تمام مدارج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی امانت کو یاد رہو ہیں۔

(۱۶) ایک نام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (الأنعام ۱۱۰)

اور تم کو جو چاہئے وہاں اس کے جوہر اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ہے۔
 یعنی اسی کے مشیت اور ارادہ کرنے سے کام چلے یا نکلتے ہیں۔
 (۱۷) اسی طرح قرآن کریم میں قوم حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے اور ان پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے مطابق ارادہ ہے ہوئے ارشاد فرمایا۔

قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ ۗ وَإِنِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۗ بَعْدَ مَا نَسَخْنَا اللَّهُ

بَيْنَهُمْ وَمَا يَكُونُ لِمَن يَنْعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۗ وَرَبُّهُ وَسِعَ رُحْمًا كَثِيرًا

شَيْءًا ۗ (ہود میں ۱۰۹)

یہ ایک نام لے اللہ تعالیٰ پر ہر چیز جو ہوا ہے یا ہو گا تو اس کا ہم پر ہر چیز آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت کا ہی ارادہ ہونے کے بعد اپنے ساتھ ملے اور جب کی طرف ہوا وہی اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر ہونے میں نہیں آتی کہ ہم اپنے ساتھ ملے اور جب بات جائے گی، لیکر وہی ارادہ ہی ہونا ہے اور ارادہ ہی ہونا ہے اور جی رہا ہی اور جسے ہم کے ارادے ہوا ہی ہے۔

ذکرہ آئے ہیں سے یہ بات مسلم ہوئی ہے کہ ہر قسم کی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی کی گئی مشیت کے بعد ہی پھر آ سکتی ہے۔

(۱۸) حضرت نوح علیہ السلام کی ارادہ ہی یہ پورا انسانوں کو اپنے ہونے کو کسی کو کوئی

صحبت کا ہمیں اسکن ہونے اس کے کہ اولہ تعالیٰ کا اور اس کے مال حال ہو جائے۔
اور اگر وہ اپنی ہے۔

ولا یصلحکم نفعی ان اردت ان یصلح لکم ان کان اللہ یزید ان
یعویکم غور وکم والیہ فرجوں (۳۳)

میری صحبت کا تم لوگوں پر نہ کوئی اثر ہے اور نہ فائدہ اگرچہ میرا مقصد تمہاری اصلاح
کر ہی تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری گمراہی کا بیٹھ ہو چکا ہے تو کسی تاجر کی
کوئی گمراہی تمہاری اصلاح احوال میں کام نہیں آسکتی کیونکہ وہ تمہارا پیمانہ کار ہے اور اسی کی
طرف ہم سب نے غور کیا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ گمراہی کا ارادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے تو
بند سے گمراہ ہوتے ہیں۔

(۶) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے برائیاں کو آزمانے کا طریقہ بھی دیا کی اس دنیا کی میں
جاری کیا تھا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اور جس طریقے سے چاہتا ہے آزمانے میں جھکا کر دیتا
ہے اسی لئے ارشاد باری ہے۔

و لقد عصا شیعان و القیاد علی کومہ یخسدا تم اب (۳۴)

ہم نے شیعیان کو اس طریقے سے آزمانا کہ اس کی کری کے ہاتھ کسی سے ایک سرہ
بہم را کر اور پھر اس کو کھینچ ستر ل کر کے کی روہ کھلی۔

گمراہ اس آیت میں شیعیان علیہ السلام کو آزمانے میں جھکا کے جانے کا اصل اللہ تعالیٰ
نے اپنی جانب منسوب کیا ہے۔

(۱۰) قرآن کریم کے ایک اور مقام پر انسانوں کو جاننے اور درست عمل کی راہنمائی کو
اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے حضرت جبریل علیہ السلام کی زبان سے ارشاد
باری ہے۔

و لقد عصا بہ و ہم یخسدا تم ان راکی یزید ان و بہ کف لک یصرف

عہ الشوا و القصدان (۳۳)

باقی زمانے تو جنت کے بارے میں وہی کار ہو کر لیا تھا اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی
طرف سے واضح راہنمائی نہ دیکھ لیتے تو ہو سکتا ہے جنت کا میزان بھر ہو جاتا ہے
طرفوں سے ہم ان سے وہی ہو گا اور ہر گاہ وہی ہو کر دے گئے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بند سے تو اپنی گمراہی کی وجہ سے گمراہوں میں جھکا
ہو جاتے ہیں، یا شیعیان ان کو لے راستوں میں گمراہ ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ان کو درست راہنمائی آتی ہے تو وہ یہ سب بھول جاتے پر چلنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے افعال میں عادل اور حکیم ہیں

(99) یہاں مطلع ملتی ہے یہ ہیں:

کیا اللہ تعالیٰ اپنے افعال کی حکمت میں عادل اور حکیم ہیں اور انہیں؟

یہاں اللہ تعالیٰ اپنے تمام کاموں میں عادل اور حکیم ہیں۔

(100) یہاں مطلع ملتی ہے یہ ہیں:

کیا اللہ تعالیٰ نے ہی کسی شخص کو پیدا کیا اور وہ کسی کو مارا اور کسی کو بھینسا کسی کو غسل کیا اور موت سے نجات دلانے کا وہ یہاں یہاں کی کو ہے قوت ہے کیا ہے؟

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کے پیدا ہونے اور کسی کے مر جانے کی کو ہے حکمت ہے اور یہ سب کو

یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کے پیدا ہونے اور کسی کے مر جانے کی کو ہے حکمت ہے اور یہ سب کو

یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کے پیدا ہونے اور کسی کے مر جانے کی کو ہے حکمت ہے اور یہ سب کو

یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کے پیدا ہونے اور کسی کے مر جانے کی کو ہے حکمت ہے اور یہ سب کو

کیا یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مرانا بھی ہے اور سب کو زندہ کرنے کا بھی ہے۔

خدا کے اذن سے موت کرنے کی کاوشیں کی گئی تھیں یہ سنو

اللہ انسان میں سے کسی کو اس بات کے بارے میں فرمائش کی شریعت میں اجازت

نہیں دیتی گئی لایجاد واحد من البصر

اس کے بعد ایک عبادت نقل فرمائی ہے کہ

یوسف نبی انہوں نے ایبہ بن لوی سے انہوں نے کہا اور سے انہوں نے اپنی مرضی

اللہ سے نقل کی ہے کہ اگر کوئی آدمی کو اللہ تعالیٰ چاہیں ہاں میں کسی آزمائش میں جھکا نہ

لرہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایسے نہ بننے کی کوئی بات نہیں ہوگی۔

اور مقالہ میں ہمیں نے کہا کہ انسان کی اصل وہ ہے جو قرآن کریم میں ارشاد فرمائی

ہے کہ

"وَلَكِنَّ الْبَشَرَ مِنْ آفِنٍ بَالِغٌ" اسی جصدق الو حید "والبیوم الآخر

والسلامة والکتاب والنسین اسی ذلک کتبه حق

اور انسان نیچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہوں کو اسے سبکی اس اللہ تعالیٰ کی قوموں کا

صدق دل سے فرما کر ہے اور اوست کے دن پر اور ظاہر پر اللہ تعالیٰ کی تازی کرے

آزادوں پر اور اس کے تمام انبیاء پر ایمان لانے سبکی اس بات کا فرما کر ہے کہ یہ ساری

ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حکم ہے۔

انہیں اس عبادت کے بارے میں سچ کوئی فرماتے ہیں کہ مانگنے میں ہر سچے ہے یہ

بابت زہار کی ہے اس عبادت کے بارے میں عبادی راستے پر ہے کہ اس کی اپنی طرف سے

کھرا اور ایک کار اور اوسں 500 ہے اس لیے بڑا تھوڑی کر یا ہے۔

اور یہ اس سے کہتے کہ تم کی کو صحیح اللہ یہ عبادت ہے۔

اول یہ کہ اللہ سے ہے بابت تابع علی سے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہے

ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔

یہاں وہ اس میں اصول فرماتا ہے کہ ہے۔

ہم یہ کہہ دے کہ صاحب دماغ ہی میں سے کسی کو بھی لکھنا پڑا ہے اور تامل و عجز
جس میں سے اس قسم کی امام مہتمم کی کتاب میں کوئی بات لکھی رہا ہے جس کی گئی۔

آخری یہ کہ یہ بات کمال لکھنے میں بعد میں (عدت) کسی بڑی کی معلوم ہے،
اور اصل کتاب میں سے معلوم نہیں ہوتی۔

لہذا اس قسم کی باتوں کے نتیجے میں یہ کہنے میں ہم اصول ہی پر اکتفا کر سکتے ہیں۔

بخدمت اللہ عز و جل خدمت اللہ الاوسط المعروف بالشفہ الاکبر
مروا بہ بالحق

toobaa-elibrary.blogspot.com

..... کتابیات

ابو سعید امویہ بن ہریرہ اور ان کے اصحاب نے فقہ اور حدیث میں جو عقیدے پھیلے

وہی صحیحین میں بھی پھیلے اور ان میں سے

ابو سعید اور ان کے اصحاب نے جو عقیدے پھیلے

اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

اسی اصول فقہ میں پھیلے اور ان میں سے

انکسبات ابراہیم بن ہریرہ سے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

اصول فقہ میں پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے جو عقیدے پھیلے اور ان میں سے

ماں اور باپ کو چاہیے کہ ان کے پاس قرآن مجید کے نسخے ہوں جن سے وہ اپنے اولاد کو پڑھانے لگے۔
اس کے علاوہ جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔

AF-997

جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔
جو شخص قرآن مجید کی کاپی بنائے اور اسے پڑھائے وہ اس کے اجر سے حصہ لے گا۔

طوبی ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفر نامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com